اخلاقِ هِندي

جِسكي

اصل مُفتي

تاجُ ٱلدين كي مُفَرِّحُ ٱلقُلوب

فارسي هي اوٗر مير بهادُر علي حُسيْني

نے زبانِ هندوٗستاني مئيں اُسكا ترجُمه كِيا اوٗر وُه

تر[illegible]نه ١٨٠٣ عيسوي مُطابِقِ سـنه ١٢١٨ هجري كے شهر كلكتّے

مئيں چهاپا هُوا تها اب بعهدِ دوٗلت مهدِ ملِكهٔ مُعَظَّمهٔ اِنگلستان و هِندوٗستا

گوٗئين وِكٹوٗرِيَه دامت سلطنتها بوزارتِ رائٹ [illegible]

نارتهكوٗٹ بيْروٗنٹ ميمبر آف [illegible]

اسٹيٹ فار اِنڈيا به تصحيح [illegible]

سيّد عبدُالله ابن [illegible]

خان بهادُر غُفران

پناه

مطبعِ صاحبانِ ذِيشان ڈبليو ائيچ ايلّن اوٗر كمپني

واقعِ نمبر ١٣ واٹرلو پليس ويْسٹ مِنسٹر لندن مئيں

پِهر مطبوع هُوا

سـنه ١٨٦٨ عِيسوي

مطابِقِ سـنه ١٢٨٥ هِجري

The following table will explain the orthography adopted in this edition:

و *waw i márúf*, 'Known' or 'familiar' *waw*, pronounced *ú*, as *u* in rule.

तू दूसरा मारूंगा } *tú, dúsrá, márúngá.*
تو دوسرا مارونگا

ي *yáe márúf*, 'Known' or 'familiar' *yá*, pronounced *í*, as *i* in Police.

की पानी मोती } *kí, pání, motí.*
كي پاني موتي

و *waw i majhúl*, 'Unknown' or 'unfamiliar' *waw*, pronounced as *o* in the interjection Lo!

तो को सो } *to, ko, so.*
توْ كوْ سوْ

ے *yáe majhúl*, 'Unknown' or 'unfamiliar' *yá*, pronounced like the French *é* in Fête, or the English *a* in Fate.

के ने है } *ke, ne, he.*
کے نے هے

The sign ° placed over *waw* or *yá* signifies that they are *majhúl*, i.e., pronounced like *o* and *e* respectively. Thus: كوْ ميْں *ko, men*.

Whenever و and ي have the diphthongal sound, they have the mark superscribed. Thus:

नौ दौलत ऐसा पैग़ाम } *nau, daulat, aisá, paigham.*
نَو دَولت اَيسا پَيغام

N.B.—*au* is pronounced like *ow* in Cow.

ں *nún i ghunna*, or nasal *n*, (See Dr. Forbes' Grammar, page 6 and 42 of the Appendix.) It is written in the Persian character without the dot, and in the Hindí as Anuswara:

में नहीं कहीं मां } *men, nahín, kahín, mán.*
ميں نہيں كہيں ماں

On the other hand, ن *nún i izhár*, which is pronounced, has the dot inscribed:

तीन चीन मन्जन } *tín, chín, manjan.*
تين چين منجن

The word هي, है *hai* '*is*,' is of such frequent occurrence that [illegible] has been attached [illegible]. Whenever the emphatic [illegible] Dr. Forbes' Grammar, pp. 46, 69, and 118) occurs [illegible] is marked with a *kasra* [illegible] *zer*; thus هِي, ही *hi*.

قواعدِ ضُروري

جو اِس کِتاب میں ملحوظ هیں

واو معروف جیسا تو - دوسرا - مارونگا بے نِشان هي یے معروف جیسے پاني - موتی - کهي - بهي - بے علامت * واو مجهول مِثل تو - کو - موچ - جزمِ مُکرّر کا نِشان رکهتا هي تا کِه فرق رهے اور کوئي تُو - بر وزنِ رُو یعني چهره کو - تو - جو وزن پر دو کے هي نه پڑهے یے مجهول جب مُتوسِّط هو تو یهي نِشان رکهتي هي مگر آخِر لفظ میں بِدون کِسي نِشان کے بڑي یے لکهي گئي - جیسي - بیٹے - میرے *

واو ماقبل مفتوح پر نِشان ـَ کا دِیا کِه واو مجهول سے مُشابه نهو اور معروف سي تمثیل نرهے جیسا - نو - دولت - یے ما قبل مفتوح پرِ مُتوَسّط هو یا آخِر یهي نِشان ـَ هي جیسي - پیغام - ایها - کي - جي - سِوا لفظ هي - کے کِه وه یونهیں هي مگر فرق کے لِیے هي کے تلي زیر دِیا هي *

نونِ غُنّه یا نونِ مخفي آخِر میں بے نُقطه چهوڑا - مَثلاً مین نہین کو میں نهیں لِکها درمیان میں جا بجا اُس پر جزم ـْ دي دِیا هي جیسے هنسي - مُنه - نونِ اِظهار کو حالتِ اصلي پر رکّها جیسي منجن - انجن - تین

میں عزیز دلي مولوي معنوي میر اولاد علي صاحب کا لطف مُدرِّس مدرسهٔ عالیهٔ ترنتي کالج ڈبلن کا ایک سطلع هي اور اُس میں حُسنِ اِتفاق سے مِثالیں قواعِد مذکوره کي اکهٹي هو گئي هیں اِسواسطي یهاں حسب موقع لکها جا تا هي وهو هذا

شعر

سوادِ موي سِیه یوں هي مُکهڑے پر تو پر
دُهوئینکی جیسے سِیاهي هو آگ کي لو پر

فہرستِ اخلاقِ ہندي کي

INDEX.

فہرست اخلاق ہندی کی

فہرست اخلاق ہندي کي

فہرِست اخلاق ہِندي کي

چوٗتھا باب — CHAPTER IV.

فِہرِست اخلاق ہِندي کي

بِسمِ اَللّٰهِ اَلرَّحمٰنِ اَلرَّحِيمِ

هزاروں شُکر اُس خُدا کے کِہ جِس نے اپني تمام خِلقت مئیں اِنسان کوْ فضیلت عطا فرمائي - اوْر عقل کے تاجِ مُرصّع سے دِین و دُنیا مئیں اُس کے سِر کوْ زیب و زینت بخشي اوْر طبیعت کے چالاک گھوڑے پر سَوار کرکے دانائي کي لگام هاتھ مئیں دي - اوْر عِلم کي تلوَار مُلکِ دِل کے نظم و نسق کے واسطے سُپُرد کي - کِہ شیطانِ دُشمن کے هاتھ سے هوْش و حَواس کي رعیّت پا مال نہوْ * اوْر دروُدِ بے شُمار اُس کے نبي احمدِ مُختار اوْر اُس کے آلِ اطهار پر *

اے دانا ! آگاہ هوْ - اِس کِتاب کوْ هِند مئیں هِتوْپدیس یعنے نصیحتِ مُفید کہتے هئیں - اوْر اِس مئیں چار باب مُندرَج هئیں - ایک مئیں ذِکر دوْستي کا - دوسرے مئیں دوْستوں کي جُدائي کا - تیسرے مئیں لڑائي کي ایسي باتوں کا جوْ اپني فتح هوْ اوْر مُخالِف کي شِکست - چوْتھے مئیں کیفیت مِلاپ کي خواہ لڑائي کے آگے هوْ یا پیچھے * غرض ایسے عجیب و غریب قِصّوں مئیں قِصّے لپٹے هوئے هئیں جِنکے دیکھنے اوْر سُننے سے آدمي دُنیا کے کار و بار مئیں بہُت هوْشیار نہایت چالاک هوْ جاوے - علاوہ اِس کے بھلي بُري حرکتیں هر ایک کي نظر آوئیں *

چُنانچہ یِہ کِتاب سرکارِ دؤلت مدار مئِں مَلِکُ المُلوک شاہ نصیرُالدّین کي (جِس کي تخت گاہ صوبۂ بِہار تھي) پہُنچي - جب اُنھوں نے سُنا - اِس مئِں قِصّے از بسکہ دِل چسپ ھئِں - اؤر نصیحتئِں بہایت مرغوب اؤر باتئِں بہُت خوب اؤر حِکایتئِں اکثر مُفید تب اپنے مُلازِموں سے ایک کي طَرف مُخاطِب ھؤکر فرمایا کِہ اِس کؤ ترجُمہ سلِیس فارسي مئِں کرؤ - تؤ مئِں اپنے مُطالِعے مئِں رکھوں اؤر اِس کے مضمون سے مُستفید ھؤوُں تب اُنھ مئِں سے ایک شخص حُکم بجالایا اؤر نام اُس کا مُفرِّحُ القُلوب رکھا - بالفِعل اِس عاصي میر بہادُر علي حُسئِني نے سنہ ۱۸۰۲ اٹھارہ سؤ دؤ عیسوِي مئِں - مُطابِقِ سنہ ۱۲۱۷ بارہ سے سترہ ہِجري کے فرمانے سے صاحِبِ خُداوندِ نِعمت جان گِلکرِست صاحِب بہادُر دام اِقبالُہٗ کے زبانِ فارسي سے ترجُمہ سلِیس رِواجي رِیختے مئِں (جِسے خاص و عام بؤلتے ھئِں) کیا اؤر نام اِس کا اخلاقِ ہِندي رکھا * جؤ کؤئي اِس پر عَمل کریگا تؤ دِل و دماغ اُس کا عقل کي بؤ سے ہر دم تازہ ھؤگا - اؤر اکثر داناَئي کي باتوں سے واقف ھؤ کر ھمیشہ خوش و خُرّم رھیگا *

احوال کِتاب کا اور اِبتِدای قِصّہ

اب یہاں سے قِصّے کي بُنیاد یوں ھي کِہ ہِند مئِں گنگا کِنارے ایک شہر نام اُس کا مانِک پور - اؤر راجا وھاں کا چندرسئِین تھا - اؤر جِتنے ذات بھائي اُس کے برابر کے تھے سب اُس کے حُکم مئِں رھا کرتے - ایک دِن راجا اپني

سلطنت کے تخت پر بیٹھا تھا - اور بیٹے اُس کے بے ادبوں کی طرح سامھنے کھڑے تھے - ایک شخص یہہ بد وضعی اُنھکی دیکھہ کر کہنے لگا جس کو علم نہیں وہ اندھا ہی - اگرچہ آنکھوں سے دیکھتا ہی لیکن - علم وہ چیز ہی کہ جس کی قوت سے مُشکلیں حلّ ہوتی ہیں - اور غنی وہ ہی جس کو علم کی دولت ہو - کیوں کہ نہ اُسے کوئی چور لیوے نہ اُس پر کوئی دعوی کرسکے - اور نہ یہہ کسی پر معلوم ہو کہ وہ رہتی ہی کہاں بلکہ جتنی خرچ کیجئے اُتنی بڑھے کسی طرح سے کم نہو - اور علم جواہر بے بہا اور مردوں کی زیب و زینت اور سفر حضر کا رفیق ہی - جس میں یہہ ہو وہ بزرگوں اور بادشاہوں کی مجلس میں بیٹھنے پاوے - اور سب ہنروں میں سے دو خوب ہیں - ایک علم - دوسرا فن سپہگری - لیکن دونوں میں سے علم کو اچّھا کہا ہی - کس واسطے جو علم لڑکا پڑھے تو سب کوئی دعا دیں اگر بوڑھا پڑھے تو دل و جان سے سُنیں جب اُس کے معنوں کو وہ سمجھاوے تو اُسے دل میں جگہہ دیں برخلاف اُس کے اگر بوڑھا تلوار چلاوے تو لوگ اُس پر ٹھٹھے ماریں اور یہہ کہیں - دیکھو بڑھاپے میں عقل ماری گئی دیوانہ ہوگیا - پس علم سیکھنے میں ہرگز کاہلی نہ کرو - اور یہہ خاطر میں مت لاؤ کہ اس زندگی کے واسطے اتنی محنت کیا ضرور ہی ؟ سُنو اگر علم حاصل کروگے تو خدا کی بندگی اور دین دُنیا کی دولت بہ خوبی ہاتھ آویگی - اور یہہ بھی خیال غفلت سے دل میں کبھی نہ لاؤ کہ ابھی ہم جوان ہیں - خدا کی بندگی کو بہتیرے دن پڑے ہیں - خاطر جمع سے کرینگے - بالفعل کام دُنیا

کے کریں بلکہ یِہہ جانو کِہ موَت سِر کي چوٹی پکڑ کے همیشہ خُدا کے حُکم کي مُنتظر رهتي هي جب حُکم هوا تُرت گلاگھونٹ لے جاتي هی۔ ایک دم فُرصت نهیں دیتي ۔ اي یارو! اپنے لڑکوں کو لڑکائي میں عِلم سِکھاو تو اُنھ کے دل میں وُہ نقش کالحجر هووے۔ جیسا کچّے برتن پر نقش کیجئے تو وُہ بعد پکنے کے کبھي دُور نهیں هوتا هي ۔ جب راجا نے یِہہ سب حقِیقت سُني تو غمگین هوکر سِر نیچے کر لِیا پھِر کهنے لگا ۔ افسوس! میرے لڑکوں میں چار چیزیں جمع هُوئي هیں ۔ جوانی ۔ مال ۔ غرور ۔ بےهُنري ۔ جو ایک چیز اِنھ چاروں میں سے کِسي میں هو تو اُسے خانہ خراب تین تیرہ کرتي هي اور جِس لڑکے کو عِلم نهو یا عِلم پر عمل نہ کرے تو اُس سے بَیل بھلا کِہ بوجھ اُٹھاتا هي اور بهُت اُس سے کام نِکلتا هي۔ یِہہ یاد رکھو۔ جب کِسي مجلِس میں یِہہ ذِکر نِکلے کِہ اِس مُلک میں نیک کون اور بد کون هي؟ اِس میں جِس کا نام نیکي سے لِیا جاوے وُهي فرزندِ خلف کهلاوے ۔ اور جِس شخص کا نام بدي سے لیویں تو اُس کے ماں باپ بانجھ لاولد کهلاویں اور کہہ گئے هیں کِہ جِس پر خُدا مِهرباں هو اُسے چھ چیزیں مُیسّر هوتي هیں پهلي اُنمیں سے روز بہ روز عِلم کي زیادتي ۔ دُوسري تندُرُستي ۔ تِیسري عورتِ نیک بخت وفادار شیریں زبان ۔ چوتھي سخاوت اور خُدا ترسي ۔ پانچویں بڑي عُمر اور نیک بختي ۔ چھٹھي یِہہ کِہ هُنر جو ناداري میں کام آوے * پھِر اُس مجلِس میں سے دُوسرا شخص بولا ۔ اي راجا! چار چیزیں لڑکا ماں کے پیٹ سے لیکر نهیں نِکلتا ۔ پهلے بڑي عُمر یا چھوٹي ۔ دُوسرے نیک بختي یا بدبختي ۔

تیسرے دوْلت یا فقیري - چوْتھے ہُنَر یا بے ہُنَري - خُدا نے تُمھارے بیْٹوں کوْ عِلم نصیب کِیا ھي - ہُنرمند ہوْنگے - جوْ اندیْشہ کِہ خونِ دِل کوْ تُمھارے پانی کرتا ھي - ایسِي دارُو کیوں نہیں کھاتے ہوْ جوْ اُسے وُہ دُور کرے اوْر تُمھیں ہمیْشہ آرام رہے؟

راجا نے پُوچھا وُہ کوْن سي دَوائي ھي؟ کہا وُہ قوْل خُدا کا ھي جِس کا حاصِل یِہہ ھي کِہ "میْں جوْ چاھتا ہُوں سوْ کرتا ہُوں اوْر جِس چیز کوْ کِیا چاھتا ہُوں وُہِیں ہوْتي ھي"- راجا بوْلا سُن یار! یِہہ سچ ھي جوْ توْنے کہا لیْکِن باري تعالیٰ نے آدمي کوْ ھاتھہ - پاوں - ہوْش - گوْش - عقل - شعُور - سب کُچھہ دیا - لازِم ھي کِہ تحصیلِ عِلم کے ساتھہ بندگي میْں خُدا کی تغافُل نہ کرے - کیوں کِہ آدمیوں کے کام کا دُرُست کرنے والا وُہِي ھي - جوْ کوْئي عِلْم کے واسطے مِحنت کرتا ھي خُدا اُسکي مشقّت کوْ ضایِع نہیں ہوْنے دیْتا جیْسا کِہ مِٹّي کُمھار کے یہاں خود بہ خود برتن نہیں بنتي جب لگ کِہ وُہ اُس میْں پاني دیْکر نہ سانے - اوْر چاک پر رکھہ کے اپنے ھاتھہ سے نہ بناوے بھلا تب لگ باسن کیوں کر بنے؟ یِہہ کہکر پِھر راجا نے کہا اي بھائیْو! تُم میْں کوْئي ایْسا دانا عقلمند ھي جوْ میْرے لڑکوں کوْ عِلم و ہُنَر سِکھاوے اوْر گُمراہ چُھڑاکر سِیدھي راہ پر لگاوے کیوں کِہ یِہہ مثَل مشہور ھي جوْ دَرخت صندل کے پیْڑ کے پاس رہے توْ وُہ بھي خاصیّت چندن کي پکڑتا ھي *

پیْڑ صندل کا جوْ ہوْتا ھي کِسي جاگہہ بڑا
توْ بہُت اِشجار کوْ ہوْتا ھي اُس سے فائِدا

ویسے ہي اگر نادان دانا کي صحبت مئیں رہے تو وہ بھي عقلمند ہوتا ھی *
ایک برہمن بشن‌سرما نام (جو اُسي مجلس مئیں بئیٹھا تھا) کہنے لگا اي مہاراج! مئیں تمھارے لڑکوں کو جہالت کے بھنور سے نکال کر علم کي کشتي مئیں سوار کر سکتا ھُوں کیوں کہ اگر کوئي پنچھي کے پیچھے محنت کرے تو وہ بولنے لگتا ھي - یہ تو راجا کے بئیٹے ھئیں جو خدا چاھے تو تمھارے فرزندوں کو چھ مہینے کے عرصے مئیں قابل کرونگا - اِس بات سے راجا بہت خوش ہوا - اور یہ بات کہي - اگر کیڑے پھولوں مئیں رہئیں تو پھولوں کے سبب بزرگوں کے سروں پر چڑھتے ھئیں - ایسے ہي جو مئیرے بئیٹے تمھاري خدمت مئیں رھئینگے حشو کم عقلي کا (جو اُنھ کے سینے مئیں جمع ھُوا ھي) سو دُور ہوکر علم کے جواہر سے پُر ہوگا جب اِس طرح برہمن کي تعریف کي اور اپنے لڑکوں کو اُسے سپرد کیا - برہمن نے راجا کے ہر ایک بئیٹے کا ھاتھ پکڑ اپنے گھر مئیں لا بئیٹھایا - اور نصیحت کرني لگا - سنو اي راجا کے بئیٹو! عقلمندوں کا وقت پڑھنے لکھنے اور علم کے سیکھنے مئیں گذرتا ھي موجب خوشي کا اُنھ کي یہي ھي - اور نادانوں کے دِن رات بیہودہ‌گوئي اور غفلت کي نیند یا پاس پڑوس کے ساتھ قضیئے جھگڑے مئیں کٹتے ھئیں اُسي مئیں وے خوش ھئیں لیکن مئیں تمھاري خوشي اور فائدے کے واسطے کئي ایک باتئیں بہ طور تمثیل کے کوّے اور کچھوے ہرن اور چوھے کي (جو وے چاروں آپس مئیں یار جاني تھے) کہوں کہ اُن کے سُننے سے آدمي کي عقل بڑھے اور فہم زیادہ ہو - تب لڑکے بولے کہو مہاراج! ہم سب دِل و جان سے سُنئینگے *

پهلا با[ب]

پهلي حِكايت ... كي

يعنے فائده جو ياروں ... هے

بِشن سرما پنڈِت كهنے لگا كِ اب ... كهتا هُوں جو لوگ بے مقدور دانا مُفلِس اور دوست ... اپنا كام اِن چار جانوروں كي طرح كرتے هيں - راجا كے بيٹوں نے پُوچها وه كيوں كر هي؟ اُس كا بيان جُدا جُدا كرو *

لگ پتنگ كوّے اور چڑيمار كِي داستان

پهر پنڈِت بولا كِ گوداوري ندي كے كِنارے بڑا سا ايك سينبهل كا درخت تها - اُس گِرد نواح كے تمام پرندے رات كو اُس پر بسيرا لِيا كرتے ايك روز مُنه اندهيرے لگ پتنگ كوّے كِي آنكه كُهلي - ديكهتا كِيا هي؟ كِ ايك چڑي مار كاندهے پر جال دهرے مَلِكُ المَوت كِي صورت بنائے چلا آتا هي - يه اپنے دِل ميں انديشه كرنے لگا - كِ آج بڑي فجر كے وقت صورتِ منحوس نظر آئي هي - ديكها چاهيئے كيا هو - يهي كه كر اُس شِكاري كے پيچهے لگ لِيا - آخِرش كُچه ايك آگے بڑه كر تهوڑے چاول جهولي سے نِكال كے ايك جگه پر درخت كے نيچے چهِٹكائے - اور اپنے كاندهے كا جال اُس پر بِچها كر آپ ايك گوشے ميں چِهپ رها - اُس عرصے ميں چِترگريو

نام کبوتروں کا بادشاہ اپنی فوج کے ساتھ ہوا پر سے اُس میدان میں آ پہنچا اور اُنھ میں سے بعضے کبوتروں کی نظر بکھرے ہوئے دانوں پر پڑی - تو ہر ایک کو اُنھ دانوں کے چُگنے کی خواہش ہوئی - چترگریو اُنھ نادانوں کی خام طمعی کو دیکھ کر کہنے لگا - اے یارو! بھلا ٹک غور تو کرو اِس جنگل میں دانے کہاں سے آئے؟ اگر یہاں آدمی ہوں تو کہہ سکیئے کِہ اُنھ کے کھانے کھلانے سے دانے زمین میں گرے ہونگے - سو تو نہیں - اور یہہ چاول جو اِس درخت کے نیچے پڑے نظر آتے ہیں سو اِس میں کُچھ فریب ہے - اگر تم دانا کھانے کے لیئے نیچے اُترو گے تو تمھارا احوال اُس مُسافِر کا سا ہوگا جو سونے کی پایل کے لیئے چھلے میں پھنسکر بوڑھے شیر کا لُقمہ ہُوا *

کبوتروں نے پوچھا وُہ قِصّہ کیوں کر ہے؟

چترگریو نے کہا -

حِکایت بُوڑھے باگھ اور مُسافِر کی

ایک دِن میں دکھن کی طرف کِسی جنگل میں چرائی کو گیا تھا وُہاں دیکھا کِہ ایک بوڑھا باگھ مُنہ کعبے کی طرف کیئے مُؤدب ہوکر تالاب کِنارے بیٹھا ہے جو کوئی راہی مُسافِر اُس طرف کو ہوکر نِکلتا وُہ کہتا کِہ میرے پاس سونے کی پایل ہے - اُس کو میں خُدا کی راہ پر دیا چاہتا ہوں جو کوئی لے میں اُسے دوں لیکن مارے ڈر کے اُس کے نزدیک کوئی نہ آتا *

حِکایت بُوڑھے باگھ اور مُسافِر کي

فصاکار ایک روز کِسي مُسافِر اجل گرِفتہ کو یِہ ہوَس ہوئي کِہ اُس زیور کو شیر سے لیا چاہیئے دِل میں خِیال کِیا ـ ایسا مالِ مُفت پھر کہاں ہاتھ آویگا معلوم ہوتا ہے کِہ میرے بخت نے یاوَرِي کي اور طالِعوں نے مدد ـ یِہ سمجھ کر چاہا کِہ باگھ کے پاس جاوے پھر جان کي دہشت سے اندیشہ کرنے لگا کِہ یکایک دُشمن کي مِیٹھي بات پر بھروسا نہ کِیا چاہیئے اگرچہ اُس کے نزدیک پایل ہي پر اُسے کیوں کر لوں ـ چُنانچہ زہر کے ساتھ ہرچند شہد مِلا ہو تاہم اُس میں خطرہ جان کا ہے اور جِس بُرائي میں بھلائي شامِل ہو ـ وہ بِھي خوب نہیں پِھر من میں سوچا ـ جہاں گنج تہاں مار ـ جہاں پھول تہاں خار ـ اور زر کے مُحتاج کو ہر جگہ خوف ہے اب جو میں ڈر کر رہ جاؤں تو دولت میرے ہاتھ نہ آویگي آدمي اُس کے واسطے کیسي کیسي محنتیں کرتے ہیں اور کیا کیا اذیتیں اُٹھاتے ہیں تب وہ ہاتھ آتي ہے *

آخر یِہ سب سوچ بِچار کرکے بولا ـ اے شیر! وہ چیز جو لِلّٰہ دِیا چاہتا ہے سو کہاں ہے دِکھا تب اُس نے وہ پایل ہاتھ پسار کے دِکھلائي ـ بُوڑھے بولا ـ تُو باگھ ـ میں مانس ـ میرا مانس تیرا اَدھار ـ مُجھے تیرا بھروسا نہیں ـ میں تیرے پاس کیوں کر آؤں؟ شیر بولا تُو نہیں جانتا ہے کِہ میں نے مانس کھانا چھوڑ دِیا اگر گوشت کي مُجھے خواہِش ہو تو میں جنگل سے ہِرن مار کر کیوں نہ کھاؤں اور تُجھے پکڑ کر کیوں نہ کھاجاؤں؟ لیکِن میں نے زُہد اِختیار کِیا ـ اب یِہ پایل میرے کِس کام آویگي ـ تُجھے فقیر دیکھ کر دیتا

گاے سوکھي گھاس کھاتي هي اور دُودھ مِیٹھا دیتي هي لیکِن دُودھ اُس کا نہ سبب گھاس کھانے کے مِیٹھا نہیں - بلکہ وُہ اُس کي ذات سے مِیٹھا هي - اِتنا کہہ کر وُہ تو مرگئیا - چِترگریو کبوتروں کے بادشاہ نے کہا اي بھائیو! اگر دانا کھانے کو درَخت کے نیچے اُتروگے - جیسا کِہ اُس مُسافِر لالچي نے اندیشہ نہ کِیا پایل کے لالچ اپني جان مُفت برباد دِي - ویسا هِي تُم بھي اِنھ دانوں کي طمع سے گِرفتار ہوکے قدرِ عافیَت معلوم کروگے - اي یارو! مئیں نے کبھي اِس درَخت کے تلے دانا پڑا نہیں دیکھا - بُزرگوں نے کہا هي کِہ تھوڑے کھانے سے - اور پڑھے بیٹے سے - اور سیانی عورت سے جو اپنے خصَم کے کہنے مئیں ہو اور اُس آقا سے جِس کو اپني خِدمت کي قُوّت سے اپنا کِیا ہو - اور سوچِي ہُوئي بات سے - اور جو کام عاقِلوں کي صلاح سے ہُوا ہو - اِنھ چھ چیزوں سے کبھي زبوني پیدا نہ ہوگي اگر اپني بھلائي چاهتے ہو تو اِنھ دانوں سے هاتھ اُٹھاؤ *

جو کبوتر اُنھ مئیں نادان تھا اُس نے کہا اي بھائیو! اگر ایسي بات چِیت سے هم ڈرینگے تو دانا کہیں کھانے نہ پاوینگے - جہاں کہیں چَرائي کو جائینگے اگر ایسا هِي دغدغہ دِل مئیں لاوینگے تو گویا اپني روزي کا دروازہ اپنے هِي هاتھوں سے بند کرینگے - مئیں تو اِنھ دانوں کو هرگز نہ چھوڑوں گا - خیر جب سب کبوتر اُس کے کہنے سے درَخت کے نیچے آئے چِترگریو بڑا عاقِل تھا - اُس کے نزدیک کوئي مُشکِل نہ رهتي اور هر ایک کو نصیحت کِیا کرتا - جب سب یار نیچے جاچُکے تب یِہ کہا - اب تنہا رهنا مئیرا نہیے لُطف

هي - مرگِ انبوہ جشنے دارد سانهہ اِنهہ کے جوْ هوْ سوْ هوْ - آخِر وُہ بِهي اُتر کر جلد شريکٹ هوا - چڑیمار نے دیکها - اب توْ سب آچُکے - جهٹ سے جال کهینچ لِیا تمام کبوتر جال میْں پهنس گئے تب وے اُس نادان کوْ لعنت و ملامت کرنے لگے کِہ هم اِس بیوقوف کے کہنے سے پیچهے آئے توْ دام میْں پهنسے *

کبوتر نادان اُنهہ کے طعن و تشنیع سے ایسا شرمِندہ هوا جوْ اُس کوْ مُنهہ دِکهائیکي جگہہ نہ رهي کہا بُزرگوں کا قوْل سچ هي اگر دس آدمي کوْ ایکٹ مُشکِل پیش آوے توْ ایکٹ آدمي کوْ نہ چاهیئے کِہ مُخالِف ہنکر اُس میْں سبقت کرے جوْ بهلا هوْ توْ سب کہیْں کِہ هم بِهي اِس میْں مددگار تهے - خُدا نہ خواستہ اگر کُچهہ اوْر صورت هوْ توْ هر ایکٹ اُسي پر گُناہ ثابِت کرے چِترگریوْ نے کہا - اِس وقت ملامت کرنی کیا فائِدہ ؟

ملامت روا هي سلامت کي جا
جوْ وُہ جا چُکي هي ملامت خطا

اي بهائیوْ ! گُناہ اوْر خطا کِسو کي نہیں جوْ کُچهہ خواهِشِ اِلٰہی هي وُهي هوْتي هي

قضا کے هاتهہ هیْں پانچ اُنگلیاں ووْ
اگر چاهے کرے بےجاں کِسي کوْ
رکهے آنکهوں پہ دوْ اوْر کان پر دوْ
اوْر ایکٹ رکهہ لب پہ وُہ بوْلے کہ چُپ هوْ ۰

یارو اگر دِن بُرا آتا هي تو نیک کام بهي بد هو جاتا هي - چُنانچه ماں باپ سے زیادہ مِهربان اپنے بیٹا بیٹي کے حق میں کوئي نهیں لیکن بعضے وقت ایسا هوتا هي کِہ وهي ماں باپ اپنے فرزندوں کے دُشمن هوتے هیں مثَل هي - گوالا جب گاے کا دودھ دوهتا هي تب بچهڑے کے گلے کو گاے کے پاؤں سے باندهتا هي - اُس وقت وهي پاؤں بچهڑوں کي بیڑي هوتا هي اور وہ گوالا اپنا مطلب حاصِل کر لیتا هي - سُنو دوستو! اب شور مت کرو - کُچھ ایسا اندیشہ کرو کِہ موجِب هر ایک کي مخلصي کا هو - یار وهي جو بُرے وقت میں کام آوے - فراغت میں هر کوئي کهتا هي کِہ میں تُمهارا دوست هوں اگر کِسي کو کُچھ ضرور کام درپیش هو اور اُس کے سبب مغموم هووے تو اُس کو لوگ مرد نهیں کهتے - بلکہ نامرد کر مشهور کرتے هیں مرد وہ هي کِہ جو حادثہ اُس پر پڑے تو دِل اپنا مضبوط رکهے اور سوچ بچار اِس بات کا کرے کِہ اُس سے اپنا کام سرانجام هووے - قول بزرگوں کا هي

اِضطرابي هي عبث کِلکِ قضانے تیرے
لِکھ دیا هي جو نصیبوں میں وهي هوویگا

اب ایسي فِکر کیا چاهیئے کِہ هر ایک اِس بند سے نجات پاوے کیوں کِہ عقلمندوں نے کها هي کِہ چھ چیزیں آدمي کو چاهیئیں - پهلي اُنھ میں سے یِہ هي - کِہ اگر کِسي بلاے ناگهاني میں گرِفتار هو جاوے تو اُس سے هرگِز نہ گهبراوے - دوسري یِہ جو کوئي کِسو کے یهاں بڑا آدمي آوے تو اُس کي تواضُع کرے - تیسري یِہ جو بات مجلِس میں کهے سو برمحل کهے - چوتهي یِہ کِہ

لڑائي مئیں دِل چلاوے۔ پانچویں یِہہ کِہ اپنے تئِں خلق کي زبان سے بچاوے اوٗر نیٖک کہلاوے۔ چھٹھي یِہہ ھي کِہ عِلم کي تحصِیل مئیں دِل لگاوے۔ اوٗر چھ چیزیں مرد کوٗ نہ چاھئیں۔ پہلے بہُت سوٗنا۔ دوسرے عِبادت مئیں کاھِلي کرني۔ تیسرے ہر ایٖک کام مئیں ڈرتے رہنا۔ چوٗتھے غُصّہ کرنا۔ پانچویں بُرا کہنا پڑوٗسیوٗں کوٗ۔ چھٹھے غِیبت کرني لوٗگوں کي اوٗر ھنسنا اُن پر۔ اے اي بھائیوٗ! مئیرے اِتّفاق سے کام کروٗ اوٗر مئیري بات کوٗ سُنوٗ توٗ تُمھاري مخلصي ھوٗوے۔ کبوتروں نے کہا۔ اي بادشاہ! جوٗ پہلے تُمھارا کہا ھم سُنتے۔ ائیسے فضِیحت اوٗر رُسوا نہ ھوٗتے۔ اب جوٗ کُچھ فرماؤ سوٗ بجا لاویں بادشاہ نے کہا۔ یاروٗ! جوٗ دس شخص پر ایٖک مُشکِل آپڑے۔ اُنھ مئیں سے ایٖک کوٗ چاھِیئے کِہ مُختار ھوٗکر اپنے تئِیں نمود کرے کیوں کِہ اگرَ وُہ کام خوب ھوٗ توٗ سب کہئیں کِہ اُس مئیں ھم شریٖک تھے۔ جوٗ بد ھوٗ توٗ سب کہئیں کِہ فلانے نے یِہہ کام کِیا ھي۔ اب جوٗ کُچھ ھوا سوٗ ھوا لیٖکِن بِالفِعل سب کبوتر ایٖک دِل ھوٗکر ایٖکبارگي جال سمیٖت اُڑوٗ۔ چُنانچہ ایٖک گھاس کے تِنکے سے جوٗ ایٖک پَرند کوٗ باندھئیں توٗ زوٗر سے اُس طائِر کے وُہ تِنکا ٹوٗٹ جاوے اگر ویٖسے ھي بہُت سے تِنکے ایٖک جگہہ کرکے رسّا بانٹئیں توٗ اُس سے ھاتھي بندھا رہے۔ ھرچند ھاتھي زوٗر کرے پر ھرگِز نہ توٗڑ سکے۔ غرَض جوٗ اُس نے کہا سوٗ اُنھوں نے کیا۔ یعنے سب زوٗر سے جال لے اُڑے۔ اوٗر چڑیمارے کئي کوٗس تک پیچھا اُنھ کا کِیا۔ جب وے نظَر سے غائِب ھوئے تب وُہ نا اُمّید ھوٗکر پِھر گیٖا۔ کبوتروں نے کہا۔ اي بادشاہ! شِکاري نے ھمارے گوٗشت کھانے سے

کے رکھتے ھئیں یعنے جان کوْ دؤلت اؤر لَواحِقوں سے بچاتے ھئیں۔اپني جان کي مُحافظت ھر ایٔک شَي پر مُقدّم جانا چاھیئے کیوں کِہ اس کے سبب دین و دُنیا کا کام انجام پاتا ھي۔چِترگریو بوْلا اي دوْست! تو جوْ کہتا ھي سوْ دُنیا کا یِہي دستُور ھي لٰیکِن مئیں اپنے لَواحِقوں کا دُکھ دیٔکھ نہیں سکتا۔آگے بھي لوْگ کہہ گئے ھئیں۔کِہ دانا غئیر کے واسطے جان اؤر دؤلت دیٔتا ھي پس غئیر کے لِیئے اپني دؤلت اؤر زِندگي سے ھاتھ اُٹھانا مُناسِب ھي اؤر یے سب ذات اؤر زوْر مئیں مئیرے برابر ھئیں۔پس مئیري بُزُرگي سے فائِدہ اِن کوْ کیا ھوْگا؟ بغئیر اُجرت کے مئیري رِفاقت مئیں رہتے ھئیں۔اِس مئیں اگر مئیري جان جاوے اؤر اِنھ کي مخلصِي ھوْوے توْ مُجھے قبول ھي۔کیوں کِہ اِس جِسمِ فاني کا کُچھ اِعتبار نہیں جوْ اِس سے دُنیا مئیں بھلائي رہے توْ بِہتر ھي کِس واسطے کِہ وُہ توْ ایٔک دم مئیں فنا پِذیر ھي اؤر یِہ ہزاروں بَرس رہتي ھي*

یِہ بات ہِرِنّک سُنکر بہُت خوش ھوا اؤر کہا۔صد آفریں تُم کوْ کِہ اپنے رفیقوں پر تُمھارا یہاں تک دِل ھي۔خئیر ہِرِنّک چوہے نے ھر ایٔک کبوتر کے پاؤں کے پھندے کاٹ کر تعظیم و تکریم سب کي کي۔پھر چِترگریو کي طَرف مُتوجِّہ ھوْکر کہا۔سُن یار! جال مئیں گرِفتار ھوْنے کا افسوْس نہ کرنا۔کیوں کِہ ھرج مرج سب پر یونہیں ھوْتا چلا آتا ھي۔بوْلا اگر ھم دانا ھوْتے توْ جال مئیں چڑیمار کے نہ پھنستي۔ہِرنّک کہنے لگا کِہ دیٔکھوْ کرگس نزدیٔک آسمان کے اُڑتا ھي اؤر تِکّا گوْشت کا جوْ دیٔکھے توْ اُسي وقت نیچے آتا ھي اگر کِسو نے

وھاں جال بچھایا ھو تو کیا جاے؟ کیوں کِہ خُدا کے کام میں عقلِ ضعیف
کا کیا مقدور جو دخل کرسکے روزِ بد کي تاثیر ایسي ھي جو چاند سورج
چاھیں کِہ اپنے تئیں گہن سے بچاویں تو بچا نہیں سکتے - ھِرَنک نے دوچار
باتیں نصیحت اور دلاسے کي کرکے مِہماني کِھلا پِلا اُسے وِداع کیا - اور دونوں
یار آپس میں بغلگیر ھوکر آنکھیں بھرلائے - اور چوھے نے مخدوم شیخ سعدي
کا یِہ شِعر پڑھا

چشم و دِل سعدي کے تیرے ساتھ ھیں
جانیو تُو مت کِہ تنہا ھُوں چلا

چِترگریو بادشاہ کبوتروں کا لشکر سمیت اپنے مُلک کي طرف چلا - اور ھِرَنک
اپنے بِل میں گُھسا - پھر وُھي لگ پَتنگ کوّا کِہ جِس کا مذکور پہلے ھُوا اور
اُس چڑیمار کا مُنہ مُنہ اندھیرے دیکھ کر ساتھ لگ لِیا تھا - اُس نے تمام
احوال (جو کبوتروں پر گُذرا تھا) دیکھا تو حیران ھو کر کہا - سُبحان اللّٰہ!
دیکھو تو محبّت اور دوستي میں کِتنا بڑا فائِدہ ھي کِہ کِس بُرے وقت میں
یار کام آیا

پیل کیچڑ میں پھنسے کو چاھیئے ھاتھي قوي
یار درماندے کي کرتا ھي مدد یارِ ولي

وُہ کوّا چوھے کے بِل کے پاس آیا اور نرم نرم آواز سے کہنے لگا - اي ھِرَنک!
میں نے اِتنا سَفر کِیا ھي لیکِن تُم سا یارِ وفادار دُنیا میں کہیں نہیں دیکھا -
میري ایک عرض ھي جو قبول کرو تو کہوں جب چوھے نے آواز کوّے کي

سُني تو سوراخ سے بولا- تو کون هي؟ اور کہاں سے آتا هي؟ کہا مئیں لگ پَتنگ نام کوّا هُوں- اب یِہ چاهتا هُوں کِہ تُم سے دوستي کروں- چوها بولا- مئیں چوها تو کوّا مئیں تیري خُوراک تُو میرا کهانیوالا- پس هماري تُمهاري دوستي کیوں کر بن پڑے؟ جاؤ کِسي کوّے یا اور کِسو پَنچهي سے دوستي کرو- اگر مئیں تُم سے دوستي کروں تو وُہ مثَل هو جئیسا کِہ گِیدڑ اور ہِرَن مئیں بہ سبب یاري کے هُوئي - کوّے نے پُوچها کِہ اُسکا قِصّہ کیوں کر هي؟

حِکایت سُبدھ کوّے اور ہِرَن اور چُھدر بُدھ گِیدڑ کي

چوهے نے کہا مئیں نے سُنا هي کِہ پُورب کي طرَف گنگا کے کنارے چنپاوتي نام ایک نگري هي - اُس کے نزدیک ایک جنگل هي - اُس مئیں ایک کوّا اور ہِرَن دو یار جاني رہا کرتے تهے - ہِرَن خوب تازہ توَانا تها - ایک گِیدڑ اُس کے مُٹاپے کو دیکھ کر بہُت خُوش هوا اور دِل مئیں اپنے ٹهہرایا پہلے اِس ہِرَن سے روباہ بازي کِیا چاهیئے - تِس کے پیچهے اُس کے گوشت سے اپني داڑھ کو گرم کیجئے - یِہ نِیت کر کے هولے هولے ہِرَن کے پاس آیا اور کہا السَّلامُ علیکُم - اي ہِرَن! خیرو عافیت - ہِرَن بولا تُو کون هي؟ کہا مئیں گِیدڑ هوں نام میرا چُهدر بُدھ هي - اِس جنگل مئیں بغیر دوست کے جیوں مُردہ پڑا رہتا هُوں اب تُم سے جو مُلاقات هوئي هي تو اپنے تئیں مئیں نے جیتوں کي دفعہ مئیں شُمار کِیا اور جانا کِہ اب میرے قالب مئیں جان آئي -

اِسي گُفتگو میں تھے کِہ سُورج کے قازے دریاے نِیل سے اُتر کر کنارے میں جا غوط مارا اور پِیچھے سے باز کالی رات کا نمودار ھوا۔ ھِرَن جہاں رات کو رھتا تھا وھاں گیا۔ گِیدڑ بھي اُس کے پِیچھے لگا ھوا اُس کے ڈیرے لگ چلا گیا۔ وھاں ایک دَرَخت چنپا کا تھا اور ایک سُبُدھ نام کوّا ھِرَن کا قدیم دوست تھا۔ دیکھتے ھِي بولا۔ اي یار! یِہ دوسرا کون ھي؟ جو تُم اپنے ساتھ کر لائے ھو۔ کہا یِہ گِیدڑ ھي اور نیک ذات معلوم ھوتا ھي اور مُجھ سے دوستي کِیا چاھتا ھي۔ کوّے نے کہا جِسّے کِہ آشنائي نہ ھو اُس کي بات کو یک بیک نہ سُنا چاھیئے اور اپني جگہ میں رھنے نہ دیجئے۔ مگر تُو نے بات اُس کرگسؔ اور بِلّي کي نہیں سُني؟ اُس نے پُوچھا وُہ کیوں کر ھي؟

نقل ایک گِدھ اور بِلّي کي

کوّے نے کہا میں نے یوں سُنا ھي کِہ بھاگ رتھي ندّي کے کنارے ایک پہاڑ ھي۔ اُسے گِرد کوٹ کہتے ھیں اور اُس پر ایک بڑا دَرَخت سینبل کا تھا۔ اُس کے کھولو میں ایک بُوڑھا ضعیف گِدھ برسوں سے رھا کرتا تھا۔ اُس کے پر و بال میں اِتني تاب و طاقت نہ تھي جو کہیں اِدھر اُدھر کھانے پینے کے واسطے جایا کرے۔ لیکن اکثر پرندے جو اُس دَرَخت پر رھا کرتے تھے ھر ایک جانور کھانے کي چیز اُس کے لیئے اپني چونچ میں لا کر دیتے تھے سو کرگسؔ اپني گُذران ھمیشہ کیا کرتا •

نقل ایک گِدھ اور بِلّي کي

ایک دِن ایک بِلّي اُس تاک پر وهاں آئي کہ اُسکے جانوروں کے بچے کھایا چاهیئے - بچوں نے اُسے دیکھ کر شور ڈالا - گِدھ کو بڑھاپے کے سبب آنکھوں سے نہ سوجھتا تھا - بچوں کا غوغا سُنکر اُس خوف سے سِر نِکالا اور کہا کہ تُو کون هي جو یہاں چلا آتا هي؟ بِلّي نے جو کرگس کو دیکھا تو ڈري کہ یہہ جانور بڑا هیبت ناک هي - اپنے دِل میں کہا کِہ اب میں ماري گئي کیوں کِہ جگہہ بھاگنے کي نہ رهي پس اب یہي بِہتر هي کِہ اُس کے نزدیک جاکر کُچھ بات بنایئے کِہ دِل اُس کا فریفتہ هو - آهستہ آهِستہ کرگس کے پاس آکر سلام کیا - اُس نے پُوچھا تو کون هي؟ اِس نے غریبي سے کہا میں غریب بِلّي هوں - کہا اگر تو بِلّي هي تو یہاں سے جلد بھاگ - نہیں تو میں هوں بھوکھا - تیرا لہُو پیجاؤنگا - اُنّے کہا میں ایک بات تم سے کہتي هوں جو مارنے کے قابِل هُوں تو مُجھے مارڈالیو اور نہیں تو چھوڑ دیجیو - وُہ بولا جو تیرے دِل میں هو سو ظاهِر کر - بولي کِہ سُنو صاحِب! آدمي بدذات اور نیک ذات قول و فِعل سے پہچانا جاتا هي اگرچہ یِہہ بات دُرست هي جو سب کہتے هیں کِہ بِلّي جانور کي مارنے والي اور ماس ادهاري هي اگر یِہہ بات دِل میں لاکر مُجھے مار ڈالو تو تُمھاري بُزُرگي معلوم هُوئي پر شاید تم نے میرے زُهد کا احوال کِسو سے نہیں سُنا کِہ میں بغیر اشنان کُچھ کام نہیں کرتي هُوں اور گوشت کھانا بِالکُل جانوروں کا چھوڑ دیا هي کِہ اپني اور دوسرے کي جان برابر جانتي هوں اور رات دِن خُدا کي بندگي میں رهتي هوں - اب یہہ عاجز تُمھاري خِدمت میں

آئي هي * جب یہاں سے اکثر جانوَر دانہ چُگنے کے واسطے گنگا کے کنارے جاتے تھے - اُنھ کي زباني آپ کے اوصاف سُنکر دِل اِس عاصِي کا نِہایت راغِب هُوا - کِہ ایسے بزُرگ کے قَدم دیکھا چاهیئے - کِہ جِتنے گُناہ اپنے مِیں هوں سو دور هو جاویں - اِس نِیّت سے آپ کے قَدم آدیکھے هیں - اور تُم میرے مارنے کا قصد رکھتے هو - ایسا کِسو نے نہیں کِیا جیسا تُم کِیا چاهتے هو - اگر کوئي کُلھاڑي هاتھ مِیں لیکر دَرَخت کاٹنے کے واسطے آتا هي - اور وُہ اُس کي چھاؤں مِیں بیٹھتا هي دَرَخت اپني بڑائي سے چھاؤں اُس کے سِر سے دُور نہیں کرتا - مَیں تیري مُلاقات کے واسطے اِتني راہ طے کر کے آئي هوں - اور تو چاهتا هي کِہ مُجھے مار ڈالے - اگر مِہمان کِسي کے گھر جاتا هي جو صاحِبِ خانہ مِہماني نہیں کرتا - تو تیري طَرح کڑوي بات بھِي نہیں کہتا اگر بہُت مُدارات نہیں کرتا - بھلا تھوڑا ٹھنڈھا پاني پِلاتا هي - اور میٹھي بات تو کہتا هي *

جہاں کہیں صاحِبِ درد هي - اگر اُس کے پاس کوئي هُنرمَند یا بے هُنر جاتا هي - تو دونوں پر برابر نظر رکھتا هي - جیسا کِہ آفتاب اپني شُعاع سے کِسي کو محروم نہیں رکھتا - یِہ نہیں کرتا کِہ بڑے آدمي کے گھر پر اُجالا کرے - اور چھوٹے آدمي کے گھر پر اندھیرا *

جب دِل کرگس کا اُس کي باتوں سے نرم هُوا. تب کہا - اِس دَرَخت پر جانوروں کے بچّے هیں - واسطے اِحتیاط کے اِتني مُجھے باتیں کہیں - اپنے [illegible] کُچھ نہ لانا - بِلّي دونوں هاتھ اپنے کانوں پر رکھ کر کہنے لگي

استغفرِاللّٰه! یِہ بات جو تُونے کہي اگر کوئي اور کہتا تو مئیں اُس پر زہر کھاتي کیوں کِہ مئیں نے بَہُت عِلم کي کِتابیں پڑھي هئیں- اور خُدا کي راہ خوب معلوم کي هي- اور عالِموں- فاضِلوں- اور دین داروں سے سُنا هي- کِہ کِسي کا دِل آزُردہ کرنا گُناہِ کبیرہ هي- جو کوئي جانوَر کو مار کر اُس کا گوشت کھاوے- جب لگ وُہ اُس کي زباں پر هي تب هِي تک مزہ پاوے- جب حَلق کے نِیچے اُترا تو کُچھ نہیں- اور یِہ نہیں جانتا کِہ وُہ غریب اپني جان سے جاتا هي- اور جان اُس کي کِس مُشکِل سے نِکلتي هي *

بھلا اِس کھانے مئیں کیا لُطف هِي؟ یِہ نہیں جانتا کِہ کل کو حِساب دینا ہوگا- اور اُس کے جَواب سے کیوں کر عُہدہ بَرا ہوگا؟ حیوان کو اذِیت دینے کي- اور چیونٹي کي جان مارنے کي سزا اپني آنکھ سے دیکھتا هي پس چاهیئے کِہ اپني جان سے چیونٹي کي جان کو بِہتر جانے کیوں کِہ مرنا برحقّ هي- جب لگ ہو سکے بدي نہ کرے- بِلّي کي پُر فریب باتوں نے دِل گِدھ کا مُلایم اور نرم کیا- خیر بعد اِس جَواب و سُوال کے وُہ بِلّي وهاں رهنے لگي- دو ایک دِن رهکر یِہ مکّارہ هولے هولے جاکر دو تین بچّوں کو پکڑ لائي- کرگس بچّوں کي آواز سُنکر بولا- اِنھ بچّوں کو تو کیوں لائي؟ کہا میرے بھي دو تین ایک لڑکے هئیں- بہُت دِن هوئے مئیں نے اُنھیں نہیں دیکھا- میرا دِل اُنھ مئیں لگ رہا هي- اکثر اُن کو یاد کر کرکے روتي هوں اِس واسطے اِنھیں لائي هُوں کِہ جو اُنھ کي جگہ اِنھ کو دیکھ کر میرا دِل پیچھے پڑے- گِدھ نے جانا کہ بِلّي سچ کہتي هي اور بِلّي نے اُنھ بچّوں کو

لاکر کھالیا پھر اِسي طرح سے ایک - ایک - دو - دو - لاتي تھي اور کھاتي تھي - یہاں تک کِہ سب کو تمام کیا - اور اپني راہ لي - جب سب پرندے اُس درخت کے رہنے والے اپنے اپنے گھونسلے میں آئے - تو بچّوں کي تلاش کرنے لگے کِہ ہمارے بچّوں کو کون لیگیا ؟ جب بہت سي جُست وجو کي تو بچّوں کي کُچھ ھڈّیاں درخت کے نیچے اور کُچھ گِدھ کے کھنڈھلے میں پائیں - تب تو سب کو یِہي یقین ہُوا کِہ بچّوں کو اِسي گِدھ نے کھایا ھي - اپني کوکھ کي آگ سے ہر ایک جانور بے تاب ہو کر اُس گِدھ کو مارنے لگا یہاں تک چونچیں ماریں کِہ اُس بیچارے کو مار ہي ڈالا - یِہ کہکر کوّے نے کہا اي ہِرَن ! غیر آشنا کو اپنے گھر میں راہ دینے سے یِہ فایدہ ہوتا ھي - گیدڑ یِہ بات سُنکر غُصّے ہُوا اور بولا اي کوّے تیرا سُبدھ نام ھي پر تُجھ میں کُچھ عقل نہیں ھي کیوں کِہ کوئي شخص دوستي ماں کے پیٹ سے نہیں لے نِکلتا *

پہلے جب تُجھ سے اور اِس ہِرَن سے مُلاقات ہوئي تھي - نہ تو اُسے پہچانتا تھا نہ تُجھے - جب تُم دونوں ایک جگہ رہنے لگے - تو روز بہ روز دوستي زیادہ ہُوئي - جو اچھے لوگ ھیں وے سب کو دوست جانتے ھیں - یِہ کام مُنافِقوں کا ھي - جو کِسي کو دوست - اور کِسي کو دُشمن جانے - ہم ایک ہِي گھر کے غُلام ھیں - جیسا کِہ ہِرَن میرا دوست ھي - ویسا ہِي تُو بِھي بلکِہ اُس سے بہتر - پھر ہِرَن بولا اي سُبدھ ! فِي الحقیقت ہم سب آپس میں بھائي ھیں - جیسا کِہ کلامِ مجید میں بِھي آیا ھي - اُس کا حاصِل یوں ھي

"کِہ سب مؤمِن آپَس مئِں بھائي ھئِں"- اگر یِہ گِیدڑ چاھتا ھي کِہ ھماري صُحبت مئِں رھے- تؤ اِس مئِں ھمارا کیا نُقصان ھي؟ جِتنے یار آشنا کِسي کے زیادہ ھوں تؤ گؤیا اُس کي دؤلت زیادہ ھُوئي- یِہ سُنکر کوّے نے یِہ مِصرَع پڑھا*

یار جانی کي خوشي گر اِس مئِں ھي تؤ خوب ھي

اِسي گُفتگو مئِں رات کٹ گئي- چاند چِھپ گئیا- اؤر سورج نِکَل آیا تینوں یار کوّا- گِیدڑ- ہِرَن- اپني اپني چرائي کؤ- چرائي کي جگَہ جاتے- ھر رؤز اِسي طرَح ھر ائیک طرَف سے چر چُگ آتے- اؤر ائیک جگَہ مئِں آکر سؤ رھتے- یؤں اؤقات بَسري کیا کرتے- ائیک رؤز شَغالِ بدباطِن (جؤ ہِرَن کے گؤشت پر دانت لگا رھا تھا) ائیک جؤ کا کھئیت تر و تازہ (کہ جِس مئِں کِسان نے ہِرَن پکڑنے کے واسطے کل لگائي تھي) دئیکھ کر دوڑا آیا- ہِرَن کؤ ائیک طرَف لئیکے کِہا سُن یار! تُو سُوکھي گھاس کھاتا ھي- مُجھ سے دئیکھا نہیں جاتا- مُجھے کمال قلَق رھتا ھي- آج ائیک جؤ کا ھرا کھئیت تُمھارے لایِق دئیکھ آیا ھُوں اؤر خاطِر جمع سے بے کھٹکے چرؤ تؤ دِل مئِرا ٹھنڈھا ھؤ اؤر آنکھئِں روشن*

فجَر ھؤتے ھِي دؤنوں چلے- جب کھئیت کے نزدیک پہُنچے- گیدڑ بولا جاؤ- جي بھر کے کھاؤ- ہِرَن ھِیئے کا اندھا- کھئیت کي ھریاول کؤ دئیکھ بے تامّل دوڑا- اؤر بے اندئیشے کھانے لگا- اُسي وقت پھندے مئِں پھنس گئیا- گیدڑ بدذات دِل کي خوشي سے لگا ناچنے اؤر اپنے ھاتھ پاؤں کؤ لگا نے

دے مارنے - آھوے جانا کِہ میرے گِرفتار ھونے کے سبب اپني جان کھوتا ھي - یِہ نہ جانا کِہ صوفي دسترخُوان کو دیکھ کر کودتا ھي - ہِرَن بولا اي یار! میرے واسطے کیوں اپنے تئیں ھلاک کرتا ھي؟ کیا تُمھیں معلوم نہیں جو تُمھارے دانت فضلِ اِلٰھي تلوَار کي دھار سے بِھي تیز ھیں؟ اِس پھندے کي رسّي کو کیوں نہیں کاٹ ڈالتے ھو؟ گِیدڑ بولا اي میري آنکھوں کے تارے! میں بسَر و چشم حاضِر ھُوں - لیکِن آج میں نے روزہ رکّھا ھي - اور یِہ دام چمڑے کا - جو دانت لگاؤں تو روزہ مکروہ ھوگا - شب درمیان ھي - کل صُبح کو جو کُچھ اپني نجابتِ ذاتي کے مُوافِق ھوگا سو آپ کي خِدمت سے قُصور نہ کرونگا - رات تو یوں گُذري - جب فجر ھُوئي - اُس سُبدھ کوّے نے اپنے یارِ قدیم ہِرَن کو نہ دیکھا - دِل میں اندیشہ کِیا - کِہ آج رات میرا یار مکان پر نہیں آیا مُجھے یے آثار بھلائي کے نہیں نظَر آتے - دیکھوں تو کیا صورت ھي؟ یِہ کھکر ھر طرَف ڈھونڈھنے لگا *

دیکھتا کیا ھي؟ کِہ ایک جگہ دام میں ہِرَن گِرِفتار ھي - اپنا سِر زمین سے دے مارا - اور آہ مار کر کھنے لگا - کِہ میں نے تُمھیں نہیں کھا تھا کِہ یِہ گِیدڑ بدبخت شریر ھي جو کوئي اپنے یار کا کھا نہ کرے - یِہي خرابي کا دِن اُس کے آگے آتا ھي - اب وہ تیرا یار گِیدڑ کھاں ھي؟ کھا میرے گوشت کا بھوکھا یھاں کھیں بیٹھا ھوگا - بولا خیر جو کُچھ ھوني تھي سو ھوئي - اب تئیں اپنے تئیں مُردہ بنا کر دم سادھ جا - جب میں بولوں تب تو اُٹھ بھاگیو - ہِرَن نے وھِي کِیا جو کوّے نے کھا - اِتنے میں کھیت والا جب اُس کے پاس

آیا۔ اوٗر دیٖکھا کِہ ایٖک مُوا ھُوا ھِرنا موٗٹاسا دام میٖں پھنسا ھي بہُت افسوٗس کِیا۔ جوٗ میٖں اِسے زِندہ پاتا توٗ کیا خوب ھوٗتا! ھوٗلےھوٗلے اُس کے گلے کا بند کاٹ کر اُسے تفاوت کر دِیا۔ اوٗر آپ جال اُٹھانے کي فِکر میٖں لگا۔ اُس نے چُھٹکارا پایا۔ اِس میٖں کوّا بوٗلا۔ توٗ یِہ اُٹھ کر بھاگا *

اُس نے دیٖکھا کِہ ھرنا چلا ایٖک کُھٹکا اُس کے ھاتھ میٖں تھا۔ بھاگتے کے پِیچھے پھیٖکا۔ گِیدڑ جوٗ وھاں اُس کے لُہو کا پیاسا دبکا ھُوا بیٖٹھا تھا اُس کے سِر میٖں جا لگا۔ لگتے ھي یِہ توٗ کھیٖت میٖں رھا۔ وُہ سلامت نِکل گئیا۔ بُزُرگوں نے کہا ھي جوٗ کوٗئي کِسي کے واسطے کُوا کھوٗدتا ھي توٗ وُھي گِرتا ھي

جس نے اوٗروں کے لِیئے کھوٗدا کُوا
ھي یقین اُس میٖں وُھي جاکے گِرا

غرض آھو اوٗر کوّا دوٗنوں ایٖک جگہ ھوٗکر بہُت خوش ھوٗے۔ کوّا ھِرَن سے کہنے لگا۔ کِہ دُشمن کي چال اوٗر مچّھر کي ایٖک جانوٗ۔ اکثر پہلے توٗ پاؤں پر آبیٖٹھتا ھي۔ پھِر پِیٹھ پر۔ تِس پِیچھے کان کے پاس آکر بوٗلتا ھي۔ اگر کُھلا بدَن پاوے یا کپڑے میٖں کہیں سوراخ نظر آوے توٗ وھیں گُھس کر لہو پینے کے لِیئے کاٹتا ھي۔ ایٖسا ھي دُشمن بھي جوٗ سختي نہ کرسکے توٗ نرمي سے پیٖش آوے۔ اوٗر پاؤں پر گِرے۔ اوٗر کان میٖں بات مُلایِم کہے۔ اوٗر دِل میٖں اپني جگہ کرے۔ جب رخنہ کہیں پاوے۔ توٗ اپنا کام کر گُذرے *

العرَض چوھے نے جب قِصّہ تمام کِیا توٗ یِہ بات کہي۔ اِي زاغ! میٖں جانتا ھوں تو میٖرے خون کا پیاسا ھُوا ھي۔ کوّا بوٗلا تُمھارے گوٗشت

کھانے سے میري حیاتِ ابدي نہ ہوگي۔ اور دولتِ بےزوال کُچھ میرے ہاتھ نہ آویگي۔ اِس بات کو تُم سچ ہِي جانو۔ کِہ میں اپنے دِل و جان سے تُمھاري دوستي کا خواہاں ہوں جیسي کِہ چِترگریو کے اور تُمھارے درمیان مُحبت تھي کیوں کِہ میں نے تُم سا یارِ وفادار کہیں نہیں دیکھا۔ بھلے آدمیوں سے دوستي کرني بِہتر ہي۔ اِس واسطے کِہ وے خاصِیّت دریا کي رکھتے ہیں جیسا کِہ وُہ عمیق ہي۔ ایسے ہِي یے بِھي گنبھیر ہیں۔ اگر کوئي آگ دریا میں ڈالے تو وُہ ہرگِز گرم نہیں ہوتا۔ اور نیک مرد بھي کِسي کي بُري بات سے ہرگِز خفا نہیں ہوتے۔ میں نے تُمھارا اَحوال خوب دریافت کیا۔ تُم نیک بخت ہو۔ تُمھاري نیک خصلت پر میں عاشِق ہُوا ہوں۔ چوہا بولا۔ میں نے تُجھسے کئي بار کہا۔ کِہ میں دوستي تُجھ سے کیوں کر کروں؟ میري تیري دوستي گویا آگ پاني کي سي ہي۔ ہرچند آگ پاني کو ہانڈي میں لیکے اپنے سِر پر رکھ کر گرم کرتِي ہي۔ لیکن وُہ اُس کي عداوت سے ہاتھ نہیں اُٹھاتا۔ جب دونوں اِکٹھے ہوئے۔ تو وُہ اُسے بُجھاہي دیتا ہي۔ اي زاغ! تیرا کیا اِعتِماد؟ جیسا تو باہِر سے کالا ہي ویسا ہِي اندر سے۔ میں تیري غِذا ہوں۔ تو جہاں مُجھے پاوے کھا جاوے۔ تُجھ سے محبت کا لگاؤ کیوں کر ہوسکے؟

کوّا بولا جو تونے کہا سو میں نے سُنا۔ اب میں نے اپنے اوپر لازِم کِیا ہي کِہ تیري ہِي رفاقت میں رہوں۔ اگر تئیں قبول نہ کریگا تو تیرے دروازے پر اِتنے فاقے کھینچونگا کِہ میري جان کي طوطي اِس خاک کے پِنجرے سے پرواز

کرےگي - تو بھلا مانُس هي - اگر تیرے ساتھ میري دوستي هوگي تو کبھو تفاوت نہ پڑیگا - کیوں کہ مُصاحبَت رِزالے کي کیسي هي جیسے مِٹّي کا برتن - ذرا سي ٹھیس میں ٹوٹ جاوے - اور رِفاقت اشراف کي مِثل ظرفِ مِسي کي هي - کیسا هي صدمہ پہنچے تو بھي نہ ٹوٹے - اگر کہیں چوٹ کھاوے تو وهیں دُرُست هو سکے - اي چوهے! اکثر چار پائے جانور کُچھ کھلانے سے اپنے هوتے هیں اور نادان کم عقل - طمَع اور حِرص سے دوستي اِختیار کرتے هیں - لیکِن جہاں کہیں مردِ عاقِل اور زیرک هیں - سو وے بسبب نرم دِلي کے مُلاقات کرتے هیں اور مِہربان هوتے هیں اور تو ایسي خوبي رکھتا هي کہ میں تمام مُلک میں پھرا پر تُجھ سا یارِ وفادار میرے دیکھنے میں نہیں آیا - اِس واسطے میں چاهتا هوں کہ تُجھ سے ربط دوستي کا اور رِشتہ محبّت کا پیدا کروں *

چوهے کا دِل اِن باتوں سے نِہایت مُلایم هُوا - اور اپنے سوراخ سے باهر آیا - مُلاقات کرکے کہا اي عزیز! تو نے میري جان کے سوکھے درَخت میں گویا مِیٹھا پاني دِیا - اور میرے دِل کو نِہایت خوش کِیا - اب تو میرا یارِ جاني هُوا - آ تُجھ سے بَغل گِیر هُوں - دونوں آپس میں مِلکر بہُت خُوش هوئے - چوهے نے مہماني اُس کي تکلُّف سے کي - جب کھا پي کے فارِغ هوئے تو یہ اپنے بِل میں آیا - وہ اپني جگہہ پر گیا - پھر وے دونوں یار دِن کو آپس میں هر روز ایک جگہہ هوا کرتے - اور چرنے چُگنے کے لیئے هر ایک طرَف جایا کرتے - پر رات کو ایک مقام میں رها کرتے - اگر کوّا کُچھ اچھي

چِیز کھانے کي پاتا۔ تو چوہے کے واسطے اکثر لاتا۔ اِسي طرح اُس مئیدان میں اوقات بسَري کِیا کرتے *

بعد ایک مُدّت کے کوّا کہنے لگا کِہ یار! اب تو کُچھ کھانے پینے کي چیزیں اِس اطراف میں نہیں مِلتیں۔ جو مِلتي بھي ہیں تو بڑي محنت اور دوڑ سے۔ میں اب یِہ چاہتا ہوں۔ کِہ یہاں سے دوسري جگہ چلیئے اور وہاں چلکر فراغت سے گُذران کیجیئے۔ ہِرنّک چوہے نے اُسے جواب دیا کِہ سُن یار! بغیر دیکھے سُنے دوسري جگہ کیوں کر جاویں؟ اِقتِضا دانائي کا یِہ ہے۔ کہ پہلے اپنے واسطے مکان تلاش کِیجیئے۔ جو خاطِر خواہ جگہ مِلے تو قدِیم مکان کو چھوڑ دِیجیئے۔ نہیں تو اِسي جگہ میں بھلي بُري طرح سے دِن کاٹیئے *

کوّا بولا کہ ایک مکان میرا دیکھا ہُوا ہے۔ اُسي کو میں نے ٹھہرایا ہے۔ چوہے نے کہا وُہ کہاں ہے؟ کوّا کہنے لگا کہ ڈنڈکارن ایک جنگل ہے۔ اُس میں کاویري ندّي اُتّر سے دکّھن کو بہتي ہے۔ مَتھرک کچھوا میرا قدیم یار وہاں بارہ بَرس سے رہتا ہے۔ وہاں پہُنچ کر جو غِذا درکار ہُوا کریگي سو اُس سے طلَب کِیا کرینگے۔ یقین ہے کِہ اُس کے وسیلے سے خُدا ہم کو روزي پہُنچایا کریگا۔ تب چوہا بولا کِہ اگر تُمھارا اِرادہ مُصمّم ہے کِہ یہاں کي سُکونت سے ہاتھ اُٹھاؤ تو میں تنہا یہاں کیوں کر رہونگا؟ مُجھے بھي اپنے ساتھ لے چلو۔ اِس واسطے کِہ بزرگوں نے فرمایا ہے۔ کِہ جس مُلک میں خاوند بینا۔ اور چرچا عِلم کا۔ اور عاقِلِ دور اندیش۔ اور حاکِمِ عادِل۔ و طبیبِ کامِل

اور دوست جانی نہ ہو وہاں بود و باش اختیار نہ کیا چاہیئے۔ چنانچہ اِس کے آگے میرا پُرانا یار چترگریو کبوتروں کا بادشاہ چلا گیا۔ اور میں یہاں اکیلا رہ گیا۔ اور تِس پیچھے تو میرا یار ہُوا۔ اب تئیں بھی یہاں سے جایا چاہتا ہی۔ پس ایسے تنہائی کے دِن میں کیوں کر کاٹونگا؟ یار! اگر تو جاتا ہی تو مُجھے بھی اپنے ساتھ لے چل۔ زاغ نے جب چوہے سے یہ اَحوال سُنا۔ تب آپس میں مُتّفِق ہوکر اُس ندّی پر گئے۔ کچھوا اِن دونوں کو دُور سے آتے دیکھ کر بہت خُوش ہُوا۔ آگے بڑھ کر مُلاقات کی اور خیر و عافیت پُوچھی۔ کوّے نے بھی جواب دِیا کچھوے نے کہا۔ یہ دوسرا تُمھارے ساتھ کون ہی؟ زاغ بولا کِ یہ وہ چوہا ہی۔ کِ جو میرے ہزار زبان ہو تاہم اِس کی تعریف نہ کر سکوں۔ اور نام اِس کا ہِرنک ہی۔ پِھر سنگ پُشت دو بارہ گرم جوشی سے بغل گیر ہُوا *

مثل ہی کہ بڈّھا۔ جوان۔ لڑکا۔ کوئی ہو۔ جو اپنے گھر آوے۔ تو اُس کی تعظیم و تکریم کرنی ضرور ہی۔ کیوں کِ مہمان کی بُزرگی ہر ایک مُتنفّس کے نزدیک ثابِت ہی اور یہ کہاوت ہی کِ اگر چھوٹا آدمی بڑے کے گھر آوے تو اُس کی بھی تواضُع لازِم ہی اور چترگریو کا تمام قِصّہ بھی کہہ سُنایا تب کچھوے نے خُوب سی ضیافت کی اور بعد کِھلانے پِلانے کے پوچھا کِ حضرت سلامت! تُم نے اپنی جگہہ کو کیوں چھوڑا اور اِس بڑے جنگل میں کیوں آئے؟ اِس کا سبب بَیان کیجیئے۔ چوہا کہنے لگا کِ سُن اے ندّی کے راجا! چندر نام ایک پہاڑ ہی۔ اُس کے نیچے ایک بستی بستی ہی۔ اُس کا نام چنپاپور

اکثر جوگي وہاں رہتے ہئیں۔ اُنھ مئیں سے ایک چوراکرن نام جوگي کے گھر مئیں مئیں اپنا بِل بناکر رہتا تھا۔ وُہ جوگي ہر روز اُس شہر مئیں بِھیکھ مانگ کر کچّا پکّا اناج لایا کرتا۔ کھاپي کر جو بچتا تو کوٹھري کے اونچے طاق پر رکھتا اور مئیں اپنے بِل سے سِر نِکال کر جھانکتا رہتا۔ جب وُہ سوتا تو مئیں سوراخ سے باہر آتا اور اُچَھل کر طاق پر جا رہتا۔ اچّھي طرح خاطِر جمع سے کھاتا اور باقي جو رہتا سو اُسے ضائِع کرتا اور کہیں نہ جاتا وہیں اپني زِندگي بسَر کِیا کرتا ٭

ایک دِن چوراکرن جوگي لاٹھي ہاتھ مئیں لیکر میرے بِل کے پاس آیا۔ اُس کے مُنھ کو کھٹکھٹانے لگا اُس وقت ایک بیناکرن نام دوست دارِ قدیم اُس کا اُس کے گھر آیا اور یِہ اُس ٹھکٹھکانے کي فِکر مئیں ایسا لگ رہا تھا کہ اُس کي طَرَف مُتَوَجِّہ نہ ہُوا تب وُہ بولا کہ مئیں تُمھاري مُلاقات کے واسطے آیا ہوں اور اِختِلاط کیا چاہتا ہوں اور تُم میرے ڈرانے کے لئے ہاتھ مئیں لکڑي لیئے بیٹھے ہو۔ تب جورو چوراکرن کی یِہ صورت دیکھ کر کہنے لگي کِہ آج بیناکرن مُدّت کے بعد آیا ہي۔ اُس کي تعظیم کر۔ اُس کا اَحْوال پوچھ اور اپني حقیقت اُس سے کہہ۔ چوراکرن بولا میري یِہ حرکت بیجا نہیں۔ اِس بِل مئیں ایک چوہا ہي جو چیز کھانے کي طاق پر رکھتا ہوں وہاں وُہ اُچَھل کر جاتا ہي جو کھاتا ہي سو کھاتا ہي اور باقي کو رائِگاں کرتا ہي۔ بیناکرن بولا کِہ وُہ جگہ ذرا مُجھے دِکھاؤ۔ کہا دیکھو یِہي ہي۔ وُہ طاق اُس نے دیکھ کر کہا کِہ یِہ اِتنا اونچا ہي کِہ اِس پر وبِلّي بھي زَقَند نہ مار

سکے اۏر چوهے کي تۏ کیا تاب و طاقت کِہ اِس طاق پر جست کرے - یہہ هرگز بے سبب نہیں - شاید اِس کے نیچے جہاں وُہ رهتا هي کُچھ نہ کُچھ مال هۏگا - یہہ قوّت بغیر مال کے نہیں هۏتي - چُنانچہ ایک بوڑهے بنیئے کي جوَان جۏرو نے اپنے خصَم کے لگا تار کئي بۏسے لیئے یہہ حرکت اُس کي حِکمت سے خالي نہ تهي - چوراکرَن نے پوچھا وُہ بات کیوں کر هي؟

نقل چندرسئِں بنیا اۏر کئیلاوتي بنیئے کي بیٹي اۏر منۏهر بقّال کي

بیناکرَن کہنے لگا کِہ هِندوستان کي کِسي سرزمین مئِں ایک شهر هي - اُس مئِں چندرسئِں ایک بنیا بڑا دۏلتمند (کِہ برس سۏ ایک کي عُمر اُس کي تهي) رهتا تها اۏر ایک نۏ جوَان عۏرت کِسو بنیئے کي بیٹي بهي (کِہ نام اُس کا کئیلاوتي تها) اُسي شهر مئِں رهتي تهي - ایسي خۏب صورت کِہ اُس کے دیکھنے سے چاند و سورج بیتاب هۏتے اۏر بالوں کي سیاهي سے اُس کے بهنۏرا شرمندہ هۏتا اۏر چشمِ نرگسِ شهلا اپني سے خِلقت کۏ فریفتہ کرتي اۏر جادو فریب کماں ابرو اپني سے لۏگوں کۏ دیوانہ بناتي اۏر اپنے دانتوں کي چمک سے بادشاهي جواهِرات کۏ جِلا بخشتي *

یہہ بقّال مال کي مستي سے اُسے اپنے نِکاح مئِں لایا لیکِن یہہ نہایت بوڑها تها اۏر وُہ جوَانِ نۏخیز تهي - اِس واسطے بوڑهے خاوِند کي صُحبت

بولا چنانچہ چومنا جوان عورت کا بوڑهے کے منہہ کو بے علّت نہیں - اسي طرح زغند چوهے کي بے سبب نہیں *

الغرض دونوں جوگیوں نے اپني جیب سے سفید مٹي نکال کے زمین پر لکیریں نجومیوں کي طرح کهینچ کر معلوم کیا کہ اس چوهے کے سوراخ میں خواہ مخواہ مال هي - نہیں تو اتني قوّت چوهے میں کہاں سے آئي؟ جس کے پاس دولت هي اُسي کو بہت زور هي

نخشي هي مرد دولتمند خوب * مفلسوں کا دل شکستہ هي سدا

آدمي کي قدر و قیمت زر سے هے * مرد جو بے مال هو کس کام کا

جوگیوں نے کدالي سے اُس بل کو کهود اور سارا ڈهیر روپیوں کا وهاں سے نکال لیا - وہ مال میرے بزرگوں کا اور میرا جمع کیا هوا تها اُنهوں نے وہ سب کا سب اپنے قبضے میں کرلیا میں نے دیکها کہ جب میري ساري دولت اپني کرلي تب تو مجهے کچهہ تاب و طاقت نہ رهي - وهیں مبہوت سا هو گیا لیکن چند روز میري زندگي کے دن باقي تهے اس واسطے جان عزیز قالب سے جدي نہ هوئي - اي بادشاه! ایک تو میرا مال گیا دوسرے جوگي طعنے مارنے لگے - اس دکهہ اور بري باتوں سے میرا دل جل بل کے خاک هو گیا سو اسي واسطے اپني جاے جگہہ چهوڑ - اب آپ کے قدموں تلے آ پہنچا هوں - کچهوے نے پوچها کہو یار! تم کو کیا بات زبون کہي تهي؟ کہا اگر یہہ مال کسي معتبر پاس هوتا تو اتني کفایت اور جزرسي نہ کرتا - سر حساب رهتا -

* یہہ چوها سخت نادان اور احمق تها جس نے اپنے زور کو ظاهر کیا * *

مثلاً بُزُرگ کہہ گئے ھیں جو کِسي کو مالِ مُفت ھاتھ آوے- یا اپنے زورِ بارو سے کماوے اور وہ اُسے نہ کھاوے - نہ کِھلاوے- نہ کِسي کو دے- نہ دِلاوے تو اُس کے جمع کرنے کي محنت ناحق اُٹھاوے اور مُفت کي اذِیّت پاوے اور عالم میں شوم بدبخت کہلاوے- نِتي فجر اُٹھ اُس کا کوئي نام نہ لیوے- بلکہ اُس کے نام پر نِت اُٹھ لوگ جوتیاں ماریں اور وھاں کي زمین کو سب کے سب بد کہیں- ایسي ایسي گُفتگو سے اور طعن تشنیع سے مُجھ غریب کو ھر روز جلاتے تھے سو یہہ بُري باتیں مُجھے برداشت نہ ھوئیں *

کچھوا بولا یار! تو اپنے دِل کو رنجیدہ مت کر- جیسا وے تُجھے کہتے تھے کہ شوم کي موت اور حَیات دونوں برابر ھیں- عقلمندوں نے بھي ایسا ھي کہا ھے

کھانیکے واسطے زر ھیگا اي طِفلِ خوشتر
رکھنے کو سنگ اور زر ھیں دونوں ھیں برابر

اي بھائي! خوب ھُوا جو تُمھارے ھاتھ سے مال جاتا رہا- نہیں تو تُمھیں کوئي روپئوں کے واسطے مار ڈالتا- بارے شُکر خُدا کا تُم سلامت رہے- مال بہُتیرا پِھر ھو رھیگا- جِس کے یہاں دولت جمع ھو اور وہ اُس کے مُوافِق خرچ نہ کرے- یہي اُس کے در پیش آوے جو تیرے آگے آیا- چوھے نے کہا کیا تو بِھي طعنے دیتا ھے جوگیوں کي طرح؟ لیکن بِدون مال کے آدمي ناچیز ھے- اگر مالدار نا آشنا کِسي کے گھر مِہماني میں جاوے تو لوگ اُسکي مُدارات حد سے زیادہ کریں- جو غریب مُفلِس دوستوں کے یہاں جاوے تو

اُسے خاطِر میں نہ لاویں۔ دولت بہُت اچھّي چیز ھي۔ مردِ بے زر ھمیشہ رنڈي کا زیردست ھي۔ جب تک آدمي اپنا ھاتھ خرچ کي طَرف سے نہ سمیٹے اور پیسوں کي تھیلي پر مصبوط گانٹھ نہ دیوے۔ ھرگز دولت نہیں رھتي۔ اي عزیز! میں نے جو دیکھا کِہ میرا مال و اُسباب ظُلم سے بدبخت جوگیوں کے جاتا رھا۔ گھر خالي ھوگیا۔ ھر کِسي طرح وھیں گُذران کرنے لگا *

دُنیا میں دولت کے برابر کوئي دوست نہیں بمَنزلۂ ماں باپ کے ھي۔ بلکہ زیادہ۔ کیوں کِہ وُہ ھر طرح سے حاجت روا ھي۔ یعنے بدون اُس کے دُنیا میں کوئي کام انجام نہیں پاتا۔ میں نے اپنے دِل میں کہا۔ اب مُجھے یہاں رھنا صلاح نہیں اور یِہ بات غیر سے کہني بھي مُناسِب نہیں۔ جیسا کِہ کہا ھي اگر عقلمند ھو اِن تین چیزوں کو حتّي الْمقدور چِھپاوے ایک تو اپنے مال کا نُقصان۔ دوسرے زبوني اپني عورت کي۔ تیسرے دِل کا دُکھ۔ تُم جو میرے دوست ھو۔ اِس واسطے اپنا احوال کہا جب کودنے کے قُوت نہ رھي۔ ناچار اپنے قدیم مکان کو چھوڑ دِیا اور جنگل میں گنگا کنارے رھنے لگا۔ بارے میں نے خُدا کا شُکر کِیا کِہ بِالْفِعل آپ کے دامنِ دولت کے سائے میں آ پہُنچا ھوں سچ ھي جو کہہ گئے ھیں کِہ دُنیا زھر کا درَخت ھي جِس پر حق تعالیٰ کا رحم ھوتا ھي اُس کو پانچ چیزیں مُیَسّر ھوتي ھیں اوّل ھر روز ترقّي عِلم کي۔ دوسرے بندگي خُدا کي۔ تیسرے شِناسائي دِل کي۔ چوتھے سچائي بات کي۔ پانچویں مُحبّت بھلے آدمي کي۔ اي

سنگ پُشت! مئیں بدبخت جوگیوں کے ظُلم سے دِلگیر نہیں ھُوا ھُوں جو
جان سلامت رھي اور تُم سے مُرتي کي مُلاقات ھوئي تو مال کیا بلا ھي
سب شي مُہَیّا ھو سکتي ھي۔ دُنیا کي دولت کا کُچھ اِعتِبار نہیں۔ کبھي
آتي ھي کبھي جاتي ھي۔ کُچھوے نے کہا بھائي جو اپنے مال کي زکوٰۃ
دیوے تو اُس کے خزانے مئیں کمي نہیں ھوتي اور کوئي اُس مئیں حرکت
نہیں کرسکتا جئیسا کِ بُزُرگوں نے کہا ھي جو کوئي پاني کو بند کرے اور اُس کے
نِکلنے کي تھوڑي بِھي راہ نہ رکھّے تو جمع ھوکر باندھ کئیسا ھِي مضبوط ھو توڑ
کرکے سب پاني نِکل جاوے۔ مال کي بِھي یِہي حالت ھي جو کوئي
مِحنت سے مال جمع کرے اور اُسے نہ کھاوے اور نہ کِسو کو خُدا کي راہ
پردیوے تو اُس کي قِسمت مئیں یہي ھي کِ اُس کا مال اور کوئي کھاوے

آپ کھا اوروں کو دے کُچھ ھاتھ اپنے سے عزیز
واسطے اوروں کے بھي کُچھ رکھ لے اي صاحِب تمیز

اي دوست! دولتمندِ شوم نِگاھبان مال کا ھي۔ نہ مالِک اُس کا ھي
بلکہ فقیر اُس سے ھزار درجے بہتر ھي کِ جو کُچھ تھوڑا بہُت اُس کے ھاتھ
آوے سو بے تامّل خرچ کرے۔ رات کو بہ فراغت اپنے لڑکے بالوں مئیں
سووے۔ اور کِسي طرح کا غم و غُصّہ دِل مئیں نہ لاوے۔ غني اور بخیل کِتئیں
ھر ایک رات کو مال و جان کا ڈر ھِي رھتا ھي۔ مبادا کوئي روپیوں کي
طمع سے جان نہ مار جاوے مگر تُم نے کیا اُس گیدڑ کي حِکایت نہیں
سُني؟ چوھا بولا کہو تو یار! اُس کا قِصّہ کیوں کر ھي؟

[illegible] حاکِم اؤر ارتھ لوْبھي گِیدڑ کي

[illegible] پور نام ایْک شہر ھي - اُس میْں ایْک شخص [illegible] - اِتفاقاً ایْک دن سوَار ھوْکر شِکار کے واسطے [illegible] ھي وھاں ایْک ھِرَن خوب صورت سا نظَر آیا - جلد گھوْڑے سے اُتر کر اُس نے اُسے تیر مارا - وُہ اُس کے ھاتھ کا تیر کھاتے ھي تھر تھرا کر گِرا اُس نے اُس کوْ اپنے کاندھے پر اُٹھایا اؤر گھوْڑے کي طرَف چلا - وِوْنہیں ایْک بڑا سا خُوک اپنے سامھنے آتے دیْکھا - آھو توْ اُس نے مارے حِرص کے کاندھے سے زمین پر رکھ دِیا اؤر ٹُک ایْک سامھنے سے اُس کے کترا کر اؤر آنکھ اُس کي بچاکر پِیچھے اُس کے لگ لیا - آخِرش قابو پاکے اُسے بھي تیر سے مارا - سوؤر کے جب تیر لگا توْ جُھنجلا کر اپنے دانتوں سے اُس کوْ بِھي مار رکّھا اؤر آپ بِھي وھاں مر رھا - غرَض پرمان شِکاري - ھِرَن - اؤر خُوک - تینوں ایْک ھي جگَہ پر مر کر رہ گئے *

گھڑي دوْ ایْک کے پِیچھے اُسي میْدان میْں ارتھ‌لوْبھي نام ایْک گِیدڑ وھاں آ پہُنچا - خُوشي بہُت سي کي اؤر خُدا کا شُکر بجالایا اؤر کہا - اِیسي غِذاے لطیف مُجھے کبھي مُیسّر نہیں ھوئي تھي جیْسي آج ھُوئي - اب چند روْز اچھي طرح فراغت سے کھاؤنگا اؤر کبابوں کے واسطے اچھّا اچھّا گوْشت سُکھا کر رکھوْنگا - خیْر وُہ حریص یِہ خِیال اپنے دِل میْں باندھ کے پہلے کمان کے چِلّے کوْ لگا چبانے - کمان توْ چڑھي ھُوئي تھي - جب زِہ

کٹ گئي تب کمان کا گوشہ ایسا زور سے سینے میں اُس لالچي کے لگا کِہ
پاني نہ مانگا۔ جب اُس حریص نے وُہ شکار نہ کھایا اور اُسے ذخیرہ کر
رکّھا اور کمان کي زِہ چبانے لگا۔ یِہي اُس کي قِسمت کا بدا تھا جو اُس
کے آگے آیا جو کوئي زر پیدا کرے لازِم هي کِہ اُس میں سے کُچھ کھاوے۔ کُچھ
رکّھے۔ کُچھ خُدا کي راہ میں دیوے سو تو تو نے نہ کِیا۔ مُفت برباد دِیا۔
اب اُس کا افسوس بِھي مت کر۔ چوھا بولا بھائي! بات یِہي هي جو تو
کہتا هي۔ پھر باخے نے کہا اي یار! اگر مال کے واسطے کُڑھیگا۔ تو اُس کُڑھن
سے تصدیع اُٹھاویگا اور اُسي کوفت میں مر جاویگا اور لوگ ٹھٹّھے مار کر
یِہ کہینگے کِہ کیا عقلمند تھا! جِس نے مال کے لیئے اپنے تئیں هلاک کِیا
اگر جان سلامت هي تو مال بہتیرا هو رهیگا *

باخا پھر کہنے لگا۔ اي چوھے! جو گیدڑ اِتنا گوشت کھاتا تو اُس کي
نوبت یہاں لگ نہ پہُنچتي۔ حاصِل یِہ هي جو تونے مال نہ کھایا تو غم
بھي نہ کھا۔ کیوں کِہ کہا هي جب هاتھ پاؤں کے ناخون اور دانت اور سر
کے بال اپني جگہ سے جُدے هوئے تو محض ناچیز هیں۔ جو زر کے واسطے
غمناک رهیگا تو گوشت تیرا گل جائیگا اور هڈّیاں چونا هو جاوینگي۔ خُدا
کي بندگي میں اِتنا مُتوجِّہ رہ کِہ دُنیا تیري لونڈي هو رهے۔ دیکھا نہیں
جب عورت کو پیٹ رهتا هي لڑکا هونیکے آگے خوراک اُس کي حق تعالیٰ
اُس کي ماں کي چھاتیوں میں پیدا کرتا هي۔ همارا تُمهارا روزي کا دینے
والا وُهي بناتا هي۔ اي یار! اِس مکان کو اپنا گھر جان اور تو سب طرح

رہ - جب اِتني فروتني لگ پتنگ کوّے نے سُني تو زبان اپني کچھوے کي تعريف مئيں کھولي اور کہا اگر هاتهي ندّي کي دلدل مئيں پھنسے تو هاتهي سوا کوئي اُسے نہيں نِکال سکتا هي - اُسي طرح اِس عالي خاندان چوہے پر جو اب ائيسا بُرا وقت پڑا هي - تُجھ لگ آ پہُنچا کِہ تُم بهي بڑے گھرانے سے هو - بعد اِس گفتگو کے چوہے کوّے اور کچھوے مئيں دوستي دِلي هوئي اور تينوں ائيک جگہ مئيں رہنے لگے - ايک دِن ديکھتے کيا هئيں ؟ کِہ چِترلگھ نام ائيک هِرَن اُن کي طرف بھاگا چلا آتا هي - اُس کو ديکھ کر تينوں يار بھاگے - باخا ندّي مئيں جا رہا - چوہا بِل مئيں گُھس گيا - اور کوّا درَخت پر اُڑ گيا - اور چاروں طرف آنکھ اُٹھا کے ديکھا جو هِرَن کے پيچھے کوئي نہيں آتا - خئير جب وُہ اُن کي جگہ پہُنچا تب کوّا بولا - کوّے کے بولتے هي تينوں يار آ اِکٹھے هوئے - اُن مئيں سے باخے نے آهو سے پوچھا تيرے پيچھے تو کوئي نہيں تئيں کِس واسطے اِتنا هڑ بڑا کر دوڑا آيا - خئير تو هي ؟ وُہ بولا کِہ مئيں شِکاريوں کے ڈر سے ائيسا گھبرا کے بھاگا آيا هوں اور اب اپنا يِہ اِرادہ هي کِہ اِس باقي عُمر کو تُمھارِي رِفاقت مئيں کاٹوں - کچھوے نے چوہے کي طرف ديکھا چوہے نے کہا - اے جو تو ڈر کر يہاں آيا هي - خاطِر جمع رکھ دِل مئيں کُچھ انديشہ نہ کر - تئيں همارا ساتهي هُوا - اي يارو ! هِرَن اور هم آپس مئيں شريک نئيک و بد کے هوے - يِہ بات سُن کر وُہ بہُت خوش هُوا اور درَخت کے تلے نزديک ياروں کے بئيٹھا - کچھوے نے اُس سے پوچھا - يارا ! شِکاري کون هي ؟ اور اُنھيں تونے کہاں ديکھا هي ؟ يِہ بولا

راجا کے بیٹے حاکِم مُلک کٹک کے اپنے لشکر سمیت کِنارے بھاگ رتھي ندّي کے آ اُترے ھئیں۔ مئیں نے یوں سُنا ھي کِہ وے کل اِس جِھیل مئیں مچھلیوں کا شِکار کھیلینگے۔ یِہ سُنتے ھي باخے کے دِل مئیں شِکاریوں کا ڈر پئیدا ھُوا۔ وُہ کہنے لگا جو مئیں آج اِس جِھیل مئیں رھونگا تو کل بُھوکھ کي آگ مئیں جلونگا۔ یعنے وے مچھلیاں پکڑ لئیگے مئیں بُھوکھا مرونگا۔ بِہتر یِہ ھي مئیں کِسو اور تالاب مئیں جاؤں۔ کوّے اور آھونے کہا بہُت اچّھا *

ھِرنّک چوھا مُتأمّل ھوکر بولا کِہ باخے کو خُشکي مئیں چلنا مُشکِل ھي جو تري کي راہ ملے تو سلامت پہُنچے۔ جئیسا کِہ کہا ھي پاني کے رھنے والوں کو پاني کي قوّت ھي اور آدمیوں کو پناہ کوٹ سے ھي یارو! جو اِس کو زمین پر چلنے دوگے۔ چُنانچہ بقّال اپنے کیئے سے پشیمان ھُوا تھا۔ تُم بھي اپنے کِیئے کي ندامت کھینچوگے۔ یاروں نے پُوچھا وُہ قِصّہ بنیئے کا کیوں کر تھا؟

نقل تنکبیر نام ایک شخص اور نوجوبنا بقّال کي بیٹي کي

چوھا بولا۔ شہرِ قنّوج مئیں بیرسئین نام ایک راجا تھا۔ اُس نے اپنے نام کا ایک شہر بسایا اور نام اُس کا بیرپور رکّھا۔ اُس شہر کي حُکومت تنکبیر نام ایک اُس کا مُلازِم تھا اُسے دي۔ ایک مہینے کے پِیچھے وُہ شہر دیکھنے کو نِکلا۔ ایک بقّال کي بیٹي نوجوبنا نام اپنے کوٹھے پر کھڑي

تھي - اُسے دیکھا وونہیں اُس کي زُلف ناگن نے اُس کو ڈسا - گھوڑے سے زمین پر گِرا اور بے ہوش ہو گیا *

لوگوں نے پالکي میں ڈال اُس کے گھر پر لا پہُنچایا - دائي نے پُوچھا اي فرزند! تُجھے کیا ہوا؟ کہا میري نظر ایکٹ نازنین پر پڑي ھي - میں نہیں جانتا وُہ پري تھي یا آدمي - اُس کے گُلبُن کا کانٹا میري آنکھ میں چُبھ گیا - اُسي درد سے میں بیٖقرار ھوں - دائي نے معلوم کیا کِہ یِہ لڑکا نوجوبنا کے حُسن کے تیر سے زخمي ہُوا ھي - وُہ اِس فِکر میں ہُوئي کِہ اِس کا اور اُس کا کِسي طرح ملاپ ہو - کِسي بہانے سے نوجوبنا کے یہاں آکر دیکھتي کیا ھي؟ کِہ اُس کے جمال کي کٹاري کي ماري ہوئي یِہ بھي ایسي لوٹ پوٹ ہو رہي ھي جو ہِلنے کي طاقت نہیں رکھتي *

آہِستے آہِستے اُس کے کان میں کہا اي نوجوبنا! تیرے واسطے میرا تنکبیر روتا ھي اور مدہوش پڑا ھي اگر تُجھ سے اُس کي دستگیري ایکٹ بوسے سے ہو سکے اور سچیت کرے تو میں تُجھے سونے کا ٹِکا دوں - نوجوبنا بولي - اي نادان دائي! یِہ سودا اور دوکان سے جاکر خرید کر - دائي نے پِھر عُذر کِیا کِہ پُھول میرا تیري مُحبّت کے آفتاب سے مُرجھایا ھي - جو تیرے ہي جمال کا سایہ پڑے تو تر و تازہ ہووے - نوجوبنا بولي اي دائي! اِس صفت باغ کا نِگہبان میرا خاوِند ھي - یِہ اُس کے مُنّہہ کي بات سُن کر [illegible] کے پِھر آئي - تب تنکبیر دیکھ کر کہنے لگا اي دائي! کچھ [illegible] اپنے مقصد کي خوشبو کہاں؟ دائي نے کہا [illegible] کام کو جُھٹ کر آئي ہوں

لیکن چند روز صبر کِیا چاهیئے - وہ اپنے شوهر سے ڈرتي هي - اُس کا میں ایک عِلاج کرتي هُوں - جو اُس کا خاوِند از خُود تُمهارے پاس لا پهُنچاوے - سُن لڑکے ! کام حِکمت اور عقل سے نِکلتا اور زبردستي سے هرگِز نهیں بن پڑتا هي کیا تُونے قِصّہ گیدڑوں کا نهیں سُنا کِہ عقل کي زور سے جیتے هي هاتهي کو کها گئے ؟

تنکبیرے کہا وہ قِصّہ کیوں کر هي ؟

نقل دهول تِلک هاتهي اور آتما نام گیدڑ کي

دائي بولي یُوں کہتے هیں کِہ ڈنڈکارن نام ایک جنگل هي اُس میں دهول تِلک نام ایک مست هاتهي تها - گیدڑ اِس فِکر میں هُوے کِہ کِسي طرح دو تین مهینے تک اِس کا گوشت کهاویں - اُن میں ایک آتما نام گیدڑ تها - اُس نے کہا یارو! اِس هاتهي کو میں دانائي کي زنجیر سے باندھ کر حِکمت کے تیروں سے مارونگا - یہہ کہہ کر جلد چلا - جب هاتهي کے پاس پهُنچا - سلام کرکے ادب سے تفاوت کهڑا هُوا - اُس نے پوچها تو کون هي کہاں سے آیا ؟ بولا مُجهے سب جانوروں کے اور گیدڑوں کے راجاؤں نے تُمهاري خِدمت میں بهیجا هي اور یہہ پیغام دِیا هي کِہ هم یہہ چاهتے هیں کِہ تُمهیں اِس جنگل کا بادشاہ کریں - اگر قبول هو تو آپ اِس میں ایک قدم توقّف نہ کیجیئے جلد چلیئے - دونوں بادشاہ سارے جانوروں سمیت تُمهارے مُنتظِر هیں - هاتهي مارے خُوشي کے جلد جلد

چلا۔ گِیدڑ فرِیبي جھیل کي راہ سے (جِس مئیں چوڑ بالو تھي) لیچلا۔ وُہ تو ھلکا تھا دبے پاؤں جھیل کے پار جا کھڑا ھُوا اؤر اُس کو بُلانے لگا کِہ ناک کي سِیدھ چلے آؤ۔ پاني بہُت تھوڑا ھي۔ ھاتھی بوجھل تھا۔ پاؤں رکھتے ھي دلدل مئیں پھنس گیا کہا یار! کیا کِیا چاھیئے؟ گِیدڑ بولا کِہ میري دُم پکڑلے تو مئیں تُجھے ندّي سے نِکال لوں اُس نے کہا اے نادان! تیرے زور سے مئیں کیوں کر نِکلونگا۔ تب گِیدڑ بولا اگر تُم کہو تو مئیں اپني قوم کو بُلا لاؤں جو تُمھئیں اِس دلدل سے کھینچ نِکالے *

ھاتھي اُس چِہلے مئیں پھنسنے سے اَیسا عاجِز ھو کے ھاتھ پاؤں مارتا تھا کِہ جیسے کوئي دریا مئیں بہتے ھُوئے بہتا تِنکا دیکھ کر ھاتھ بڑھاوے کِہ شاید اِسي کے آسرے سے بچ جاؤں پر اُس کو وُہ تِنکا ناچیز کیا فائِدہ کرے۔ مارے بد حواسي کے کہنے لگا کِہ اچھا تو جا اپنے یاروں کو بُلا لا کِہ وے مُجھے اِس مُصیبت سے چُھڑاوئیں۔ گِیدڑ دوڑا اؤر اپني تمام برادري کو بُلا لیا اور آپ اُس کے سامھنے آ کھڑا ھُوا اؤر وے پیچھے سے ھاتھي کا گوشت کاٹنے لگے تب ھاتھي نے کہا

باغِ دِل مئیں تُونے میرے تُخمِ اُلفت بو دیا
آخِرش تونے کِیا وُوھي ترے دِل مئیں جو تھا
دِل مِرا لیکر ھوا افسوس ظالِم سنگ دِل
تھا ترے دِل مئیں یہہ کب مئیں جانتا تھا دِل چلا

پھر دانائی نے کہا اَے تنکیرا! تجھے دیکھا کِہ اپني عقل کے زور سے گِیدڑ نے

هاتهي کا کام تمام کِیا - کیا مُجھ سے اِتنا بھي نہ هوگا کِہ مئیں اپني عقل کي رسائي سے تیرا کام بخوبي انجام دوں - وہ کون سا کام هي جو عقل سے نهیں هو سکتا! تنکبیر نے کہا اي دائي! میرے دِل کي شاهین نوجوبنا کے مُرغِ حُسن کے درپے هي - اِس سبب سے نہ چِہرے پر رنگ هي نہ دِل مئیں قرار - آخِرش دائي تنکبیر کے کان مئیں کُچھ ایسي باتیں کر کے اپنے گھر چلي گئي کِہ جس سے طالب اپنے مطلب کو پہنچے تب تنکبیر نے نوجوبنا کے خاوِند کو بُلا کر نوکر رکّھا اور بہُت سا سرفراز کِیا اور اچّھے اچّھے کام اُس کو سونپے *

ایک دِن تنکبیر نے اُس سے کہا کِہ اي یار! مئیں نے آج رات کو ایک خواب دیکھا هي کِہ ایک عورت شیر پر سوار هي اور مُجھ سے کہتي هي کِہ اگر تو ایک مہینے تک هر روز ایک عورت کو اپنے گھر بُلواوے اور تاش بادلا پہناوے اور پٹکا اپنے گلے مئیں ڈال کر اُس کے پاؤں پڑے اور رُخصت کر دِیا کرے تو تیري عُمر و دولت دِن بدِن بڑھے گي - اور جو عورت تیرے پاس سے زري پوش هوکر جاویگي اُس کے بیٹا بے شُبہہ پیدا هووے اور اُس کے خاوِند کي عُمر دراز - اگر یِہہ کام تُجھ سے نہ هوسکے گا تو شوهر نوجوبنا (جو تیرے پاس رهتا هي) مرجائیگا اور اُس کے بعد تو بهي نہ بچیگا کہہ تو اب کیا کِیا چاهیئے؟ اُس بقال نے کہا جو کُچھ حُکم هو مُوافِق کے کروں - تنکبیر نے کہا کِہ عورت لانا تُمهارا کام هي اور تاش باد[illegible]

مقولہ نمبر *

جب رات هوئي - بقّال نے ایک رنڈي اُس کے یہاں لا پہُنچائي - اُسے وُہ اپني خلوَت مئیں لیگیا - تب بنیاں چھِپ کر دیکھنے لگا کِہ دیکھوں تو اِس عورت پر وُہ هاتھ ڈالتا هي کِہ نہیں - دیکھا کِہ اُس نے ایک جوڑا زری کا پہنا کر پٹکا اپنے گلے مئیں ڈال - اُس کے پاؤں پڑ رُخصت کِیا - بقّال نے یِہ سب احوال دیکھ کر اپنے دِل مئیں کہا کِہ تنکبیر بڑا بیوقوف هي جو اِتنا لِباس زربفت کا مُفت اِسے دِیا - جب بقّال اور وُہ عورت دونوں باهر آئے - اُس نے عورت کو کہا کِہ آدھے کپڑے اِس مئیں سے مُجھے دے - وُہ بولي مُجھے تو تنکبیر نے دِیئے هئیں تُجھے کیوں دوں - غرَض وے دونوں آپَس مئیں یہاں تک جھگڑے کِہ کپڑے عورت کے ٹُکڑے ٹُکڑے هوئے اور آدھي ڈاڑھي بقّال کي اُس عورت نے کھَسوٹ لي - تنکبیر کو جو یِہ خبَر پہُنچي تو بہُت سا هنسا اور جانا کِہ آج کل مطلب میرا حاصِل هوگا *

بقّال نے اپني جورو سے سب احوال مُفصّل رات کا کہا - اُس نے جواب دِیا کِہ تو کِسو اوچھي کم ظرف کو لیگیا هوگا اگر کِسي مُعتبر کو لیجاتا تو ایسا فضیحت نہ هوتا - دوسري رات ایک عُمدہ رنڈي کو لیگیا - تنکبیر نے [illegible]سا هي سُلوک اُس کے ساتھ بهي کِیا جیسا پہلي کے ساتھ کِیا تھا *

[illegible]ل یِہ دیکھ کر اپنے دِل مئیں حسرت کرنے لگا - تیسرے دِن اپني [illegible] کہا اي نوجوبنا! اِتني دولت بیفا[illegible] جاتي هي - اگر ایک [illegible] ساتھ چلے تو سب دولت تیرے هاتھ آوے - وُہ بولي کِہ مئیں نا[illegible]د کے گھر کبهي کر جاؤں - بقّال کو اپني عورت پر نہایت اِعتماد

ہُوا اوٗر کہنے لگا کِہ تنکبیر پہُنچتے ہِي لِباس زري کا دیٹا هي اوٗر پاوٗں پڑکے رُخصت کرتا هي۔ نوٗجوٗبنا نے کہا۔ جوٗ عوٗرت اپنے خاوِند کے حُکم مئیں نہ ہوٗ۔ قِیامت کے دِن اُس کوٗ عذاب مئیں گِرِفتار کرئینگے۔ مئیں تیٗري رضامندي چاهتي ہُوں۔ جوٗ کُچھ کہئیگا بہ سر و چشم قبول کروںگی۔ بقّال نِہایت خوش ہُوا اوٗر کہنے لگا رحمت خُدا کي تیٗرے ماں باپ پر*

جب آفتاب سیّاح آسمان کے میٗدان کوٗ طے کرکے مغرِب کے گوٗشے مئیں پہُنچا تخمیناً پہر رات گئي ہوٗگي جوٗبنیاں کم عقل بہ دستورِ سابِق اپني جوٗرو کوٗ بھِي دوٗلت کي طمع سے تنکبیرکے پاس لئیگیا۔ وُہ اُسے دیٗکھتے ہِي باغ باغ ہوٗکر اپنے خلوَت خانے مئیں لایا اوٗر کہنے لگا اي نوٗجوٗبناں! تیٗرے کافِرِ عِشق کے لشکرنے میٗرے مُلکِ دِل کوٗ خراب کِیا تھا۔ تیٗرے آنے سے بارے آباد ہُوا۔ بنیاں (جوٗ وہاں چھِپ ہُوا کھڑا تھا اِس بات کے سُنتے ہِي شرمِندہ ہوٗ اپنا سر پیٹتے گھر کي راہ لي*

اي یاروٗ! اگر کچھوا خُشکي کي راہ چلئیگا توٗ جیٗسا بقّال اپنے کیئے سے پشیٗمان ہُوا تھا۔ یِہ بھِي ہوٗگا۔ کچھوے کا دِل ہِرَن کے خبَر دیٗنے سے شِکاریوں کے ڈرکے مارے توٗ گھبرا ہِي رہا تھا چوہے کے کہنے پر عمَل نہ کِیا۔ ہِرَن اوٗر کوّے کي صلاح سے مَعاً تالاب کوٗ چھوٗڑ چل نِکلا۔ کوّے چوہے اوٗر ہِرَن کوٗ بھِي اُس کے ساتھ جانا ضرور پڑا کچھوے کے پیچھے لگٹ چلے بہ ہزار خرابي کوٗس بھر گئے ہوٗنگے۔ چاہا کِہ کِسي درَخت کي چھاوٗں مئیں ٹھہریٗں۔ یکایکٹ دیٗکھتے کیا ہئیں کِہ ایٗکٹ مردِ شِکاري تیر کمان لیئے چلا آتا هي۔ ہر ایٗکٹ

یار نے اپني اپني راہ پکڑي - کوّا تو درخت پر جا بیٹھا اور چوہا کِسي بِل میں گُھس گیا اور ہرن جنگل کي طرف بھاگ گیا *

کچھوا تري کا جانور تھا خُشکي میں بھاگ نہ سکا وہیں رہگیا تب شِکاري نے اُسے پکڑ کر چاروں ہاتھ پاؤں باندھ کمان کے گوشے میں لٹکا اپنے گھر کي راہ لي جب تینوں یاروں نے دیکھا کہ کچھوا پکڑا گیا - وے رونے لگے - چوہا بولا اي بھائیو! میں تُم سے یہ کہتا تھا کہ کچھوا اگر خُشکي سے جائیگا تو نِہایت رنج اُٹھائیگا - اب یہہ تُمھاري آہ و زاري کُچھ کام نہیں کرتي - اب ایسي تدبیر کرو جِس سے کچھوے کي مُخلصي ہووے - کوّے اور ہرن نے کہا اي ہرنّک! بغیر تیري عقل و تدبیر کے اِس کا چُھٹکارا معلوم - چوہا بولا اي ہرن! یہاں سے آگو چل کر جہاں کہیں پاني کا ڈبرا نظر آوے تو لنگڑا کر کھڑا رہنا جب وہ تیرانداز نزدیک آوے تو آہستے آہستے لنگڑاتا ہُوا بھاگیو - ہرن نے وہي کِیا جب وہ مرد کچھوے سمیت پاني کے کنارے پہنچا - دیکھا کہ ہرن لنگڑاتا جاتا ہي - کچھوے کا وزن بھاري تھا اُس کو زمین پر رکھ دیا اور ہرن کے پیچھے چلا جب قریب ایک تیر کے فاصِلے پر گیا - چوہے نے پیچھے سے کچھوے کي پھانسي کاٹ کر ہرن کو پُکارا اور کہا اي ہرن! کچھوا صحیح سلامت پاني میں آ پہنچا تو بھي جنگل کو بھاگ جا - وہ یہہ بات سُنتے ہي بھاگا - جس وقت وہ تیرانداز ہرن کے پیچھے سے پھر آیا دیکھتا کیا ہي کہ کچھوا نہیں - پشیمان ہوکر بولا کہ بزرگ یوں کہہ گئے ہیں جو کوئي آدھي کو چھوڑ ساري کو دھاوے وہ آدھي بھي

ھاتھ نہ آوے اگر میں ھرن کے پیچھے نہ جاتا تو کچھوا میرے ھاتھ سے نہ بھاگتا۔ شکاري افسوس کرتا چلا گیا تب اُنھ چاروں یاروں نے ایکٹھے ھوکر خوشي کي اور کہا یہہ مکان ھم کو سزاوار ھي اِسي جگہہ ھم رھینگے۔ چوھا کوّا ھِرن کچھوا چاروں اُسي جگہہ گھر بناکر رھنے لگے *

جب برھمن یے بات مِترلابھ کي تمام کي راجا کے بیٹوں کو کمال خوشي ھُوئي اور کہنے لگے کِہ مُحبت و دوستي کریي ایسا فائِدہ رکھتي ھي مہاراج! اِس قِصّے کے سُنّے سے ھم کو نصیحت و فائِدہ ھوا *

دوسرا باب

پھر دوستوں کي جُدائي کا احوال بِشن سرما پنڈِت راجا کے بیٹوں سے کہنے لگا کِہ ایک باگھ اور بیل سے آپس میں دوستي تھي۔ گیدڑوں نے اپني دانائي اور عقل کے زور سے اُن کے بیچ میں جُدائي ڈال دِي۔ راجا کے لڑکوں نے کہا کیوں کر؟

داستان بھاگبھرتا بنئے اور سنجوگ اور نندوک بیل کي

پنڈِت بولا کِہ چندرپور نام ایک شہر تھا۔ اُس میں ایک مالدار بنیاں بھاگ‌بھرتا نام رھتا تھا جب کِسي بڑے دولتمند کو دیکھتا تو اپنے تئیں فقیر جانکر دِل میں یہہ بات ٹھہراتا کِہ تجارت کو جایا چاھیئے تا کِہ مال زیادہ ھووے جیسا کِہ بُزرگوں نے کہا ھي کِہ مجہول آدمي کے ھاتھ دولت نہیں لگتي اور دُنیا ایسي جگہہ ھي کِہ اگر مال کمینے اور کم ذات کے پاس

هووے تو سب لوگ اُس کي تعظیم کرتے هیں - یہہ سوچ کر دو بیل خرید لایا ایک کا نام سنجوگ اور دوسرے کا سندوک رکّھا - موتي لعل هِیرا پنّا اور کُچھ زري باف خُرجیوں میں بھر بیلوں پر لاد کر کشمیر کي راہ لي - تخمیناً بیس اِکّیس منزِل گَیا هوگا کِہ سنجوگ کا ایک گڑھے میں پاؤں پڑتے هي ایسي ضرب آئي کِہ چلنے سے باز رها تب بنیاں مُتفکِّر هوکر کہنے لگا کِہ یہہ عبث کا دیوان پن هي جو کوئي مال کے جمع کرنے کے واسطے کہیں جاوے - کیوں کِہ جو کُچھ خُدا نے قِسمت میں لِکّھا هي جہاں رهے مِل رهتا هي پھر یہہ فِکر کرنے لگا کِہ اِس اسباب کو کِس طرح لیجاوے - اِسي تردُّد میں دو تین روز اُسي جنگل میں رها *

اِتفاقاً ایک قافِلہ سوداگروں کا مال بیچ کر بیلوں کو خالي لیئے هُوئے وهاں آ نِکلا - بنیاں اُنھ تاجِروں کو دیکھ کر اُن کے پاؤں پڑنے لگا اور اپنا احوال کہنے - سوداگروں نے اُس کي بے کسي پر رحم کھا کر ایک بیل حوالے کِیا - اُس نے اُس لنگڑے بیل کو وهیں چھوڑا اور جو بیل قافلے سے لِیا تھا اُس پر خُرجي لاد کر اپني منزِلِ مقصود کي راہ لي اور سنجوگ دو تین مہینے تک نہ آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا ایسي گھاس اُس جنگل کي کِہ کبھي جانور نے آنکھوں نہ دیکھي هوگي - چرچُگ کر سنڈا بن گیا *

حکایت سنجوگ اور پنگل نام شیر کی

ایک روز ندي کے کنارے پھِرتا تھا کِہ پنگل نام ایک شیر (جو اُس

جنگل کي بادشاهت کرتا تها) پاني پینے کے لیئے آ نکلا بئیل اُس شیر کو دیکھ کر مارے مستي کے کھورو کرے اور سینگوں سے زمین کھودنے لگا اور جئیسا بادل گرجتا هي۔ وئیسا هِي ڈکارے شیر نے جو اُسے اِس طرح دیکھا تو اُس کے ڈر کے مارے بھاگ کر اپني آکھر میں جا گھسا اور جي میں کھنے لگا کِہ آج خُدا نے میري جان بچائي۔ کئي برس سے میں اِس جنگل کي بادشاهت کرتا هُوں لیکِن ایسي بلا اور ایسا مُهیب جانور میں نے آج لگ نهیں دیکھا *

حکایت دو گیدڑ دوتک و کرتک کي

اِسي فِکر میں تھا کِہ دو گیدڑ دوتک و کرتک نام (جو شیر کے وزیر تھے اور اُس نے اُن کي کُچھ تقصیر پاکر نِکلوا دِیا تھا) آس پاس اُس کے لگے رهتے تھے شیر کے پاني نہ پینے کے کیفیّت اور اُس کي سراسیمگي کو معلوم کر کے آپس میں کھنے لگے کِہ آج کیا هي کِہ شیر نے پاني نہ پیا پیاسا هِي جلد چلا آیا اور نِہایت غمگیں هو رها هي چل کر مُجرا کیجے اور سبب پریشاني کا پوچھیئے کِہ آپ مُتفکّر کیوں هیں اِس میں وہ خوش هوگا غالِب هي کِہ سرفراز بھي کریگا۔ کرتک نے کہا کِہ بھائي! اُس نے ایک مُدّت هوئي کِہ هم کو اپني خِدمت سے معزول کِیا هي۔ همیں کیا غرَض جو اُس کے پاس جاویں۔ وہ جانے اُس کا کام جِس روز سے کِہ هم اُس سے جُدا هُوے هیں خُدا [illegible] و غش روزي پهنچاتا هي۔ اُس کا شُکر بجالاتے هیں سُنو یارا!

جو خوب دیکھا تو بندگي خالق هِي کي خوب هي اور کي اِطاعت کرني اچّهي نهیں۔ اِس واسطے بادشاہ کي نوکري کرنے کو همارا جي نهیں چاهتا اور جو شخص کِسو کي حاجت روا نہ کر سکے تو اُس کي چاکري کرني حماقت هي۔ کیوں کِہ خُسروِ دِل همارا جِسم کے مُلک میں آپ بادشاهت کرتا هو اُس کو کیا ضرور هي کِہ غیر کا فرمانبردار هو اگر کِسي نوع کي کُچھ اِحتیاج رکھتا هو تو مُضایقہ نهیں۔ اي یار! نوکري میں کُچھ اِختیار اپنا باقي نهیں رهتا۔ چُنانچہ جاڑا گرمي برسات بھوکھ پیاس زمین پر سونا جنگل جنگل پِهرنا یِہ سب اپنے پر اُٹهانا ضرور پڑتا هي اگر ایسي مِحنت خُدا کي بندگي میں کوئي کرے تو فِرِشتے سے بهي فوقیت لیجاوے اور دوسرے کي تابِعداري میں جیسا مرنے سے بدتر هي کیوں کِہ جب کوئي کِسي کا نوکر هو اور وہ کهے کِہ تو فلانے مکان کو جا۔ گو کِہ هر ایک منزِل اُس کي دُشوار پُرخطر هو اور وهاں جاتے هِي مارا جاوے توبهي خواہ‌مخواہ جانا هِي پڑے *

دوتک نے کہا اي بهائي! جب لگ کِہ کوئي کِسي کي خِدمت نهیں کرتا تب لگ بڑے مرتبے کو نهیں پهُنچتا اور هاتهي گهوڑے دولت دُنیا نهیں پاتا۔ صاحِبِ جاہ و حشم نهیں هوتا هم نے ایک مُدّت تک اُس کا نمک کهایا هي۔ ضرور هي کِہ هم اُس کے پاس جاویں اور اُس کا احوال پوچهیں۔ کرتک نے کہا کِہ میں یِہ صَلاح نهیں دیتا کِہ تو شیر کے پاس بے بُلائے جاوے اور اُس کے بِن پوچهے کُچھ بات کهے کیوں کِہ اب اُس کام

کا عُہدہ (کِہ جِس پر ہم تھے) اوروں کے هاتھ مێں هي جو کوئي هاتھ ڈالے
تو اُس کي وُہ حالت هو جێسي بندر کي هوئي *
دوتک بولا کِہ اُس کا قِصّہ کیوں کر هي؟

نقل ایک بڑھئي اور بندر کي

کرتک نے کہا۔ یوں کہتے هێں کِہ کِسي وِلایت مێں مدَن‌دھرم نام ایک جنگل هي۔ اُس مێں ایک بڑھئي لٹّھا آرے سے چیرتا تھا جب آرا اٹّکنے لگتا تو دور کي پچّر اُکھیڑ کر نزدیک لا لگاتا۔ بڑھئي کي یِہ حرکات کِسي درَخت پر بێٹھا هُوا بندر دیکھتا تھا جو اِتنے مێں اُس بڑھئي کو پیاس لگي پاني پینے کو کِسي تالاب پر گیا۔ بندر درَخت سے اُتر کے اُس لکڑي پر آبێٹھا اور جِس طرح بڑھئي کو پچّر اُکھیڑتے دیکھا تھا یِہ بھي اُکھیڑنے لگا جو نہیں پچّر اُکھیڑي وو نہیں اُس کے فوطے لٹّھے کي درز مێں پھنس کر پِس گئے اور فيالفور وُہ مرگیا کیوں کِہ "بندر کا کام نجّاري نہیں"۔ مثَل مشہور هي کِہ "جِس کا کام اُسي کو چھاجے اور کرے تو ٹھینگا باجے" جو غێر کے کام مێں دخیل هوگا تو اێسا هي بُرا دِن اُس کے آگے آویگا پھر کہا کہ اي یار! اِن دنوں مێں شێر کے پاس بہُت سے مُصاحِب هێں۔ تێرے جانے سے وے کب خُوش هونگے بلکہ تێري فِکر مێں رهێنگے *

دوتک نے کہا بھائي! شێر همارا قدیم خاوِند تھا اور هم اُس کے خِدمتگاروں مێں تھے پس هم کو اور تُم کو لازِم هي کِہ اُس کے پاس اێسے وقت مێں

جاوِیں اوٗر جوٗ کُچھ ھم سے ھوٗ سکے اُس میٗں قُصور نہ کریٗں ۔ تب کرتک بوٗلا اي یار! جوٗ کوٗئي اپنا کام چھوٗڑ کر دوسرے کے کام میٗں دخیل ھوٗ توٗ ویٗسا ھِي اِنعام وُہ پاوے جیٗسا شام بھگت گدھے نے اپنے خاوِند سے پایا ۔ دوتک بوٗلا وُہ کیوں کر ھي ؟

کرتک نے کہا *

نقل شام بھگت گدھے اوٗر کنجو دھوٗبي کي

یوں سُنا ھي کِہ گنگا کے کنارے بنارس نامے کوٗئي شہر ھي ۔ وھاں ایٗک نوٗجَوان دھوٗبي کنجو نام بڑا دوٗلتمند رھتا تھا ۔ ایٗک شب وُہ اپني جوٗرو کے ساتھ غافِل سوٗتا تھا کِہ اُس کے گھر میٗں چوٗر آئے ۔ شام بھگت گدھا آنگن میٗں بندھا تھا اوٗر اُس کي نعل میٗں کنسِت نام کُتّا بیٗٹھا ھُوا تھا ۔ گدھے نے کہا اي کُتّے! گھر میٗں خاوِند کے چوٗر آئے ھیٗں تُو ذرا بھوٗنک جوٗ گھر کا مالِک جاگے ۔ کُتّا بوٗلا اي گدھے! میٗرے کام میٗں دخل مت کر ۔ تو کیا جانے ۔ اِس دھوٗبي کے گھر میٗں میٗري قدر کُچھ نہیں جب لگ کِہ اِس کا نُقصان نہ ھوٗگا تب لگ میٗري قدر نہ جانیٗگا ۔ گدھے نے کہا اي کُتّے! جوٗ کوٗئي اپنے صاحِب کے بندگي میٗں قُصور کرے توٗ وُہ مطعونِ خلائِق ھوٗتا ھي ۔ کُتّا بوٗلا اوٗ گدھے! اگر تُو میٗرے عُہدے میٗں ھاتھ ڈالیٗگا توٗ تُجھ پر "میٗرا صبر پڑیٗگا" *

اِس نے اُس کي بات نہ مانی اوٗر جلدي سے اپنے ھاتھ پاؤں کے چھاند

باندھ توڑ تاڑ جہاں دھوبي اپني جورو کے ساتھ سوتا تھا - وھاں جاکر رینکنے لگا - وہ جو کچّي نیند سے چونکا تو مارے غصّے کے ایک سونٹا لیکر اُسے خوب سا پیٹ ڈالا - جو کُتّے کي بات نہ مانی تو اُس کے صبر میں گرفتار ہُوا - دوتک بولا اي کرتک! سچ ھي جو کوئي دوسرے کے کام میں دخل کرے تو اُس کي یہي سزا ھي لیکن تو جانتا ھي کہ جب ھم شیر کے پیچھے پیچھے پھرتے تھے - جو کُچھ اُس کا جھوٹھا پاتے تھے کھاتے تھے اور بڑوں کے پاس رہنے سے کئي کام نکلتے ھیں - پہلے دوستوں کا بھلا ہوتا ھي پھر دُشمنوں کا بُرا اور جو اُس کے ساتھ رہتے ھیں اُن کي پرورِش بخوبي تمام ھوتي ھي *

کرتک نے کہا کہ اي دوتک! برسوں سے یہہ شیر ھم سے آزُردہ ھي اور اُس نے اپنے درِ دولت سے نکال دیا ھي - مُجھے تُجھے کُچھ اُس سے اب علاقہ نہیں اگر بے بُلائے اُس کے تو جاویگا اور بے پوچھے کُچھ کہیگا تو وہ کب تیري سُنیگا - مثل مشھور ھي - "اُترا شحنہ مردک نام" - اُس نے کہا کہ تُو نہیں جانتا - خاوند کبھي خفا ھوتے ھیں اور کبھي مِہربانی کرتے ھیں - اِس بات کو اپنے جي میں لاکر اِس کو تنہا مت چھوڑ *

سُنو بھائي! نیکي حاصِل کرني بے رنج و محنت مُمکِن نہیں جیسا کہ ایک بھاري پتھر نیچے سے اونچے پر لیجانا اور بدي ایسي ھي کہ اُسي پتھر کو نیچے گرا دینا اگرچہ شیر ھم سے آزُردہ ھي لیکن اب وہ حادِثے میں گرفتار ھي اگر اِس وقت ھم نہ جاویں تو اُس کو کوئي بُرا نہ کہیگا بلکہ ھم

کوٗ لوٗگ حرام خوٗر کہینگے - تھوڑے کے واسطے بدنامي اُٹھانا خوب نہیں اگر تو کہے توٗ شیر کے پاس جاؤں *

کرتک بوٗلا - مئیں نے تیري بات ماني لیکِن بادشاہ کے حُضور مئیں جاکر پہلے کیا کہینگا ؟ دوتک نے کہا یِہہ تُمھیں معلوم هي کِہ وُہ کِسي سے ڈرا هي اِس لیئے غمگین هوٗ کر بئیٹھا هي جوٗ احوَال هوٗ سوٗ اُس سے پوچھ لیجیئے اوٗر خلِش اُس کے دِل سے مِٹا دیجیئے - کرتک نے کہا - یِہہ اُس پر کیونکر کھُلے کِہ تو اُس پر مُطّلع هوا هي اوٗر تونے کیوں کر جانا کِہ اُس کے جي مئیں دہشت پئیٹھي هي ؟ دوتک نے جوَاب دیا کِہ ڈرا هوا قرینے سے پہچانا جاتا هي اوٗر وُہ عاقِل نہیں هي جوٗ پُوچھ کر معلوم کرے تب کرتک نے کہا - بھلا آدمي اُسے کہتے هئیں جوٗ نیکي کرے لیکِن منّہہ پر نہ لاوے اوٗر خاوِند کوٗ خوش رکھّے اگرچہ وُہ کِتنا هي مُنّہہ لگاوے پر اپني حدّ سے قدَم آگے نہ بڑھاوے اوٗر اپنے تئیں نِت نیَا نوٗکر جانتا رہے اوٗر اُس کے حُکم کوٗ مانتا رہے *

پِھر دوتک نے کہا کِہ مُجھے مُناسِب نہیں جوٗ مئیں گیدڑوں مئیں بئیٹھ رهوں بلکہ یِہہ چاهتا هوں کِہ اپني خِدمت کي قوّت سے شیر کوٗ اپنا کروں - کہتے هئیں خاوِند کي مرضي کے تابِع رہنا اوٗر اپني قدر کے مُوافِق بات کرنا هر ایک سے نہیں هوٗ سکتا اوٗر سب هُنروں سے مئیں واقِف هُوں - کرتک نے کہا بھائي ! خِدمت کرني بہُت مُشکِل هي - جئیسي چاهیئے وئیسي کِسو سے ادا نہیں هوٗ سکتي *

دوتک بولا کِہ نوکر پہلے اِتنا دریافت کرے کِہ جب خاوِند کے سامھنے جاوے۔ وہ اُسے دیکھ کر خوش ہو کے کُچھ بات کرے اور بیٹھنے کي پروانگي دے تب معلوم کرے کِہ مُجھ پر مِہربان ہُوا اگر اُس کے دیکھنے سے وہ تیوري چڑھا کر مُنّہہ پھِراوے تو برعکس سمجھے اور یقین جانے کِہ اُس کے دِل میں میري طرف سے کُچھ کُدورت ھي۔اُس وقت خاوِند سے کُچھ نہ بولے اور ٹلجاوے *

کرتک نے کہا اگر بادشاہ تُجھ کو کِتنا ھي سرفراز کرے۔ چاھیئے کِہ بے پوچھے اور بے محَلّ دم نہ مارے۔ دوتک نے کہا تو اپنے دِل میں کُچھ فِکر مت کر کِہ میں اپنے نقدِ سُخن کو بے جا خرچ نہ کرونگا مگر دو جگہہ۔ ایک تو جِس وقت دُشمن ایسي گھات میں ہو کِہ آج کل میں دغا سے کام کو ابتر کرے اور دوسرے ایسے کام میں کہ جِس سے نُقصان خاوند کا ہوتا ہو اور تو اِسے دیکھنا کِہ میں بغیر خیرخواھي کے ایک بات بھي بادشاہ سے ھرگِز نہ کہونگا۔ خُدا چاھے تو تھوڑے دِنوں میں میں اپنے ذِھن کي رسائي سے وزیر کہلاؤنگا۔ اب مُجھ پر مِہرباني کِیجیئے اور خوشي سے رُخصت کیجیئے۔ پھر ایسا قابو نہ پاؤنگا ھاتھ ملکر رھجاؤنگا *

کرتک بولا کِہ مُجھے یہہ معلوم ہُوا کِہ تو جائے بغیر نہ رھیگا۔لے اب میں نے تُجھے بہ خُوشي رُخصت کِیا اور خُداے کریم کو سونپا تب دوتک یہاں سے رُخصت ہوکر بادشاہ کے پاس گیا اور آداب بجالایا۔ شاہ نے اُس پر بہت سي مِہرباني و شفقت کرکے بیٹھنے کا حُکم کِیا اور کہا اي دوتک!

هم نے بہُت دِن پیچھے تُجھ کوٗ دیکھا - اِتنے دِنوٗں تو همارے پاس کیوں نہ آیا ؟ بوٗلا - اپني کم نصیبي سے - لیکِن اب میرے طالِعوٗں نے جوٗ پِھر یاوري کي توٗ میں حُضور میں حاضِر هُوا اوٗر جہاں پناہ کي خِدمت میں مُشرّف حضرت نے فرمایا - خَیر آیندہ ایسا نہ هوٗ تب وُہ مُؤدّب هوٗ کر کہنے لگا کِہ غُلام کا کیا مقدور کِہ خُداوند کي خِدمت سے ایک دم غَیر حاضِر رهے *

شیر نے کہا اي دوتک ! تو توٗ همارا قدیم رفیق هے سچ کہہ - اِتنے دِنوٗں نہ آنے کا تیرے کیا سبب ! اُس نے عرض کي

میں هوں کِس لائِق جوٗ تیري دوٗستي کا دم بھروں
هاں مگر اَدنا تِرے کوچے کے میں کُتّوں میں هوں

غُلام اِس واسطے حاضِر نہ هُوا کِہ مُجھ بغَیر جہاں‌پناہ کا کام کِسي نوٗع سے بند نہیں - شیر نے کہا اي نادان ! مرد کوٗ چاهیئے کِہ اپنے قدیم خاوِند کي نمک حلالي میں قُصور نہ کرے اوٗر کبھي کبھي اُس کي یہاں حاضِر هُوا کرے اوٗر جِس کوٗ خُدا نے هاتھ پاوٗں اوٗر دانائي بینائي اوٗر هوٗش گوٗش دِیا هے وُہ کیوں کر کِسي کے کام نہ آوے - سُنتا هے اِتنے دِنوٗں جوٗ تو هم سے جُدا رها توٗ اِس میں سراسر تیرا هي نُقصان هُوا - اب جوٗ تو همارے حُضورِ اعلیٰ میں حاضِر هُوا هے تھوڑے دِنوٗں میں اِتني دوٗلت تیرے هاتھ لگیگي کِہ مُستغني هوٗ جائیگا *

بادشاہ کوٗ جوٗ اُس نے اپنے اوپر مہربان دیکھا توٗ عرض کي خداوند ! اگرچہ بگلا درخت کے اوپر رهتا هے اور قدر نیچے لیکن وُہ اوپر کے بیٹھنے

سے افضل نہیں ہو سکتا - جہاں پناہ نے جو اوروں کو وِزارت کا عُہدہ سپُرد کِیا هي کیا وے سمجھ سے فہم و فِراست مٰیں زیادہ هٰیں - بادشاہ کو چاهیٔے کِہ بینا اور نیک نظر ہو همیشہ هُنرمندوں کي جُست و جو مٰیں رهے کِیونکِہ عقلمند بہُت کم یاب هٰیں اور نادانوں کي بہُت کمي مٰیں - خُداوند! اگرچہ حُضور مٰیں هِرن پاڑهے چِکارے بہُت سے جمع هٰیں لیکِن بےوُقوفوں سے بھلائي کي کیا تَوقُّع - یہ اِسي کام کے هٰیں کِہ سِر پر سِینگ لِیٔے پھریں اور ایسے کام جو دُشمن نہ کرے سو کریں ۔

دُشمنِ جاں هووے اگر هوشیار

اُس سے هي بہتر جو هو نادان یار

جہاں پناہ! یہہ جو اور اُمَرا حُضور مٰیں حاضِر هٰیں مُجھے بہ نظرِ حِقارت دیکھینگے اور جنابِ عالي کي خِدمت مٰیں عرض کرینگے کِہ اِس بیوُقوف کم اصل گیدڑ کو سردار نہ کِیا چاهیٔے اور جو کوئي اُنہ اُمَراؤں مٰیں سے لائِق هو اُس پر مِہرباني کرکے سرفراز کِیجیٔے جو هر وقت خِدمت مٰیں حاضِر رهے *

یہہ کہہ کر کہنے لگا پیرمُرشِد! خاوِندوں کو یہہ لازِم نہیں هي جو هر ایک کو مُنہہ لگاویں اور هر کُدام کي بات سُنیں بلکہ یوں چاهیٔے جو جِس لائِق هو اُس کي اُتني هِي قدر کریں اور همیشہ احوال پُرساں رهٰیں - اگر خاوند عقلمند اور قابِل رفیق کو ذلیل کرکے احمق کو عزیز رکّھے اور کِسي مُشکِل کام کرنے کے واسطے اُس کو حُکم کرے تو ایسا هي جیٔسے کوئي

سِر کي پگڑي پاؤں پر لپیٹے اوٗر پاؤں کي جوتي سِر چڑھاوے ۔ لوٗگ جوتي اوٗر پگڑي پر نہیں ہنستے بلکہ اُسي پر ٹھٹّھے مارتے ہیں اوٗر کہتے ہیں کِہ یِہہ شخص دیوانہ ہُوا ہي *

پس بادشاہ کوٗ چاہیئے کِہ عاقِل اوٗر ہُنَرمندوں کوٗ دوٗست اوٗر مُعزّز رکّھے تا کِہ اچّھے لوٗگ اُس کے یہاں جمع ہوٗں اوٗر جوٗ بادشاہ اپنے یہاں سے اہلِ عِلم وُہنَر کوٗ خارِج کرے توٗ یقین ہي کِہ بادشاہت اُس کي قائِم نہ رہے ۔ کیوں کِہ داناؤں کوٗ نِکال دینے سے اُس کے مُلک میں فِتنہ و فساد برپا ہوٗتا ہي اوٗر رعیّت و پرجا خود بہ خود بھاگ جاتے ہیں ۔ مُلک اُجاڑ ہوٗ جاتا ہي ۔ سلطنت اُس کے قبضے میں نہیں رہتي ہي ۔ یِہہ یاد رکّھوٗ کِہ مُلک کي آبادي عدل و اِنصاف سے ہي ۔ اگر اِنصاف نہ ہوٗ توٗ مُلک ویران ہوٗ جاوے ۔ اوٗر جب تک وزِیر دانِش‌مند اوٗر بادشاہ نیک نِیّت نہ ہوٗ تب لگ مُلک میں خلَل ہِي پیدا ہوٗتا ہي *

اي خُداوند! اگر اچّھي بات دانائي سے لڑکا کہے توٗ اُس کوٗ بھي پلّے باندھیئے اوٗر بوڑھا جوٗ بُري بات نادانی سے کہے ہرگِز اُس پر کان نہ دھریئے جِس میں عقل اوٗر عِلم اوٗر تحمّل ہوٗ ۔ کیا چھوٗٹا کیا بڑا کیا بوڑھا کیا بالا ۔ وُہي سب سے بِہتر ہي ۔ پِنگل نے کہا اي دوتک! اگرچِہ توٗ کتني مہینے دُشمنوں کے ڈر سے میرے پاس نہ آیا کُچھ مُضایقہ نہیں تو بڑا نمک حلال ہي ۔ اِس لیئے میں نے تُجھے اپنا وزِیر کِیا ۔ دوتک نے عرض کي آپ کے اِقبال سے ڈر توٗ کِسو سے نہ تھا ۔ مگر پیادہ پائي کے سبب سے حاضِر نہ ہوٗ سکا *

شیر بولا کیا گھوڑا چاھتا ھي؟ اُس نے اِلتماس کِیا کِہ خُداوند! اِسي اندیشے سے آپ نے مُجھ کو حُضور سے دور کِیا تھا۔ اُس نے مُسکرا کر کہا یِہہ چالاکي تو نے کِس سے سیکھي۔ پِھر بولا اب تیرے اِفلاس کے دِن گئے اور فراغت کے آئے۔ سچ ھي کِہ تُجھ سا عقلمند میرے نوکروں میں کوئي نہیں۔ اب میں تُجھ پر مِہربان ھوں جو تیرا مطلب ھو سو بِلا وسواس حُضور میں ظاھِر کر۔ وُہ بولا کِہ غُلام کي عرض یِہہ ھي جو آپ اُس روز ندّي پر پاني پینے گئے تھے۔ بے پیئے پِھر آئے۔ اُس کا کیا سبب؟ اُس نے کہا تو بڑا دانا اور نِہایت عقلمند ھي اِس میں ایک بات تنہائي کے کہنے کي ھي کِیونکہ اگر اُسے ھمارے مُصاحِب سُنیں تو بھاگ جاویں۔ یِہہ کہہ کر اُسے خلوَت میں لے جاکر کہنے لگا کِہ اِس جنگل میں ایک ایسا جانوَر آکر رھا ھي۔ جِس کي مُہیب آواز نے میرے دِل کو اِس قدَر بے چین کِیا ھي کِہ میں کُچھ کہہ نہیں سکتا ھوں۔ اِسي اندیشے سے میں اپنا گھر چھوڑا چاھتا ھوں بلکہ تو نے بھي اُس کي آواز سُني ھوگي۔ اُس نے کہا خُداوند! مُجھے تو یِہہ معلوم ھُوا تھا کِہ شاید کہیں آسمان ٹوٹا یا بادل گرجا *

پِھر شیر بولا کِہ تو اِس میں کیا صلاح دیتا ھي؟ اُس نے جوَاب دیا کِہ یِہہ صلاحِ وقت نہیں کِہ یکایک اپنا گھر چھوڑ دیجئے یا لڑ بیٹھیئے اگرچہ وُہ تُمھارا دُشمن ھي۔ پر اب ذرا دیکھو تو تُمھارے اُن نوکروں سے کیسي خِدمت ھوتي ھي۔ نوکر اور جورو اور رفیق اُس کو کہتے ھیں جو وقت پڑنے پر کام آویں اور وے اُسي سے پہچانے جاتے ھیں۔ وُہ بولا جو تو کہتا

هي دُرُست - اب کُچھ اَیسي تدبیر کِیا چاهیئے کِہ اُس کي آواز سے میْرے دِل میْں جوْ دھڑکا پہُنچا هي سوْ نِکَل جاوے - اُس نے کہا جہاں پناہ! جب تک کِہ میْري جان میْں جان هي - مُطلق کِسي نوْع کا خطرا اپنے دِل میْں نہ لائیے اوْر اگر حُکم هوْ توْ کرتک جوْ میْرا بھائي هي اُس کوْ بھي حُضور میْں حاضِر کروں کِہ آنا اُس کا بِہتر هي کیوں کِہ وُہ بڑا عاقِل و زوْر آوَر هي - اَیسے وقت میْں وَیسے نوْکر کا بُلانا مُناسِب هي - شیْر نے کہا بہُت اچّھا - اُسي وقت اکثر جانوَر اُس کے اِشارے سے کرتک کے بُلانے کوْ دوْڑے اوْر بادشاہ کي خِدمت میْں اُس کوْ لا حاضِر کِیا *

بادشاہ نے اُس وقت دوتک کوْ خِلعت وِزارت کا دیْکر بہُت سي مِہربانی اوْر شفقت اُن دوْنوْں کے حال پر فرمائي تب کرتک نے دوتک سے کہا اي بھائي! - یِہہ اِنعام اوْر خلعت جب حلال هوْ کِہ هم بھي نمک حلالي کریْں - پھِر دوْنوْں بادشاہ کے حُضور میْں آداب بجالائے - بادشاہ نے فرمایا کِہ اب کیا کہتے هوْ؟ اُنھوْں نے عرض کي اگر جي کي امان پاویْں اوْر حُکم هوْ توْ هم دوْنوْں جُست و جو سے اُس کا احوَال دریافت کریْں کِہ وُہ اَیسا کوْن هي کِہ جِس نے خُداوند کي سلطنت میْں دخل کِیا - یِہہ بات سُنکر شاہ نے اُن کوْ رُخصت دِي *

جب وے کھوْج کوْ نِکلے توْ راہ میْں کرتک نے کہا بھائي! جِس سے شیْر ڈرا هي اوْر توبھي اُس کي هیْبت کا مُقِر هي اُس سے جوَاب و سُوال اوْر برابري کیوْنکر کریگا؟ جوْ چیز کِہ مُمکِن نہ هوْ - اُس کا قبول کرنا خِیالِ

فاسِد هي - دوتک نے کہا اي نادان! بادشاہ کے روبرو جو دانا هئيں تو وے دور اندیشي سے رائي کو پربت کر دِکھلاتے هئيں اور اپني ڈاڑھي کي حُرمت رکھتے هئيں کرتک نے کہا کِہ جو شاهوں کي نِگاہِ لُطف سے بِہال هوتے هئيں سو اُس کي چشمِ غضب سے خرابي بهي دیکھتے هئيں چاهیئے یوں کِہ جِتنا کوئي کر سکے اُتنا هِي قبول کرے - دوتک بولا کِہ وُہ ایسا ایک جانور هي کِہ گیدڑ کو بِھي نہیں مار سکتا - تب وُہ کہنے لگا کِہ بھلا کِتنے روز بادشاہ اِسي فِکر مئيں تها - تُو نے پہلے هِي کیوں نہ کہا دوتک بولا کِہ بهائي! اگر اِس کو دهشت نہ هوتي اور مئيں پہلے هِي کہہ دیتا تو مُجھے وزِیر کیوں کرتا اور تُجھے کیوں بُلاتا - حق تعالىٰ نے یِہہ حیوان اِس جنگل مئيں همارے نصیبوں سے بهیجا هي اور بعضے بُزُرگوں کي یِہہ خُو هي کِہ بِپت کے وقت خواهاں هوتے هئيں اور نہیں تو بات بهي نہیں پوچھتے - اپنے هِي حال مئيں خوش رهتے هئيں - چُنانچہ آدمي کو جب مچّھر کاٹتے هئيں تب وُہ دهواں کرتا هي تا کِہ وے اُس کي کڑواهٹ سے جاتے رهئيں - اِس بات کو یقین جانو کِہ بے غَرض کوئي کِسي کو نہیں پوچھتا *

آخِر وے دونوں بهائي سنجوگ کي طَرَف گئے - کرتک ایک درَخت کے نیچے بیٹھا اور سِر اُٹھا کر مُوچھوں کو تاو دینے لگا اور دوتک سنجوگ کے پاس جاکر کہنے لگا کِہ اي بیل! تُجھ مئيں کیا تاب وطاقت اور تیري کیا بِساط اور مجال - اگر اپني خیریت چاهتا هي تو میرے ساتھ کرتک کے پاس چل کِہ وُہ بادشاہ کا خاص مُلازِم هي اور نہیں تو تُجھے مار ڈالیگے

اِس ڈر سے وہ اِس کے ساتھ ہو لیا اور کرتک کے نزدیک جاکر سلام کِیا ـ وہ تیوري چڑھا کر کہنے لگا ـ اي نادان! تو کون ھي جو اِتني دِلیري کي؟ کِہ بِدوں حُکم بادشاہ کے (کِہ جِس کا میں وزیر ھوں) اِس جنگل میں آیا ـ ابھي حُکم کروں تو تیري کھال کھینچي جاوے ـ سنجوگ ڈرا اور تھر تھرا کر کہنے لگا کِہ مُجھ سے بڑي خطا ھوئي ـ جو تُم سے ھو سکے تو میري تقصیر مُعاف کرواؤ ـ کرتک نے کن اَنکھیوں سے دوتک کي طَرف اِشارہ کِیا کِہ اِس کو میرے پاؤں پر ڈال دے ـ دوتک نے سنجوگ کا کان پکڑ کرتک کے پاؤں پر ڈالا ـ اُس نے کہا کہ اگر اپني بھلائي چاھتا ھي تو میرے ساتھ بادشاہ کے حُضور چل *

بیل نے کہا اگر مُجھ کو حُضور میں لے چلتا ھي تو میري جان بخشي کروانا ـ تب کرتک نے نِہایت مِہرباني سے اُس کے پیٹھ ٹھونک کر کہا کِہ تو اپنے دِل میں کُچھ خطرا نہ کر کِیونکہ کیسي ھِي سخت ھَوا چلے پر کِسي گھاس کو نہیں گِراتي ـ مگر بڑے درَختوں کو ـ اِس واسطے کِہ گھاس نے جو اپنے تئیں پائمال خلائق کا کِیا ھي اِسي عاجِزي و اِنکساري کي برکت سے صحیح و سلامت رھتي ھي اور درَخت اپنے تئیں بڑا جانتے ھیں اِسي سبب جڑ سے اُکھڑ پڑتے ھیں ـ سُن اي بیل! پادشاھوں کا بھي وھِي خَوَاص ھي ـ تو بھي جو اِس غریبي سے میرے ساتھ بادشاہ کے روبرو جاویگا تو نِہایت سرفراز ھوگا *

جب پادشاہ کي ڈیوڑھي کے نزدیک پہُنچے تب اُس کو دروازے پر کھڑا کرکے وے دونوں بھائي بادشاہ کے حُضور گئے اور آدابِ بادشاھي بجا

لائے - شاہ نے پوچھا کِہ جِس کام کے واسطے تُم گئے تھے کُچھ اُسے دریافت کِیا کِہ نہیں؟ دوتک نے عرض کِي کِہ خُداوند! جیٗسا آپ نے فرمایا تھا اُس سے زیادہ دیٗکھنے میٗں آیا - لیٗکِن اُس کوٗ ہم ایٗک تقریب اوٗر فریٗب کي ڈوٗري سے باندھ لائے ھیٗں اوٗر وُہ قدَم بوٗسي کي آرزو میٗں دروازے پر کھڑا ھي - شیٗر نِہایت خُوش ھوٗکر پھول بیٗٹھا اوٗر کہا لے آوٗ - دوٗنوٗں گیدڑ گئے اوٗر ناتھ پکڑ کر اُسے حُضور میٗں لے آئے اوٗر مُجرا کرَوایا - بادشاہ نے اُس کوٗ مِہربانی کا خِلعت دِیا اوٗر اُس کے رھنے کے واسطے ایٗک جگہ مُقرّر کرَوا دي - وُہ اُس میٗں رھنے لگا اوٗر دوتک و کرتک کوٗ روپي اشرفیوٗں کے توڑے کے توڑے بخشے اوٗر خِدمت خزانچی گري کي کرتک کوٗ دي اوٗر دوٗنوٗں کوٗ پاس بِٹھلا کر پُوچھا کِہ کہوٗ اِس کوٗ کِیونکر لائے؟ دوتک نے عرض کي خُداوند! میٗں نے اِس کي ناک میٗں عقل کي نشتر سے سوراخ کِیا اوٗر نرم باتوٗں کي رسّي سے ناتھ کر حُضور میٗں پہُنچایا اوٗر میٗں ھمیٗشہ جہاں پناہ کا کام جان و دِل سے اِس واسطے کرتا ھوں کِہ خُداوند روٗز بروٗز میٗرے حال پر مِہربانی زیادہ فرماویٗں اوٗر اگر کوٗئي دُشمن میٗري طرَف سے پیر مُرشد کے دِل میٗں بدي ڈالے توٗ اغلب کِہ غُلام کے طرَف سے خاطِر مُبارک میٗں گرد کُدورت کي نہ بیٗٹھے اوٗر شفقت میٗں تفاوُت نہ آوے - جیٗسا کِہ راجکُنوَر اوٗر بنیئے کي دوٗستي میٗں ایٗک بُڑھیا عوٗرت نے ادنا حرکت سے جُدائي ڈلوائي *

شیٗر نے پوچھا - اُس کا قِصّہ کِیونکر تھا؟

نقل کِرپا کُنوَر اوٗر دھنپت چوٗپڑباز کي

دوتک نے کہا مئیں نے یوں سُنا هي کِ دھولاگِر ایٗک پہاڑ هي - اُس کے نیچے ایٗک ندّي بہتي هي - پاني اُس کا صاف سُفئید کافور سے زِیادہ خوشبو هي - اُس کے کِنارے پر ایٗک بوندي نام شہر بستا هي اُس شہر مئیں ایٗک راجا تھا کِ اُس کے باورچي‌خانے مئیں هرروٗز سوٗ من نمَک خرچ هوٗتا تھا - اِس سے اوٗر جِنس کا انداز کِیا چاهیئے کِ کِتني کُچھ خرچ هوٗتي هوٗگي - اُس کے ایٗک لڑکا تھا - نام اُس کا کِرپاکُنوَر - نِہایت شفقت سے اُس کوٗ کبھي اپنے پاس سے جُدا نہ کرتا جوٗ حرکت اُس سے هوٗتي اِس کے نزدیٗک خوش‌آیند تھي اوٗر اُس کا دِل کِسي بات سے آزُردہ نہ کرتا *

ایٗک دِن اُس لڑکے نے اپنے خِدمتگاروٗں سے پُوچھا کِ کوٗئي اچّھا چوٗپڑباز اِس شہر مئیں هي؟ اُنھوٗں نے عرض کي کہ دھنپت نام ایٗک بنئے کا بیٗٹا خوب کھیٗلتا هي اگر حُکم هوٗ توٗ اُس کوٗ لاویں - کہا جلد لاؤٗ تب لوٗگوٗں نے بقّال کي ڈیٗوڑھي پر جا کر دستک دي - وُہ گھر مئیں سے نِکلا اوٗر کُنوَر کے لوٗگوٗں کوٗ اپنے دروازے پر دیٗکھ کر ڈرا اوٗر پوچھا کِ تُم یہاں کِیوٗں آئے هوٗ؟ اُنھوٗں نے کہا کِ تُم هرگِز اپنے دِل مئیں چِنتا نہ کروٗ - راج‌کُنوَر نے تُم کوٗ چوٗسر کھیٗلنے کوٗ بُلایا هي - دھنپت جڑاؤٗ چوٗسر سوٗنے روپے کي نردوٗں سمیٗت اوٗر کُچھ جوَاهِر بیٗش قِیمت اپنے ساتھ لیٗکر اُس کے پاس حاضِر هُوا اوٗر اُس کي خوبصورتي دیٗکھ کر بہُت خوش هُوا اوٗر سلام کر کے اُس جوَاهِر

میں سے کُچھ اُس کو نذر گُذرانا - اُس نے اُس کي نذر قبول کر کے چوسر بچھوا کھیلنا شُروع کِیا - بڑي دیر تک کھیلا کیئے پر برابر سرابر ھِي رھے *

جب وُہ رُخصت ھو کر جانے لگا تب کُنوَر نے ایک اشرفي اُس کو بطَرِیقِ اِنعام دیکر کھا کِہ تو ھر روز ھمارے یہاں آیا کر - وُہ ھمیشہ آتا اور چوسر کھیلا کرتا اور ایک اشرفي ھر روز اِسي صورت سے لیجاتا اِسي طرح بہُت سے دِن گُذرے - اُن دونوں میں یہاں تک اِخلاص ھُوا کِہ کُنوَر بھي اُس کے گھر جانے لگا - چُنانچہ وے دونوں آٹھ پہَر ایک ساتھ ھِي رھنے لگے اور وُہ ایسا کھیل میں غرق ھُوا کِہ کھانے پینے کي سُرت بُھلا دي - بلکہ خبَرگیري مُلک و لشکر کي اور دیکھنا بھالنا ھاتھي گھوڑے مال خزانے کا ایک قلَم دِل سے اُٹھا دِیا جب یِہ اطوار اپنے لڑکے کے راجا نے دیکھے تب اُس نے غمگین ھوکر دیوان سے یِہ بات کھي کِہ یِہ لڑکا مُلک کو برباد دیگا - کوئي ایسا شخص اِس شہر میں ھي کِہ اِس میں اور اُس لڑکے میں جُدائي ڈال دے ؟ دیوان نے تدبیر تو بہُت سي کي کِہ اُن دونوں کي دوستي میں خلل پڑے پر کُچھ پیش رفت نہ گئي *

بعد دو تین برَس کے ایک عورت مکّارہ نے راجا کو آکر سلام کِیا اور کھا کِہ اگر مہاراج کھیں تو میں اُن دونوں میں بات کہتے دُشمني ڈال دوں - یِہ سُنکر وُہ بہُت خُوش ھُوا اور کھنے لگا ! یِہ کام مُشکِل ھي سچ کھو کِہ کِتنے عرصے میں کِتني مِحنت اور کِس قدَر روپیے خرچ کرنے سے ھو سکے گا ! بولي مہاراج ! جو کوئي دوستي اور نیکي کِیا چاھے تو وُہ نہایت مِحنت و

مشقت سے حاصِل هوٗتي هي لیٗکِن دوٗستوٗں میٗں دُشمني اوٗر بدي ڈالني بہُت سہج هي - پِھر اُس نے کہا کہ توٗ یِہ کام تو کيٗ دِن میٗں کریٗگي ؟ وُہ بوٗلي کِہ ایٗک پَل میٗں - یِہ بات سُنکر دِل میٗں مُتعجِّب هُوا اوٗر ایٗک بیڑا دیٗکر بِدا کِیا - یِہ یہاں سے وهاں گئي جہاں وے دوٗنوں بیٹھے تھے اوٗر سامھنے اُن کے کھڑي هوٗ کر بنیئے کے بیٹے کي طرف آنکھ سے اِشارہ کِیا اوٗر هاتھ سے بُلایا - وُہ کُنوَر کا مُنّہ دیٗکھنے لگا - اُس نے کہا جاوٗ دیٗکھوٗ توٗ کیا کہتي هي وُہ اُس کے پاس آیا کُٹني نے اُس کے کان کے پاس اپنا مُنّہ لگا جھوٗٹھ موٗٹھ کُھسر پُھسر کر رستا پکڑا - وُہ بیچارہ کُنوَر کے نزدیک پِھر آبیٹھا - اُس نے پُوچھا کہوٗ بُڑھیا تُمھارے کان میٗں کیا کہہ گئي ؟ بقّال بچّے نے قسم کھا کے کہا کُچھ نہیں *

اِسي ردّ بدَل میٗں دوٗ چار گھڑي کا عرصہ گُذرا - کُنوَر نے کہا کیا بُرا وقت هي جوٗ کوٗئي کِسي کے حق میٗں بھلائي کرے توٗ گوٗیا اپنے واسطے بُرائي - وُہ عوٗرت میٗرے روبرو تُجھ سے کُچھ کہہ گئي اوٗر تو مُکَرتا هي - یِہ کہہ کر اُس نے تیوٗري چڑھائي اوٗر اُس سے علٰحدہ هوٗکر اپنے لوٗگوٗں سے کہا کِہ اُس بُڑھیا کوٗ پکڑ لاوٗ جوٗ کُچھ کہہ گئي هي اُسي سے معلوم هوٗگا - اِتنے میٗں وُہ کُٹني پِھر اُسي کے پاس آ بیٹھي نوٗکر چاکر جوٗ اُس کے دوٗڑے توٗ اُس مکّارہ کوٗ اُس کے پاس سے پکڑ لیٗگئے کُنوَر نے پوچھا بُڑھیا ! سچ کہہ تو کوٗن هي ؟ اُس نے کہا میٗں اُسي کے باپ کي قدیم نوٗکر هوں - اُس نے مُجھے بھیجا تھا کِہ تو دھنپت کوٗ جا کے آهستے سے پوچھ کِہ کُنوَر کوٗ تو نے کِھلا یا کِہ نہیں ؟ اُس نے

کُٹني سے پوچھا وُہ کیا چیز ھي؟ وُہ بوٗلي کِہ مئیں نہیں جانتي وُہ شیریني یا کُچھ اوٗر کھانے کي چیز ھوٗگي *

پھِر سُنکر اُسے توٗ رُخصت کِیا آپ من مئیں سوٗچنے لگا کِہ اگر اُس کے باپ نے کُچھ اچّھي چیز مئیرے کِھلانے کے واسطے کھي ھوٗتي توٗ دھنپت مُجھ سے ھرگِز نہ چِھپاتا اوٗر اِتني قسمئیں نہ کھاتا ـ اب اِس قرینے سے مُجھے خوب معلوم ھُوا کِہ سِواے زھر کے اوٗر کوٗئي چیز کِھلانے کوٗ نہ کھي ھوٗگي ـ یِہ گُمان اپنے دِل مئیں لاکر غُصّے ھوٗ اپنے نفروٗں سے کہا کِہ بقّال بچّے کوٗ مئیدان مئیں لیجا کر جلد گردن ماروٗ تا کِہ ایسے بُرے کا پِھر کبھي مئیں مُنْہ نہ دیکھوٗں تب اُنھوٗں نے اُس غریب کوٗ وھاں لیجا کر ناحق ذبح کِیا *

Good fortune

جہاں‌پناہ! ایسي ایسي باتوٗں سے مُجھے کمال خطرہ ھي کِہ مبادا کوٗئي مئیرا بدخواہ کُچھ جھوٹھ موٹھ تُہمت لگاوے توٗ مئیرا بھِي حال اُسي کا سا ھوٗوے ـ پیر مُرشِد! دانا وُہ شخص ھي کِہ دُشمن کے کہنے سے اپنے دوٗست کي بُرائي نہ چاھے اوٗر بدخواہ کوٗ پہچانے اوٗر اُس کے کہنے پر ھرگِز عَمل نہ کرے ـ شئیر نے ھنْسکر کہا *

خُدا نے لِکھا جِس کا جوٗ سِنّ و سال
ڈسے سانپ اُس مئیں نہ کھاوے بَبر
نہ پاني کا خطرہ نہ آتَش کا خوٗف
پھِرے گوٗنجتا بن مئیں جوٗں شئیر نر

roaming

اي دوتک! تو اپنے دِل مئیں ھرگِز کِسي چیز کا اندیشہ نہ کر ـ اپنے کام

سے هر وقت هوشیار خبردار رہ - غرض جب دوتک اور کرتک نے بادشاہ کے یہاں سے خلعتِ سرفرازي اور جان کي امان پائي رخصت هوکر خوشي سے بغلیں بجاتے هوئے اپنے گھر کو آئے - اِسي طرح ایک مدت تک دونوں بھائي وزارت اور خزانچي گري کرتے رهے اور بادشاہ کي مہرباني اُنھ پر روز بروز زیادہ هوتي رهي - سنجوگ رفتہ رفتہ اپنے درجے سے یہاں تک گرا کہ خدمتگاروں میں رهنے لگا - نہ بادشاہ اُس کو بلاوے نہ یہہ حضور میں مجرے کو جانے پاوے - اِس لیئے نہایت مغموم رها کرے *

ایک دِن پنڈکرن بادشاہ کے بھائي نے چاها کہ میں شکار کو جاؤں - اِتفاقاً اُس روز سنجوگ کہیں نزدیک کھڑا تھا - یہہ بات سنتے هي رو برو بادشاہ کے عرض کي کہ اِتنا شکار کل آیا تھا کیا وہ سب خرچ هوچکا؟ بادشاہ نے فرمایا کہ اُس کو دوتک اور کرتک جانے - اُس نے پھر اِلتماس کیا کہ حضرت! اُس کو دریافت کیجئے کہ اُس میں سے کچھ باقي هے کہ نہیں - تب بادشاہ مسکرا کر کہنے لگا کہ کل پر کیا موقوف هے هم هر روز شکار لاتے هیں جو همارے دِن رات کے ناشتے اور کھانے سے بچتا هے - دوتک کرتک لیجاتے هیں - کچھ آپ کھاتے هیں کچھ فقیروں کو کھلاتے هیں *

وہ بولا کہ خداوند! یہہ بات خیرخواهي اور عقل سے بعید هے کہ بدون حکم آپ کے لیجاویں اور بادشاهي خزانے میں کچھ پس‌انداز نہ کریں - پیرمرشد! نوکر ایسا چاهیئے کہ خاصیت کوٹھي کي رکھے - وہ ایک طرف هي کچي مٹي سے بناتے هیں اکثر اناج رکھنے کے لیئے اُس میں ایک هي

بار بہُت سا غلّہ اوپر سے بھر کے بند کردیتے هئیں اوٗر تھوڑا تھوڑا موٗکھے کي راه سے مُوَافِق اِحتیاج کے نِکال نِکال خرچ کرتے هئیں اوٗر نوٗکر ائیسا نہ چاهیئے کِہ جوٗ کوٗئي اُسے اپنے گھر کا مُختار کرے یا کُچھ اسباب بہ طور امانت کے سوٗنپے ۔ وُہ اُسے غفلت سے برباد دیوے یا کھوٗکھندا نئیتھے یا سب کا سب کھا جاوے *

خُداوند ! خزانے کوٗ بادشاه اپني جان کے برابر سمجھتے هئیں کیونکہ اگر خزانہ رهے توٗ لشکر بھي جمع هوٗ سکتا هي جوٗ پئیسا نہ هوٗ توٗ فوٗج نہ رهے اوٗر فوٗج نہ هوٗ توٗ مُلک هاتھ سے نِکَل جاوے اوٗر یِہ سخت عئیب هي کِہ بادشاه خزانے کي خبَر نہ لے ۔ کِس واسطے کِہ چار چیزیں خزانے کے حق میں زبون هئیں ۔ ائیک توٗ تھوڑي آمد بہُت خرچ ۔ دوسرے غافِل رهنا ۔ تیسرے آپ سے جُدا رکھنا ۔ چوٗتھے لُوٹ کا مال خزانے میں داخِل کرنا *

یِہ بات سُکر بِڈکَرن نے بادشاه سے کہا کِہ دوتکٹ اوٗر کرتکٹ کوٗ آپنے اپنے گھر کا بِالفِعل یہاں تک مُختار کِیا هي کِہ تمام خزانہ اوٗر لشکر اُن کے قابو میں هي جوٗ اِسي طرح سے اُن کے هاتھ میں رکھوٗ گے توٗ یقین هي ائیک دِن وے سر اُٹھاوئینگے اوٗر مُخالِف بنئینگے *

اُس سے بہتر یہي هي کِہ خزانہ اُن کے هاتھ سے نِکال لیجیئے اوٗر سنجوٗگ کے حوَالے کیجیئے ۔ صِرف کام وِزارت کا اُبھ دوٗنوٗں کے ذِمّے رهے جئیسا کہا هي کِہ تین شخص کوٗ خزانے کا مُختار نہ کیجیئے ۔ ائیک توٗ اپنے کوٗ ۔ دوسرے سپاهي کوٗ ۔ تیسرے جوٗ وقت پر اپنے کام آیا هوٗ ۔ کیوٗں کِہ اگر اپنے کوٗ

سونپینگے تو اپنایت جان کر کھا جاویگا اور کہیگا کِہ میرا کیا کرینگے اور مجھ سے کیا لینگے اگر اُس کو ستاویں تو تمام خِلقت اپنے ہِي تیئں بُرا کہیگي اور لوگ ہنسینگے کِہ واہ اپنوں سے خُوب سُلوک کِیا۔ اگر سِپاھي کے حوالے ہو تو وہ اپني تروار کے زور سے سب چٹ کر جاوے۔ ایک کاني کوڑي بھي گھس لگانے کو نہ دے اگر مانگو تو لڑنے کو موجود ہو۔ تیسرے وہ جو وقت پر کام آیا ہو جو اُسے دِیجیئے تو وہ بھي ہضم کر بیٹھے اِس بات پر کِہ جِس کا مال ھي وہ میرا اِحسانمند ھي اگر اُس سے لِیا چاھیں تو ہر ایک سے کہے کِہ میں نے اِس سے فلاني جگہ یِہ سُلوک کِیا اور وہ مجھ سے یِہ بے مروّتي کرتا ھي *

اي بادشاہ! سِواے اِنھ تین شخصوں کے خزانچي گري یا اور کام (کِہ جِس سے آقا کو فائدہ ہو) کِسي کو سپُرد کرے اور اُس کو بھي خوب سا دریافت کرے اور دیکھے کِہ بادشاھي خزانے میں سے خرچ کرتا ھي یا نہیں اگر اپنے خرچ میں لاتا ھي تو اُس کو بھي کام نہ دیجیئے اگر کام دِیا ھي تو اُسے معزول کِیجیئے تا کِہ اوروں کو عِبرت ہو *

بادشاہ نے کہا کِہ بھائي! جو تُم کہتے ہو سو سچ ھي۔ میں بھي جانتا ہوں دوتک و کرتک نے کُچھ ھاتھ پاؤں پھیلائے ھیں اور کبھي کبھي عُدول حُکمي کرتے ھیں۔ پِنڈکرن بولا کِہ بُزرگوں نے کہا ھي کِہ وزیر عقلمند اور مُدبّر چاھیئے کِہ اسباب و اجناس ہر طرح کي مہیّا رکھے تو وہ وِزارت کے قابِل ھي۔ یِہ بات میں آپ کي خیرخواھي سے مصلحتاً کہتا ہوں اور دانا کو

ایٖک اِشارہ بس ھي - چُناچہ مئیں نے آگے بھي عرض کي تھي خزانہ سنجوٗگ کے حوَالے کِیا چاھیئے - کِس واسطے کِہ وے گیدڑ گوٗشت کے کھانے والے ھئیں اوٗر یِہہ بئیل گھاس چرنےوالا ھي *

بادشاہ نے یِہہ بات قبول کي اوٗر اُسے خِلعت بخشيگري کا دِیا اوٗر خزانہ بھي حوَالے کِیا - جب دوتکٹ اوٗر کرتکٹ نے اُس مجلِس کا رنگ اوٗر بادشاہ کي اِعتِراضي کي گُفتگو دوٗچار دِن کے پیچھے کِسي طرح معلوم کي تب آپَس مئیں کھنے لگے کِہ دیٖکھوٗ - ھم نے اُس بئیل کوٗ بادشاہ سے مِلا دِیا اوٗر وُہ ھمارے ھِي اُکھاڑنے کے درپے ھُوا اگر اُسے ھم بادشاہ کے پاس یوں نہ لٗیجاتے توٗ اُس کي نظروٗں سے کیوٗں گِرتے اوٗر یِہہ آفت ھم پر کیوں آتي - ھمارا کِیا ھمارے ھِي آگے آیا اوٗر اِس بات کوٗ اب کِسي سے کہہ بھي نہیں سکتے - کیا کیجیئے جي ھِي مئیں مسوٗس مسوٗس کر رھیئے *

مثل مشھور ھي - چوٗر کي ماں کوٗٹھي مئیں سِر ڈال کر روٗئے - یِہہ روداد گندھرب کنیٖت اوٗر نندو ناٖئي اوٗر ساد گنٗوار کے قِصّے کي ھي کِہ اپنے کِیئے سے ذلیل و خوار ھوئے - وئیسا ھِي ھم بھي نادِم و پریٖشان ھوٗنگے - کرتکٹ نے کہا کِہ وُہ قِصّہ کیوٗں کر ھي ؟

نقل گندھرب کنیٖت اوٗر نندو ناٖئي اوٗر سادگنٗوار کي

دوتکٹ بوٗلا یوں سُنا ھي کِہ کنچن‌پور نام ایٖک شھر ھي - اُس مئیں راجہ بیر بِکرماجیت رھتا تھا - اُس کے نائِب نے اپنے لوٗگوٗں کوٗ ایٖک روٗز حُکم

کِیا کِہ نندو حجّام کو مقتل میں لیجاؤ۔ گندھرب سادگنوار اور حجّام کے قِصّے سے واقِف تھا۔ اِس واسطے اُن کے پیچھے تماشا دیکھنے کو ہو لیا *

جب وے لوگ قتل‌گاہ میں پہنچکے اُس حجّام کي گردن مارنے لگے تب گندھرب نے اُس کا ہاتھ پکڑ اپنے پیچھے کر لیا اور کہنے لگا کِہ یِہ حجّام واجِب‌القتل نہیں هي۔ کِیوں کِہ احوال اُس کا اور قِصّہ سادگنوار کا دونوں ایک سا هیں اور میں اُس سے خوب واقِف ہوں نائِب کے آدمیوں نے پوچھا کِہ وُہ کِیوں کر اور تو کون هي اور کیاجانتا هي؟ گندھرب نے کہا کِہ میں بنارس کے راجا کا بیٹا ہوں جو سنگلدیپ کا حاکِم تھا *

ایک دِن میں اپنے باغ کے بارہ‌دري میں بیٹھا تھا کِہ اِتنے میں ایک سوداگر بچّہ کِشتي سے اُتر کر میرے پاس آیا میں نے اُس سے پوچھا کِہ "کُچھ حقیقت دریا کے سفر کي بیان کر"۔ اُس نے کہا کِہ میں نے جہاز پر ایک عجَب تماشا دیکھا هي اگر میں تُجھ سے کہوں۔ "خُدا جانے تو باوَر کرے۔ یا نہ کرے"۔ میں نے کہا کِہ "تو کہہ۔ میں یقین کرونگا" سوداگر بچّہ کہنے لگا کِہ دریا میں پاني کے اوپر ایک صندل کا درَخت هي اور اُس درَخت کے نیچے ایک جڑاؤ پلنگ بِچھا تھا اور اُس پر ایک عورت خوب صورت بیٹھي تھي کِہ یک بیک میرے کان میں آواز آئي کِہ اُس کا نام رتن‌منجري هي۔ اُسکو دیکھ کر جو ہنسي تو موتي سے دانتوں کي جھلک سے تمام دریا روشن ہو گیا اس سے زیادہ اُس کي تعریف کیا کیجیئے۔ جِس دِن

سے کِہ میری آنکھ اُس سے لگی ہے۔ اُس دِن سے ایک پل آنکھ نہیں لگتی
اور وُہی صورت میری آنکھوں میں آٹھ پہر پڑی پھرتی ہے اور دِل میں
ایسی گڑی ہے کِہ میرے ہوش و حواس بِالکُل جاتے رہے ہیں اگرچہ فقیر
ہو گیا ہوں پر اُس کی یاد میں خوش رہتا ہوں اور کبھی اُس کو نہیں
بھولتا بلکہ جِس طرح دیکھا ہے وُہی نظر آتی ہے۔ جب میں نے سوداگر
بچّے کی زبانی یِہ احوال اور تعریف اُس کے دانتوں کی سُنی تب ایک
حالت سکتے کی سی ہوگئی۔ پھر بعد ایک پہر کے مُجھ کو ہوش ہُوا۔
اُسی گھڑی اُس کے دیکھنے کے اِشتِیاق میں جہاز پر سوار ہُوا۔ جِس جگہ
سوداگر بچے نے اُس کا پتا دِیا تھا میں اُدھر ہِی گیا *

بعد چند روز کے وہاں جا پہنچا اور جِتنی خوبیاں میں نے اُس کی
سُنی تھیں اُس سے زیادہ دیکھیں اور یِہ چاہا کِہ اُس کو میں اپنے گلے سے
لگالوں - وونہیں رتن منجری چار پائی سمیت پانی میں جاتی رہی میں
بھی اُس کے پیچھے کود پڑا۔ کیا دیکھتا ہوں کِہ ایک شہر نہایت آباد
ہے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کِہ اِس کا نام کیا ہے؟ اُنھوں نے کہا کِہ اِس
کو کنگ پور کہتے ہیں *

یِہ سُنکر میں کُچھ آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سونے کا محل
جڑاؤ جگمگا رہا ہے اور اُس کے اوپر رتن منجری بناؤ کیئے ہوئے بیٹھی ہے۔
میں اُس کو دیکھتے ہِی خُدا کی درگاہ میں سجدہ کرکے خوش ہُوا اور
دِل میں کہا کِہ اللّٰہ نے مُجھ کو جیتے جی بہشت میں داخل کیا اور اپنی

نے جو مجھے دیکھا تو لونڈیوں کو بھیج کر بلوا لیا اور بہت سي تعظیم و تکریم سے اپنے پاس بٹھلا کر پوچھا کہ ای شخص! تو کون ھي اور کہاں سے آیا؟ اس بات کو سنکر میں نے کہا کہ میں سنگلدیپ کے راجا کا بیٹا ھوں اور مجھے گندھرب کہتے ھیں لیکن اب تیرا غلام ھوں *

رتن منجري نے کہا کہ نہیں بلکہ میں تیري لونڈي ھوں اور تو میرا میاں ھي بہ شرطیکہ تو ایک بات سے باز رھے اور اس کے سوا جو تیرا جي چاھے سو کرے۔ میں نے کہا کہ کیا کہتي ھو کہو تمھارا کہنا بہ سر و چشم قبول کیا۔ جس چیز کو منع کروگي سو نہ کرونگا۔ رتن منجري نے کہا کہ یہ تصویر جو اس محل میں کھینچي ھوئي ھي کبھي تو اسے ھاتھ نہ لگانا۔ میں نے کہا کہ ھاتھ لگانے کا تو کیا ذکر ھي بلکہ میں اس کے پاس بھي نہ جاؤنگا۔ یہ سنکر رتن منجري مجھ کو دل و جان سے پیار کرنے لگي *

چند روز اس کے باعث سے میرے عیش و عشرت میں گذرے ایک دن میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ ذرا اس تصویر کو دیکھئے کہ وہ کیسي ھي *

غرض اس کے پاس گیا تو ایک صورت عجیب و غریب دکھلائي دي۔ بیقرار ھو کر اس کي چھاتي پر ھاتھ ڈالا۔ جوں ھیں میرا ھاتھ اس کي چھاتي تک پہنچا ووںھیں اس نے ایک لات ایسي ماري کہ میں کوہ قاف میں جا پڑا تو کیا دیکھتا ھوں؟ کہ نہ وہ بستي ھي نہ وہ مکان نہ رتن منجري۔ غرض اس خرابي سے میں پھرتے پھرتے تمھارے شہر میں آ نکلا ھوں جب

آفتاب غُروب ھُوا تب مئیں ایٔک اھِیر کے گھر مئیں اُترا اوْر کُچھ کھا پی کر سوْ رھا پھر سَوَا پھر رات گئي ھوْگي جوْ میْري آنکھ کُھلي توْ کیا دیْکھتا ھوں کِہ ایٔک غیر شخص اھِیرني سے مشغول ھي کِہ اِتنے مئیں اھِیر شراب کے نشے مئیں سرشار آ پہُنچا - اُس نے پاؤں کي آھَٹ سے معلوم کِیا کِہ اھِیر آیا وہ نہیں دبے پاؤں بھاگا اھِیر تاڑ گیا کِہ کوْئي اھِیرنِي کے پاس تھا - جاتے ھِي اُس کے جھوْنٹے پکڑ کر خوب ھِي لتیایا اوْر سایٔبان کے کھنبھے سے کَس کے باندھا اوْر آپ سوْ رھا - گھڑي ایٔک کے بعد کئیست چرنا ناین کُٹني آکر اھِیرني سے کھنے لگي کِہ تیْرا یار مادھوْ حلوَائي کي دُکان کے پِچھوَاڑے کھڑا روْتا ھي اوْر کہتا ھي کِہ اگر وُہ آج میْرے پاس نہ آوْیگي توْ اپنے پیٔٹ مئیں چُھري مارونگا - گوَالِن بوْلي توْ دیْکھتي نہیں مئیں کِس حالت مئیں گرِفتار ھوں - بھلا اُس کے پاس کِیوْں کر جاؤں آج میْرے خاوِند نے مُجھے مار کر اِس سُتوُن سے باندھا ھي جوْ کُھلي ھوْتي توْ سِر کے زوْر جاتي *

ناین نے کہا مئیں تُجھے کھوْل دوں - وُہ بوْلي جوْ اِس عرصے مئیں میْرا شوْھر جاگے اوْر کھنبھا خالي دیْکھے توْ خُدا جانے اِس سے زیادہ مُجھے کیا اذیّت دے - اُس نے کہا خیر جوْ آج تو اُس کے پاس نہ جاوْیگي توْ کل اُسے جِیتا نہ پاوْیگي - اھِیرنِي بوْلي جوْ تیْري رضامندي اِسي مئیں ھي توْ مئیں نے قبول کِیا لئیکِن تو میْرے بدَل بندھي رہ اوْر جب لگ کِہ مئیں وھاں سے نہ پِھر آوْں تب لگ ھرگِز نہ بوْلنا - ناین نے اُسے کھوْل دِیا - اِس کي جگہہ اپنے تئیں بندھوَا لِیا - وُہ اپنے یار کنے گئي جب دوْچار گھڑي رات باقي رھي تب

اهِير چونکا تو اُٹھ کر اُس کو کھنبھے سے کھول ساتھ سُلا کر کہا کِ مئیں نے تيري تقصير مُعاف کِي اور تو بهي قسم کھا کِ پھر ايسا بُرا کام نہ کرونگي۔ کئي بار اُس نے يہي بات کہي پر يِہہ سُنکر دم کھا رهي دِل مئیں سمجھي کِ اگر بولونگي تو يِہہ پہچان جائيگا۔ مئیں شہر مئیں بدنام ہوجاؤنگي۔ اِسي ڈر سے اپني آواز اُسے نہ سُنائي۔ گوالے نے جب ديکھا کِ يِہہ سوگند نہيں کھاتي تب جانا کِ اِس کے دِل مئیں حرَم‌زدگي بهري ہوئي هي۔ يِہہ اُس کام سے باز نہ رهيگي۔ خفا ہوکر پھر اُسے کھنبھے سے کس کے باندھا اور ناک اُس کي کاٹ لي۔ آپ چارپائي پر سو رها *

گهڑي دو ايک مئیں اهيرني اپنے يار کے پاس سے آئي اور آهِستہ آهِستہ نائِن سے پوچھنے لگي۔ کہو بي‌بي! مئیرے پيچھے تُم پر کُچھ حادِثہ تو نہيں پہُنچا؟ وُہ بولي کيا پوچھتي هي۔ تيري خاطِر مئیري ناک کٹ گئي۔ اُسي وقت اُسے تو کھول دِيا اور اپنے تئيں بندھوا لِيا۔ يِہہ تو نکٹي ہوکر دِل مئیں پچھتاتي ملولے کھاتي اپنے گھر چلي گئي۔ اُس کے پِيچھے اهير کي آنکھ کُھلي اور پَوبھي پھٹنے لگي تب يِہہ کہنے لگا کِ اي نابکار! تونے اپني بدکاري سے توبہ نہ کي اور ناک کٹوائي۔ وُہ بولي اگرچہ تونے مُجھ بےتقصير پر زور و ظُلم کِيا لئيکن تو ديکھ جو مئیں بھلے آدمي کي جني اور نيک‌بخت هوں تو رام جي کي دَيا سے نکٹي نہ رهونگي۔ مئیري ناک جئیسي کي تئیسي هو جائيگي *

اُس کي بات سُنتي هي وُہ اُٹھا۔ ناک جوں کي توں ديکھ کر حئیرت مئیں

رھا - جي میں کہنے لگا کِہ یِہہ عورت نیک زنوں سے ھي جو اِس کي ناک کٹي ھوئي پھر دُرست ھو گئي - یِہہ سمجھ کر پٹکا گلے میں ڈال اُس کے پاؤں پر گِر مِنّتیں کرنے لگا اور اپني تقصیر مُعاف کروانے اور بولا کِہ میں نے ناحق تُجھے دُکھ دِیا - یِہہ میري خطا مُعاف کر پِھر کبھي تیري اذیّت کا رَوادار نہ ھونگا *

یِہہ کہہ کر گندھرپ نے کہا اي یار - میں اُس اھیري کے مکر سے تو حیران تھا ھِي پھر دِل میں یِہہ خِیال کِیا کِہ اِس نائِن کا اب تماشا دیکھیئے کِہ وُہ اپنے خاوِند سے کیا بہانہ کریگي - غَرَض میں مُنْہہ اندھیرے اُس کے گھر کي دیوار کے کونے لگ کر کھڑا ھو رھا کیا دیکھتا ھوں کِہ وُہ حجّام باھر سے اپنے گھر میں آیا - آنگن میں کھڑا ھوکے اپني عورت سے آئینہ مانگنے لگا - اُس نے پٹ کي اوٹ سے نِہرَني ھاتھ بڑھا کر اُس کو پکڑا دِي - اُس نے کہا میں آئینہ مانگتا ھوں - یِہہ کے اُسے لائے - پِھر اُسترہ لادِیا - اُس نے وُہ اُس کے ھاتھ سے لے لِیا اور خفا ھوکر کہا کِہ کُچھ تو دیواني ھوئي ھي یا تونے مُعجون کھائي ھي - میں آئینہ مانگتا ھوں تو کُچھ کا کُچھ لے آتي ھي یِہہ کہکے پُکار پُکار کر کہنے لگا کِہ میں ابھي اِس اُسترے سے تیري ناک کاٹ ڈالتا ھوں یِہہ بات اُس کے سب محلّے والوں نے سُني - اُس نے وُہ اُسترہ باھر سے گھر میں پھینک دِیا وونہیں وُہ رو رو کر کہنے لگي کِہ ھي! ھي! اِس اُسترے سے میري ناک کٹ گئي اِس آواز پر تمام محلّے کے رھنے والے دوڑے اور آکر جو دیکھنے لگے تو سچ مُچ اِس کي ناک کٹي دِکھلائي دِي اور وُہ حجّام بھي

اِس حالت کوْ دیْکھ کر ششدر رها - عُذرخواهي کرکے کهنے لگا کِہ بي‌بي! یِہ مُجھ سے بڑي تقصیر هوئي هي اِسے مُعاف کر *

اِس بات کوْ سُنکر نائِب کے نوْکروں نے کہا کِہ اي گدهرب! تیْرا اۋر اُس نائِي کا قِصّہ هم نے سُنا - اب سادگنوار کي کهاني کا بیان کر *

نقل سادکنوار اۋر پِنڈکي کسبي کي

اُس نے کہا کِہ سادگنوار بڑهئي بچّہ تها اۋر کڑوڑ روپیے کا مال لیْکر اپنے گهر سے تجارت کرنے کوْ نکلا اۋر چوْدہ برس تک سوْداگري هِي کرتا رها اۋر کئي کڑوڑ روپیے جمع کر اپنے گهر کوْ چلا - اِتّفاقاً راہ مئیں ایْک شهر مِلا کِہ اُسے کام رُو کہتے هئیں - یِہ وهاں گیا اۋر سُنا کِہ ایْک عوْرت پنڈکي نام اِس شهر مئیں ایْسي حسین رهتي هي کِہ جِس کي خوبصورتي کي تعریف بیان سے باهر اۋر کمر اُس کي ایْسي پتلي کِہ ویْسي کِسي عوْرت کي نهوْگي - ایْک رات کي چوْکي کے هزار روپیے لیْتي هي - یِہ سُنکر نهایت بےقرار هوْ دِل مئیں کهنے لگا کِہ اگر اِس عوْرت کوْ مئیں نہ دیْکهونگا توْ قِیامت تک افسوْس رهیْگا - هزار روپیے اپنے ساتھ لے اُس کے یهاں گیا - تمام رات عئیش و عشرت مئیں مشغول رها - یِہ ارادہ کِیا کِہ کئي شب اِس کے پاس اۋر بهي رهیْئے - جب رات نے اپنا دامن سمیْٹا اۋر سورج نے صُبح کے گریْبان سے مُنْہ نِکالا تب سادگنوار اپنے گهر آیا *

اِسي طرح سے کئي رات آیا جایا کِیا - اُس رنڈي کے گهر مئیں کاٹھ کا

ایک جڑاؤ پُتلا طِلِسم کا سادھوا - نام اُس کا عجیب - پیشاني پر اُس کي ایک لعلِ بے بہا جڑا ھُوا تھا کِہ جِس کي روشني کے باعِث چِراغ کي حاجت نہ تھي - اُس کو دیکھ کر سادگنوار کا دِل للچایا اور اپني خاطِر میں یہہ بات لایا کِہ اِس عورت نے میرے بہُت سے روپے لِئے ھیں - اُن کے عِوَض یہہ جوَاھِرِ بیش قیمت لِیجیئے اور یہاں سے چُپکے چل دِیجیئے *

اُس رنڈي نے جو اُس کے بشرے سے دریافت کِیا کِہ یہہ اُس جوَاھِر کو مُفت اُڑایا چاھتا ھي - یہہ سمجھ کر اُس کے پاس سے سرک گئي اور ایک پردے کي آڑ میں جا بیٹھي - اِس نے جو اپني فُرصت پائي تو چار پائي سے اُٹھ کر ھاتھ دوڑایا کِہ اُس گوھرِ شب چراغ کو اُکھیڑ لے - جونہیں اِس کا ھاتھ اُس تک پہُنچا ویہیں اُس پُتلے نے اُس کا پنجہ پکڑ لِیا - اُس نے بہُتیرا چاھا کِہ کِسي تدبیر سے اپنا پنجہ چُھڑا کر بھاگے لیکن اُس نے اور بھي ایسا گھکر پکڑا کِہ یہہ بے قابو ھو گیا - نِدان جب چُھڑا نہ سکا تو گھبرا کر چِلّانے لگا تب اُس کي لونڈیوں نے یہہ ماجرا دیکھ کر اپني بي بي سے (جو پردے کو لگي اِسي واسطے بیٹھي تھي) جا کہا - لو نہ بي بي! تُمھاري مُراد بر آئي *

یہہ خوشخبري سُنتے ھِي وُہ وھاں سے دوڑي آئي - آکر دیکھا کِہ دام میں سونے کي چِڑیا پھنسي ھي ھنس کر کہنے لگي کِہ اي سادگنوار! میں جانتي تھي کِہ تو کِسی بڑے آدمي کا لڑکا ھي اور یہہ نہ سمجھتي تھي کِہ تو ایسا

اُچکّا دغاباز هي دیْکه ابهي کوْتوَال کوْ خبَر کرتي هوں - وُه تُجهے لیجا کر کل سُولي دیْگا - ایْسے چوْر کي یہي سزا هي - یِه سُنکر بہُت ڈرا اوْر اپني کوْته اندیْشي پر هزار لعنت و ملامت کي - پِهر مِنّت و اِلتِجا سے کہنے لگا کِہ اي پِنڈکي! کِسي طرح تو مُجهے کوْتوال کي سُولي سے بچالے *

وُه بوْلي کِہ ایْک صورت سے تیْري جاں بخشي هوْ سکتي هي اگَر تو تمام مال و اسباب اپنا مُجه کوْ منگادے اوْر پِهر کبهي اُس کا دُعوَی مُجه سے نہ کرے اوْر نہیں توْ اپني جان سے هاته دهوْ - اُس نے دیْکها کِہ سِواے اِس کے میْرا چُهٹکارا نہیں تب اُس نے اپنے لوْگوْں کوْ بُلوا کر کہا کِہ میْرا سب مال و متاع اِس کے حوَالے کروْ - نہیں توْ میْں اِس کے هاته سے مارا جاتا هوں - اُنهوْں نے تمام نقد و جنس جوْ کُچه تها اُس عوْرت کوْ لادِیا تب اِس نے اُس کا هاته چُهڑا دِیا توْ وُه غریب راتوْں رات بهاگ کر کِسي طرَف چلا گیَا اوْر میْں رفتہ رفتہ تُمهارے مُلک میْں آ نِکلا - یِه سب احوَال راجا کے نوْکروْں نے سُنکر حجّام کوْ چهوْڑ دِیا - یِه قِصّہ دوتک نے کرتک سے کهکر کہا کِہ جیْسے گندهرب اوْر سادگنْوار اوْر حجّام نے عوْرتوْں کے هاته سے ذِلّت کهیْنچي - ویْسے هِي هم نے بهي اُس بیْل سے *

اب کُچه ایْسي تدبیر کِیا چاهیئے کِہ جِس ڈهب سے شیْر اوْر بیْل میْں دوستي کروائي تهي ویْسي اُن دوْنوْں میْں دُشمني ڈلواوْں - کرتک نے کہا یِہ امر نِہایت مُشکِل هي کیا تُو نے نہیں سُنا؟ کِہ سیتا باوُجود کِہ رام کي جوْرو تهي اُس سے کُچه نہ هوْ سکا - دوتک نے پوچها کیْونکر؟

نقل سیتارام اوراُس کي بہِن کي

اُس نے کہا اگرچہ وُہ قِصّہ طول طویل هي لیکِن مُختصر کرکے کہتا هوں۔ سیتارام اور اُس کا بهائي لچھمن اُنھ تینوں نے بارہ برس تک ایک جنگل میں گُذران کي جب لنکا میں راوَن نے یِہ بات سُني تو اُس جنگل سے سیتا کو اُڑا لیگیا رام پِهر بڑي مِحنتوں سے اُس کو وهاں سے لایا *

جِتني اُس کي عِزّت آگے تهِي اُتني هِي رهي۔ کُچھ اُس کي آبرو میں بٹّا نہ آیا اور اپنے دِل کو اُس کي محبّت سے هرگز نہ پهیرا۔اُس کي بہنیں (جو سیتا کو دیکھ نہیں سکتي تهِیں) آپس میں صلاح کي۔ کُچھ ایسي فِکر کِیا چاهیئے کِہ اُس کي محبّت بهائي کے دِل میں نہ رهے *

ایک اُنھ میں سے اُٹھ کردوسري سے کہنے لگي کِہ دیکھ ابهي میں تُجھے اُس کا تماشا دِکھلاتي هُوں۔ یِہ کہکر بهائي کے گھر گئي۔ وُہ اُس وقت چوپڑ کهیلتا تها۔ یِہ جاتے هِي بهاوج سے ٹھٹّها کرنے لگي اور هنستے هنستے اُس سے پوچها کِہ تُجھے کُچھ یاد هي راوَن کي شکل کیسي تهي؟ سیتا بِچاري اُس کے مکر چکر سے واقِف نہ تهِي سِدهاوٹ سے بولي۔راوَن کے دس سِر بیس آنکهیں اور سو اُنگلیاں تهِیں۔ پِهر وُہ کہنے لگي کِہ اُس کي تصویر ذرا تو کهینچ تو میں دیکھوں وُہ کیسا تها *

اُس بد ذات کے کہنے سے یِہ نیک بخت نے خوف و خطرے سُفیدوقتي

سے زمین میں اُس کي صورت کا نقشہ کھینچنے لگي اِس میں وُہ مکّارہ بولي کِہ جب تک تو کھینچے میں اپنے لڑکے کو دودھ پلا آوں - یہاں سے دوڑي ہوئي جہاں رام چوپڑ کھیلتا تھا چلي گئي - جاتے ہِي کہا - ذرا اپني جورو کا تماشا چل کر دیکھو - یِہ کہکر بھائي کا ہاتھ پکڑ لائي جہاں سیتا وُہ نقشہ کھینچ رہي تھی - کہا دیکھو جو اِس نے اُسے نہیں دیکھا اور اُس سے نہیں مِلي تو اُس کي تصویر کھینچ کر کیوں دیکھتي ہي ؟ یِہ دیکھ سُنکر رام کو بہُت غیرت آئي - خفا ہو کر کہنے لگا کِہ سیتا ! تُجھے جان سے کیا ماروں - تو عورت ہي اور رنڈي کا مارنا مرد ہو کر خوب نہیں لیکِن بِہتر یِہ ہي کِہ میرے گھر سے نِکل جا *

کرتک نے یِہ داستان سُنا کر کہا کِہ عورت کي محبّت میں رام نے دریا پر پُل باندھ کر لنکا کو جلایا اور سونے کي کوٹ کو توڑا اور اُسے خاک سیاہ کِیا اور راوَن کو مارا لیکِن اپنے گھر سے ایسي پارسا عورت کو ایک دَم میں رنڈي کے بہکانے سے نِکال دِیا - دوتک نے کہا بھائي ! وُہ کون سي بات ہي جو مکر و حیلے سے نہیں ہو سکتي - سیتا نیک بخت تھي اپنے خاوند کي آبرو کے واسطے کُچھ نہ بولي - اگر بدکار ہوتي تو جیسا کِہ ایک مالن نے اپنے خصَم کے ساتھ یِہ سُلوک کِیا کِہ اُس کے رُو برُو ایک یار کو نِکال دِیا اور دوسرے کو نہلا دُھلا کِھلا پِلا اُس کے ساتھ کر کے تھوڑي دُور تک بستي سے باھر پہُنچوا دِیا - ویسا ہِي وُہ بھي کرتي - کرتک نے کہا کِہ وُہ نقل کیونکر ہي ؟

نقل ایک مالن اور اُس کے یاروں اور اُس کے خصَم کي

دوتک نولا - دوارکا نگري میں ایک مالي کي رنڈي بدکار کوتوال اور اُس کے بیٹے سے رهتي تهي - ایک دِن شب کو ایسا اِتّفاق هُوا کِہ اُس کے لڑکے سے بُرے کام میں مشغول تهي کِہ اِتنے میں کوتوال دروازے پر آیا اور کواڑوں کو کهٹکهٹایا تب اُس نے لڑکے کو جلدي سے کوٹهي میں چِهپایا اور اُس کو دروازے پر سے اپنے پاس بُلایا اور فيالفور هم بِستر هونے لگي *

قضاکار وونہیں اُس کا خاوِند بهي دروازے پر آن پہُنچا تب رنڈي نے کوتوال کو سِکهایا کِہ میں تو پٹ کهولنے جاتي هوں پر تُم لٹهہ کاندهے پر دهرے بڑبڑاتے غُصّہ کرتے باهر چلے جانا - میں پیچهے بات بنالونگي - اُس نے ویسا هِي کِیا تب مالي نے گهر میں آکر اُس سے پوچها کِہ آج همارے گهر میں رات کو کوتوال کِیوں آیا تها اور خفگي کِس پر کرتا چلا گیا؟ مالن بولي کِہ اُس کا بیٹا اُس سے آزُردہ هوکر میرے یہاں چِهپا هي اور وُہ اُس کو ڈهونڈهتا هُوا آیا تها - اُس نے جو اپنا بیٹا یہاں نہ پایا تو کُچهہ بکتا هُوا چلا گَیا - یِہ کہکر اُس نوجوان کو کوٹهي سے نِکالا اور نہلا دُهلا کِهلا پِلا اپنے خصَم کو اُس کے ساتهہ کر کے تهوڑي دور اُسے پہُنچوَا دِیا اور رُخصت کے وقت کہہ دِیا کِہ یِہ گهر اپنا هِي سمجهو جب تُمهارا جي چاهے تب آیا کیجو - اِس لیئے میں کہتا هوں کِہ کام پڑے پر جِس کي عقل بحال رهي وُهي عاقِل هي

پھر کرتک نے کہا بھائی! اُن دونوں میں بڑی دوستی ہے۔ تُم کیونکر چُھڑاؤگے؟ دوتک بولا کہ یار! جو کام تدبیر سے ہوتا ہے سو زور سے نہیں ہوتا جیسا کہ کوّے نے سانپ کو جان سے کھوَایا۔ سنجوگ کیا مال ہے کہ میں اُس کو اُس کے رُتبے سے گِرا نہ سکونگا۔ پھر کرتک نے پوچھا کہ وہ قِصّہ کیونکر ہے؟

نقل ایک کوّے اور سانپ کی

دوتک بولا کہ کِسی درَخت پر ایک جوڑا کوّوں کا مُدّتوں سے رہتا تھا اور اُسی درَخت کے جڑ کے کُھڈلے میں بڑا سا کالا سانپ بھی رہا کرتا۔ کوّے کی مادہ نے اپنے گھونسلے میں انڈے دِیئے اور کوّا سیئے لگا۔ بعد بیس بائیس روز کے بچّے نِکلے جب مہینے ایک کے بچّے ہُوئے تب وہ سانپ اپنی جگہ سے نِکلا اور آستے آستے اُس درَخت پر چڑھا۔ کوّا تو اُس وقت وہاں نہ تھا اُس کے بچّوں کو گھونسلے میں سے کھا لِیا۔ ہرچند اُس کی مادہ ایک دوسری ٹہنی پر بیٹھی ہُوئی بہتیرا کاں کاں کِیا کِی اور بہت واویلا کر رہی پر کوئی اُس کی داد کو نہ پہنچا اور کُچھ فائِدہ اُس کی فریاد سے نہ ہُوا جب کوّا باہر سے پھر آیا تو مادہ نے اِس سے بچّوں کی مُصیبت اور اپنے کَلپنے کا احوَال کہا۔ یہہ اُس سانپ کا ظُلم سُنکر دوتین دِن بچّوں کے سوگ میں رہا اور بہت سا رویا دھویا کِیا اور دانا پانی چھوڑا تب اُس گِرد نوَاح کے جِتنے کوّے تھے اُس حادِثے کے خبَر سُنکر سب آئے اور اُسے جو

اپنے جِگر گوشوں کے ماتم میں ماتمي لِباس پہن کر بیٹھ رہا تھا - تسلّي دِي اور اُس کا هاتھ مُنہہ دُهلا کھانا پینا کِھلا پِلا رُخصت هوکر اپنے اپنے گھر چلے گئے تب مادہ نے نرسے کہا - اب یہاں رهنا خوف نہیں صلاح یہي هي کِہ اِس جگہہ کو چھوڑ دِیجئے - کہیں دوسري جگہہ آرام کي اچّھي سي دیکھ کر جا رهیئے - کِیوں کِہ حُکما کہتے هیں - تین چیزوں سے اِنسان جلد مرتا هي - ایک تو یِہہ کِہ جِس کي عورت بیگانے مرد پر فریفتہ هو - دوسرے یِہہ کِہ رهنا اُس گھر میں جہاں سانپ رهتا هو - تیسرے یِہہ کِہ دوستي کرے احمق سے *

کوّے نے کہا اي ناقِص عقل - تو اِتني بیقرار نہ هو ٹُک صبر کر دیکھ تو میں تیرے بچّوں کا بدلا کِیونکر لیتا هوں - وُہ بولي - تُجھے میرے ساتھ اِتني جھوٹھي باتیں کرني نہ چاهئں تیري عقل کي کیا رسائي جو اُس سے کُچھ کام هو سکے اور ناداں میں هزار طرح کي قوّت هو پر اُس سے کُچھ فائِدہ نہیں هوتا کوّے نے اُس سے کہا - تو نے نہیں سُنا جو خرگوش نے اپني عقل کے زور سے شیر کو مارا - وُہ بولي یِہہ بھي تو جھوٹھ کہتا هي بھلا خرگوش شیر کو کِیونکر مار سکتا هي *

نقل ایک خرگوش اور شیر کِي

کوّے نے کہا مندکارن ایک جنگل هي وهاں اکثر اقسام طرح کے جانور رهتے تھے اِتّفاقاً دردانت نام ایک شیر کسي پہاڑ سے نِکل کر اُس جنگل

میں آرہا - ہر روز بارہ جانور وہاں سے مارتا - ایک اُن میں سے کھاتا اور
سب چھوڑ کر چلا جاتا جب دو تین مہینے اِسی طرح گُذرے تو بہُت سے
جانوَر مارے گئے جب یہہ صورت وہاں کے جانوروں نے دیکھی تو سب
جمع ہو کر آپس مَیں کہنے لگے کِہ اگر اِسی طرح یہہ شیر ہمیں مارا کریگا
تو کئی مہینے کے عرصے میں کوئی باقی نہ رہیگا - سب کو ٹھکانے لگاویگا *

آخِر سب نے مِلکر یہہ صلاح کی کِہ شیر کے پاس کِسی شخصِ دانا کو بھیجا
چاہیئے کِہ وہ جا کر یہہ بات کہے کِہ تُمھارا پیٹ ایک جانوَر کے گوشت
سے بھرتا ہے - پس اِتنے جانوَروں کا روز تُم خونِ ناحق کیوں کرتے ہو؟
ایک جانوَر ہر روز ہم تُمھارے کھانے کے لیئے پہُنچا دِیا کرینگے - یہہ بات
تُمھارے واسطے بہُت اچّھی ہے اور ہمارے بھِی *

جب آپس میں اُن کے یہہ صلاح ٹھہری کِہ ایک گیدڑ کو یہاں سے یہہ
پیغام دیکر اُس کے پاس بھیجئیے - اِس میں ایک خرگوش مجلِس سے بول
اُٹھا کِہ یارو! یہہ بات گیدڑ سے ہرگِز دُرُست نہ ہوگی - بلکہ یہہ وہاں جاکر
ہمارے برخِلاف کہیگا - کِیونکہ جب سے یہہ شیر اِس جنگل میں آیا ہے
تب سے ہمارے گھروں میں ماتم اور گیدڑوں کے شادِی ہوئی ہے - وہ
جُھنجھلا کر بولا کِہ اگر میری وِکالت تُجھ کو منظور نہیں اور فِتنہ انگیز جانتا
ہے تو تو ہی جا اور اُس مُعاملے کو بنالا تب خرگوش نے اُس مُہِم کے
واسطے کمَر ہِمّت کی باندھی اور شیر کے نزدیک جاکر آداب بجالایا - اُس
نے دیکھ کر پُوچھا تُو کہاں سے آیا؟ اُس نے ہاتھ جوڑکے عرض کی کِہ خُداوند!

اِس جنگل کے تمام رہنے والوں نے مُجھے بہ طور اَیلچی کے آپ کی خِدمت میں بھیجا ہے اور یہہ عرض کی ہے کہ خود بدولت کو بہت جانوروں کو مارنے اور اذیت دینے سے کیا حاصِل؟ ہم سرکار میں یہہ اِقرارنامہ لِکھ دیتے ہیں کہ ہمیشہ ایک جانور آپ کی خوراک کے واسطے بِلاناغہ پہنچا کریگا ـ اِس میں ہرگِز کبھی خِلاف نہ ہوگا ـ شیر نے قبول کِیا ـ خرگوش وہاں سے رُخصت ہو اپنے جنگل کو پِھر آیا جو گُفتگو اُس کے اور اِس کے درمیان ہُوئی تھی سو جانوروں کو سب سُنادی ـ ہر روز ہر ایک گلے سے جانور شیر کے یہاں پہنچا کرتا ـ جب نوبت خرگوش کی پہنچی اُس نے اندیشہ کِیا کہ اب کُچھ ایسی تدبیر کروں کہ جِسّے شیر کا لُقمہ نہ ہوں ـ یہہ خِیال دِل میں لاکر اپنے بچّوں سے رُخصت ہو روتا ہُوا شیر کی طرف چلا ـ تھوڑی دور جاکر راہ میں بیٹھا اور اپنے دِل میں یہہ فِکر کرنے لگا کہ لوگ مُجھے دانا اور عقلمند کہتے ہیں اگر میری عقل اِس وقت کُچھ کام نہ آوے تو جاے تعجّب اور محَل افسوس کا ہے وہاں سے اُٹھکر یہہ خِیال کرتا ہُوا ہولے ہولے نزدیک شیر کے گیا ـ وہ بھوکھ کی جھانجھ میں بیٹھا تھا ـ اُسے دیکھتے ہِی غُرّا نے لگا کہ تونے آج اِتنی دیر کیوں لگائی؟ میرے ناشتے کا وقت ٹل گیا اور بھوکھ نے مُجھے بیتاب کِیا ٭

خرگوش ڈرتے ڈرتے کہنے لگا کہ اگر امان پاؤں تو کُچھ عرض کروں ـ باگھ بولا جو کہنا ہو سو جلد کہہ لے خرگوش کہنے لگا کہ میں چلا آتا تھا راہ میں ایک شیر مِلا ـ اُس نے میرا پیچھا کِیا میں بھاگا اور پُکار کے کہا

کہ تو نہیں جانتا هي کہ بادشاہ یہاں کا دردانت هے مئیں أس کي خوراک هوں تو کون هي کہ مُجھے کھایا چاهتا هي؟ بادشاہ سے نہں ڈرتا اور أس کا خوف نہیں کرتا تد وہ بولا کہ دردانت کیا چیز هي اور أس کو اِتني طاقت کہاں کہ مُجھ سے لڑے اور اب اِس جنگل مئیں رہ سکے - تُجھے مئیں نے اِس واسطے چھوڑ دِیا - تو جا کر أسے خبر کرے - غریب پرور! مئیں نے آپ کو اِطّلاع کر دي - آگے مختار هئیں *

شیر اِتني بات سُنتے هِي غُصّے سے جل گیا - کہنے لگا کہ تو مُجھے أس کا ٹِھکانا بتلا دے - یہ آگے آگے شیر پِیچھے پِیچھے جاتے جاتے ایک ایسے جنگل مئیں لیگیا کہ جِس مئیں ایک بڑا کُوا تھا - أس کُوئے کے لب پر کھڑا هو کر کہنے لگا کہ آپ کا دُشمن اِسي مئیں هي - جیوں شیر نے کوئے کو جھانکا تیوں اپنا عکس پاني مئیں دیکھا - جانا کہ وہ یہي هي غضبناک هوکر بھبکنے لگا اور ویسي آواز کوئے سے بھي نِکلنے لگي - شیر خفگي سے بول کر أس کوئے مئیں کود پڑا اور پاني مئیں ڈوب کر مرگیا - پھر کوّے نے کہا اي مادہ! جِس طرح أس خرگوش نے اپني عقل کے زور سے شیر کو مار کھپایا - أسي طرح مئیں بھي اِس سانپ کو مارونگا - مادہ نے کہا اگر تُجھ کو کُچھ عقل هي تو دیري نہ کر - کوّا بولا دانِشمندوں نے یوں کہا هي کہ جلدي مئیں کوئي کام اچّھا نہں هوتا هي

جلدي نہ کر کہ کام هي موقوف وقت پر
سارا انار پکے هي وقت آنے هي اگر

اِنشاءاللّٰہ تعالیٰ آج تو میں اپنے دِل سے مصلحت کرتا ہوں۔ کل اپنا کام کرونگا۔ مادہ نے کہا اي کوّے۔ جِس کو جو کام کرنا ضرور ہوا اور اُس سے وہ ہو سکتا ہو اور وہ کہے کِہ آج نہیں کل کرونگا اُس سا دوسرا کوئي دُنیا میں نادان نہیں۔ اِس واسطے یِہہ مَثل لائے ہیں۔ "شبِ حامِلہ فردا چہ زاید"۔ کوّا یِہہ بات سُنکر چَپ ہو گیا۔ وہ بولي مُناسِب یوں هي کِہ ابھي تو یہاں سے جا اور سانپ کے مارنے کي تدبیر کر کیونکِہ وہ همارا جاني دُشمن هي *

کوّا جو اُڑا تو وہاں کے بادشاہ کے رنگ محَل پر جا بیٹھا اِتّفاقاً اُس وقت بادشاہ کي بیٹي غُسل کرتي تھي اور اپنا نولکّھاهار موتیوں کا گلے سے اُتار کر کھونٹي پر لٹکا دِیا تھا۔ کوّا اُس هار کو اپني چونچ میں لیکر کوٹھے کي مُنڈیر پر جا بیٹھا۔ لونڈیوں نے غُل مچا کر کہا کِہ شہزادي کا هار کوّا اُٹھا لیگیا اور کوٹھے پر جا بیٹھا۔ اِس بات کے سُنتے هِي بادشاہ نے لوگوں کو دوڑایا کِہ خبردار هار جانے نہ پاوے *

جب کوّے نے دیکھا کِہ ایک خِلقت میرے گِرد جمع هوئي تب وہ وهاں سے آہستے آہستے اُڑتا هُوا اپنے گھونسلے کي طرَف چلا۔ جِتنے آدمي جمع هوئے تھے سو سب اُس کے پِیچھے پِیچھے هاں هاں کرتے دوڑے۔ وہ اُس درَخت پر جا بیٹھا جِس میں وہ سانپ تھا اور وے لوگ بھي اُس کے نِیچے جا کھڑے هوئے اور آدمیوں کے شور و غُل سے سانپ درَخت پر چڑھ گیا اور کوّے کے گھونسلے میں جا چِھپا تب کوّے نے غنیمت جانکر وہ هار سانپ کے گلے میں ڈالا اور آپ دوسرے درَخت پر جا بیٹھا *

دؤ چار آدمی وُہ ھار اُتارنے کؤ اُنھ مئیں سے اُس درَخت پر چڑھ گئے۔ وھاں جاکر کیا دیکھتے ھئیں؟ کہ ھار سانپ کے گلے مئیں پڑا ھي اؤر وُہ اُن کؤ دیکھ اپنا سِر اُٹھا کرچاروں طرف پُھنکاري مارنے لگا۔ وے لؤگ اُس کے ڈر سے ھار نہ لے سکے اؤر نیچے اُتر آئے اؤر لؤگوں سے کہنے لگے کہ ھار سانپ کے گلے مئیں پڑا ھي۔ وُہ غُصّے سے پُھکاري مار رھا ھي ھمارا حِواؤ نہیں پڑتا جؤ اُس کے گلے سے اُتاریں تب اُنھوں نے بڑھئي کؤ بُلوایا اؤر وُہ پیڑ جڑ سے کٹوایا۔ سانپ کؤ مار ھار بادشاہ کے پاس لے آئے *

پِھر دوتک نے کہا بھائي! کوّے نے سانپ مارا اؤر خرگؤش نے شیر۔ یِہ بئیل کیا چیز ھي جؤ مئیں اپني عقل سے اُس کؤ نہ مار سکؤںگا۔ کرتک نے کہا اي دوتک! اگر تُجھ کؤ مارنے کي طاقت ھي تؤ جا اُس کام مئیں غفلت نہ کر۔ دوتک نے جب کرتک کي زباں پائي تؤ تنہا سنجؤگ کؤ بُلا کر جھوٹھ موٹھ کہنے لگا کہ مُجھسے بادشاہ نے کہا ھي کہ تو سنجؤگ کؤ جاکر کہہ دے کہ سرکار بادشاھي مئیں فؤج کم ھي اؤر خزانہ بہُت۔ تو لشکر رکھنے کي ائیسي فِکر کر کہ کِسي کؤ خبَر نہ ھؤ اؤر سِپاہ رکّھي جاوے۔ سنجؤگ نے اُس کي بات پر اِعتِماد کرکے دروازہ خزانے کا کھؤلا اؤر سِپاہ رکھنے لگا۔ جب دوتک نے دیکھا کہ سنجؤگ نے فؤج رکھنے کے پیچھے سارا خزانہ بادشاھي صرف کِیا تب شیر کے پاس جاکر آداب بجالایا اؤر اپنے پائے پر کھڑا ھؤکر عرض کرنے لگا کہ جہاں پناہ! اِن دِنؤں کُچھ عجائِب تماشا نظَر آتا ھي پر جناب عالي کے رُو برُو عرض نہیں کر سکتا ھُوں کیُونکہ بزُرگوں نے

کہا هي جو کوئي بِن بُلائے کِسي کے گھر جاوے یا بِن پوچھے بات کہے تو اُس کے برابر کوئي احمق نهیں ۔ لیکِن مئیں ڈرتا هُوں کِہ میرا وُہ حال نہ هو جو اُستاد سے شاگِرد کا هُوا *

شیر نے پوچھا وُہ قِصّہ کیونکر هي؟

نقل اُستاد اور شاگِرد کي

دوتک کہنے لگا کِہ مئیں نے یُوں سُنا هي کِہ لکھنؤتي ایک بستي هي ۔ وهاں کِسي مُعلِّم سے ایک لڑکا پڑھتا تھا اور میانجي اُس کا افیمي جب افیم اُتر جاتي اُسي نیند آتي اور اونگھنے لگتا ۔ اگر اُس حالت مئیں کوئي اُسے کُچھ کہتا یا شاگِرد کوئي لفظ سبَق کا پوچھتا تو خفا هوکر شاگِرد کو خوب مارتا اور کہتا کِہ اي بیوقوف! اوّل مکتب مئیں ادَب سِیکھا چاهیئے کِہ جِس کے باعِث سے بہُت کام نِکلتے هئیں *

غرَض هر روز شاگِرد کو یہِي تاکِید کِیا کرتا تھا کِہ اگر پِھر کبھي بغئیر پوچھے مُجھ سے کُچھ بات کي یا مُجھے سوتے سے جگایا تو مارتے مارتے مار ڈالونگا ۔ شاگِرد نے توبہ کي کِہ پِھر هرگِز ایسا کام نہ کرُونگا ۔ ایک دِن رات کو چراغ اپنے سامھنے رکھ کر اُسي شاگِرد کو پڑھا رها تھا ۔ اِتنے مئیں اُسے پینکَ جو آئي تو شمْلہ اُس کا چراغ کي ٹیم پر جا پڑا اور پگڑي جلنے لگي ۔ گرمي جو اُس کو پہُنچي تو چونک کر شاگِرد سے کہنے لگا کِہ اي بدذات! تو دیکھتا تھا کِہ پگڑي میري جلتِي تھِي مُجھے کیوں نہ جگا دِیا؟

یہہ کہکر اُس کو بہت سا مارا - اُس نے رو رو کر کہا کِہ آپ ھِي نے مُجھے منع کِیا تھا سونے کے وقت مُجھے مت جگائیو اور بے پوچھے بُزرگوں کي بات میں نہ بولیو کِہ بے ادبی ھي * اِس واسطے میں نے آپ کو نہ جگایا - اَجُودجي نے کہا کِہ "لاحَول و لا قُوّت" میں نے اِس بات کو منع نہیں کِیا تھا کِہ کِسي کا نُقصان اپنے سامھنے ھو وہ اُسے خبر نہ کرے اور بیٹھا دیکھا کرے *

پھِر دوتک نے کہا کِہ خُداوند! میرا اور آپ کا قِصّہ اُس اُستاد شاگِرد کا سا ھي اگر کہوں تو بے ادبي جو نہ کہوں تو سرکار کا نُقصان ھي - بادشاہ نے فرمایا کِہ میں نے تُجھے اپنا وزِیر اِسي واسطے کِیا جو تو دیکھے سو حُضور میں ظاھِر کرے اگر تو نے کُچھ دیکھا ھي تو کیوں نہیں کہتا؟ خُصوص جِس میں کِہ سرکار کا فائِدہ ھو - اُسے چھِپانا نِہایت نامُناسِب ھي تب اُس نے عرض کي جو غُلام حُضور میں ظاھِر کرے اگر اُسے باوَر کیجیئے تو مُفصّل گوش گُذار کرے - شاہ نے اِشارہ کِیا کِہ ھوں - دوتک بولا کِہ خُداوند! سنجوگ باغي ھُوا ھي کیونکِہ جنابِ عالي کے بے حُکم اوپر ھي اوپر فوج رکھتا ھي اور وہ آپ بھِي زور آور ھي - سِواے اِس کے سرکار کا خزانہ اُسي کے ھاتھ میں ھي - اِس بات کے سُنتے ھِي بادشاہ آگ ھو گیا اور کئي جاسوس اُسي وقت اُس کا احوال دریافت کرنے کو مُقرّر کِیئے - اُنھوں نے دو چار دِن کے بعد اُس کا احوال مُوافِق اِظہار دوتک کے حُضور میں ظاھِر کِیا تب دوتک بولا کِہ پیر مُرشِد! مُقدّمے کي صورت یوں ھي جو آپ نے سُني -

غُلام نے خِلاف نهيں عرض کِيا - اب آپ مُختار هيں جيسا مُناسِب جانِيئے ويسا کِيجِيئے - تب شير نے دوتک سے کہا اگر ميں اُس کو مار ڈالوں تو ساري خِلقت مُجهے کہيگي کِ يِہ کيسا بادشاہ هي کِ جِس کو بُلا کر خِلعت سر فرازي کا ديتا هي - پِهر اُسے مار ڈالتا هي - يِہ بات ميرے حق ميں موجِب بدنامي کا هي *

دوتک نے عرض کي کِ خُداوند! غُلام کي عقلِ ناقِص ميں يوں آتا هي کِ بِالفِعل اُس کو خزانے کي خِدمت سے تغير کِيجِيئے اور دوسرے کو اُس کي جگہ بحال اور اُس کے کهانے کے لِيئے کُچه تهوڑا سا مُقرّر کر دِيجِيئے کِ جِس سے اُس کے بدَن کا زور کم هوجاوے - بادشاہ نے دوتک کے کہنے سے فرمايا کِ سنجوک سے کام چهين ليں اور راتِب کم کر ديں تب دوتک حُضور سے رُخصت هُوا اور بادشاهي دروازے پر آکر دربان سے کہا کِ حضرت کا حُکم يوں هي کِ سنجوک آج کي تاريخ سے بے حُکم همارے حُضور ميں نہ آنے پاوے - يِہ کہکر اپنے گهر گيا اور سنجوک کو بُلا کر کہا کِ بادشاہ نے تيرے حق ميں يوں فرمايا هي کِ بے همارے بُلائے حُضور ميں وُہ نہ آوے اور فوج کے رکهنے ميں مشغول اور سرگرم رهے جب بہت سي نِگہداشت کر چُکے تب حُضور ميں آوے - وُہ بيل بيوقوف اُس وزِير دغاباز کي بات کو سچ جان کر خوشي خوشي سِپاہ رکهنے لگا اور کئي روز حُضور ميں مُجرے کو نہ گيا تب دوتک نے قابو پاکر دربار ميں کِسي سے (بادشاہ کو سُناکر) پُوچها کِ سنجوک کئي دِن سے يہاں نهيں آتا اِس کا سبب کِيا هي؟ وُہ

بوٗلا کِہ مُجھے معلوم نہیں ووہیں بادشاہ نے زبانِ مُبارک سے فرمایا کِہ وُہ
پانچ چار روز سے حُضور میں حاضِر نہیں ہوتا *

دوتک نے کہا کِہ بندے نے پہلے ہِی جنابِ عالي میں عرض کِي تھي کِہ
اُس کے پاس دِن بدِن فوج جمع ہوتي ہي یقین ہي کِہ وُہ آج کل آپ سے
مُقابلہ کرے۔ بادشاہ نے کہا اي دوتک ! اگرچہ اُس کِي بدذاتی جاسوسوں کي
زباني کُچھ کُچھ ہم سُن چُکے ہیں تاہم جِس کو تو عقلمند جانے اُس کو وہاں
جلد بھیج دے کِہ قرار واقعي اُس کا احوال دریافت کرکے ہم کو خبر دے *

وُہ ایک عقلمند چوہے کو جو اُس کا یارِ جاني تھا اپنے طور کي باتیں
سِکھا پڑھا رُو برُو بادشاہ کے لایا اور اُسي کو اِس مُقدّمے کي تحقیقات کے
واسطے مُقرّر کروایا جب یہہ سنجوگ کے یہاں پہنچا۔ وُہ اُسے دیکھتے ہِي
اُٹھ کھڑا ہُوا اور بہت سِي تعظیم کِي اور اپنے پاس بِٹھایا۔ عِطر و پان
اُس کے سامھنے رکھوائے اور پوچھا کِہ تُمھارا آنا یہاں کیونکر ہُوا ؟ کہا دوتک
وزِیر نے مُجھے تُمھارے پاس اِس واسطے بھیجا ہي کِہ سواري بادشاہ کي
عنقریب ہي تُم نے ابتک کُچھ فوج رکھي ہي یا نہیں ؟ اگر رکھي ہي تو
بہت اچّھا واِلّا بادشاہ کو کیا جواب دوگے جب وُہ پوچھیگا ؟ سنجوگ
بوٗلا کِہ میري طرف سے وزِیر کي خِدمت میں سلام عرض کرکے اِلتماس کرنا
کِہ میں نے خُداوند کے اِقبال سے بڑي کٹیلي فوج جمع کِي ہي تھوڑے سے
لوگ اور بھي رکھ لوں تو حُضور میں حاضِر ہوں *

یِہہ کہکر کُچھ اُسے دے دِلا بخوبي رُخصت کِیا پھِر وُہ حُضور میں حاضِر

هُوا اؤر آداب بجالایا تب حضرت نے پوچھا کِہ مئیں نے جوْ تُجھے وهاں بھیجا تھا سوْ تو نے کیا دیکھا؟ اُس نے عرض کي پیر مُرشد! مئیں اپني آنکھوْں سے دیکھ کر آیا هُوں کِہ اُس نے بہُت لوْگ رکھّے هئیں اور اُس کي بات چیت اؤر اؤضاع اطوار سے اؤر اُس کے بعضے مُلازِموْں کي زباني یوں معلوم هوْتا هي کِہ آج کل خُداوند کا سامهنا کرے۔ یِہہ سُنتے هِي شیر آگ کا بگُولا هوْ کر دوْڑا اؤر جهپٹ کے سنجوْگ کي گردن توْڑ ڈالي اؤر اُس کا لهو پي گیا۔ بعد اُس کي وفاداري اؤر خوبیاں اُس کي جب یاد آئیں بہُت سا افسوس کِیا اؤر کہنے لگا کِہ یِہہ میرا بڑا خیرخواہ نوْکر تها۔ مئیں نے اُس کے مارنے مئیں عبَث جلدي کي۔ بہتر یِہہ تها کِہ اُس کا احوال بہ تأمّل دریافت کر کے جوْ مُناسِب جانتا سوْ کرتا *

دوتکٹ نے کہا خُداوند! اب اُس کے لِیئے پچتانا عبَث هي کِیوں کِہ یِہہ بات دُنیا مئیں زباں‌زد هي کِہ نہ ٹوٗٹا شیشہ بنتا هي نہ مُوا آدمي پِهر جیتا هي۔ خُدا نہ خواستہ اگر وُہ تُم سے مُقابلہ کر بئیٹھتا توْ تمام عُمر اُس رُسوائي کا داغ تُمهارے دِل سے نہ چهوٹتا۔ خوب هُوا جوْ دُشمن زبردست مارا گیا اؤر اگر وُہ آپ کے هاتھ سے بچ جاتا توْ آخِر بدلا اُس کا کبهو نہ کبهو تُم سے لیتا یِہہ سُنکر بادشاہ اپنے دِیوان خانے مئیں آ بئیٹها اؤر کهانا کهانے لگا تب دوتکٹ نے یِہہ شعر حُضور مئیں پڑها

اگر تُو سیہِ کوْ سوْ طرح سے لگاویگا
یہ یاد رکھ تُو کبهي اُس سے پهل نہ پاویگا

جب شن سرما پنڈت نے دوسري کہاني سرہد بھید کي (یعني اچھي دوستي میں بگاڑ کرانا) تمام کي
تب راجا کے بیٹوں نے کہا کہ مہاراج! ہم نے یہہ کتھا سني اب تیسري نقل بگرہ یعنے جنگ کي بیان کیجیئے کہ اس کے سننے سے ہم مستفید ہوویں۔

تیسرا باب

پنڈت نے کہا یوں سنا ہي کہ کسي وقت خشکي اور تري کے جانوروں میں لڑائي ہوئي تھي۔ آبي جانوروں کا بادشاہ قاز اور خشکي کے پرندوں کا ہدہد تھا باوجود قاز کا لشکر زیادہ تھا پر ہدہد نے اپني دانائي اور تدبیر سے اس پر فتح پائي۔ رائے زادوں نے پوچھا کہ مہاراج! وہ کیونکر ہي؟ اسے مفصل بیان کیجیئے *

نقل قاز اور ہدہد کي

پنڈت کہنے لگا کہ ہندوستان میں ایک شہر ہي۔ نام اس کا کرنپور۔ اس کے نزدیک ایک بڑي سي جھیل تھي کہ اس سے کئي ندیاں اور نالے نکلے تھے۔ اس میں ایک قاز بادشاہي کرتا تھا اور مرغابي سے تا سرخاب اور بگلے سے جل کوے تک اس کے حکم میں تھے۔ قاز ایک روز اپنے تخت پر خوش و خرم بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک بگلے نے آکر آستانہ بوسي کي اور آداب سے ہاتھ باندھ کر دور کھڑا ہو رہا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ تجھے آج

بہت دِنوں پیچھے دیکھا بگلا بولا کِہ غُلام گھر میں نہ تھا - ابھي ایک مُلک سے چلا آتا ھي کِہ وھاں کا احوال مُجھ سے بیان نہیں ھو سکتا *

فرمایا کُچھ کہا چاھیئے - عرض کي کِہ بیٹھے بیٹھے جو دِل اُکتایا تو جي میں یوں آیا کِہ کہیں کي سیر کیجیئے جب گھر سے نِکلا - پِھرتے پِھرتے دکّھن کي طَرَف جا پہُنچا - وھاں ایک پہاڑ نظَر آیا - اُس کو دھولاگِر کہتے ھیں اُس کے گِرد میویدار درَخت بہُت سے دیکھنے میں آئے اور وھاں کے باشِندوں سے یِہہ معلوم ھوا کِہ یہاں کے پرَندوں کا بادشاہ ہُدہُد ھي *

میں نے اپنے جي میں یِہہ اِرادہ کِیا کِہ اگر اُس سے مُلاقات ھو جاوے تو کیا خوب اِتّفاق ھو! میں اِسي سوچ بِچار میں بیٹھا تھا کِہ اِتنے میں اُس کے بھي دس بارہ نوکر وھاں آنِکلے - مُجھ سے اور اُنھ سے جو گُفتگو درمیان آئي سو قابِل اِظہار کے نہیں *

قاز نے کہا - تُم شوق سے بے خوف و خطرے جو دیکھا اور سُنا ھي سو کہو - اُس کا کُچھ مُضایقہ نہیں - مَثل ھي کِہ "نقلِ کُفر کُفر نہ باشد" - جب بگلے کي خاطِر جمع ھوئي آدب سے بیٹھ کر کہنے لگا کِہ خُداوند! آتے ھي اُس کے نوکروں نے مُجھ سے پوچھا تو کون ھي اور یہاں کِیوں آیا ھي؟ میں نے کہا - قاز بادشاہ کے خاص نوکروں میں سے ھُوں اور بہ طریق سیر کے اِدھَر آنِکلا ھُوں - اب اپنے مُلک کو چلاجاؤنگا - پِھر میں نے اُنھ سے پوچھا کِہ تُم کون ھو؟ بولے کِہ ھم ہُدہُد بادشاہ کے نوکر ھیں جو اِس وقت میں ویسا بادشاہ کوئي نہیں *

مئیں نے کہا کِہ اِتني بڑائي اور فخر کرنا کیا ضرور ھي - خُدا کي قُدرت معمور ھي - پِھر اُنھوں نے پوچھا کِہ تُم سچ کہو کِہ اپنے اور ھمارے پادشاہ مئیں کِس کو بڑا جانتے ہو اور دونوں کے مُلکوں مئیں سے کِس کا مُلک زیادہ آباد ھي؟ مئیں نے جواب دیا کِہ اي دادانو! کیا پوچھتے ہو "کہاں راجا بھوج اور کہاں گنگا تیلي"

"چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک"

کرن پور ھمارا وُہ شہر ھي کِہ بہتوں پر فضیلت رکھتا ھي اور ھمارے بادشاہ کا ثاني آج تک نہ کوئي ہُوا ھي نہ ہوگا پس اب بہتر یِہ ھي کِہ اِس جنگل اور پہاڑ مئیں رہ کر کیا کروگے؟ ھمارے بادشاہ کے یہاں چلو اور تُمھارے بادشاہ کي وُھي مَثل ھي کِہ "جہاں رُوکھ نہیں تہاں اَرَنڈھي رُوکھ ھي"- اگر ھمارے مُلک مئیں کبھي تُم آؤ اور اُس کي بڑائي اور آبادي اور بادشاہ کے عدل و اِنصاف کو دیکھو تو دنگ رہ جاؤ اور بہت محظوظ ہو پس اب بہتر یِہ ھي کِہ اِس جنگل اور پہاڑ کو چھوڑو اور ھمارے بادشاہ کے یہاں چلو *

اِس گُفتگو کے سُنتے ھِي وے چِیں اَبرو ہوئے اور رشک کي آگ مئیں جلنے لگے اور عداوت پر کمر باندھِي - جئیسا کِہ داناؤں نے کہا ھي کِہ "سانپ کے مُنہ مئیں شربت" اور احمقوں کو نصیحت کڑوي لگتي ھي اور اِن باتوں سے مُجھے کمال پشیماني حاصِل ہوئي جئیسا کِہ بعضے پرنِد جانور ایک بندر کو نصیحت کرکے پشیمان ہوئے *

قاز نے کہا اُسے بیان کرو وہ کیونکر تھی ؟

نقل ایک بندر اور پرندوں کی

وہ بولا کسی پہاڑ تلی میں ایک نالے پر بڑا سا درخت پاکڑ کا تھا اُس کی ٹہنیوں پر بھانت بھانت کے جانور گھونسلے بنا کر رہا کرتے۔ ایک دِن ہرچہار طرف گھٹا اُمڈی اور بجلی چمکنے لگی اور مینہ جھماجھم برسنے لگا۔ جاڑے کا ایام تھا۔ سردی سے دانت پر دانت لگے باجنے۔ اِتنے میں ایک بندر کانپتا ہوا اُس درخت کے نیچے آیا *

اُن جانوروں نے اُس کی یہہ اذیت دیکھ اپنے دِل میں ترس کھاکر کہا کِہ اي بندر! دیکھ تو ہم کیا ایک مشت پر ہیں۔ اِس جُثے پر کِس کِس محنت و مشقّت سے ایک ایک تِنکا گھاس کا چُن لاتے ہیں اور اپنے گھونسلے بناتے ہیں تب برسات کے موسِم میں فراغت سے اپنے بچّوں کو لیکر سُکھ سے رہتے ہیں اور حق تعالی نے تُجھ کو ایسا جانور قوِی بنایا ہے اور ہاتھ پاؤں دِیئے ہیں تُجھ سے اِتنا کام نہیں ہو سکتا کِہ اپنے واسطے کوئی جگہہ ایسی بنا رکھے کِہ بارِش میں پانی کی بوچھار سے اور ہوا کے جھٹکے اور جاڑے کے صدمے سے محفوظ رہے۔ بندر نے جب یِہہ سُنا درخت کی بَلندی پر نظر کی اور کہا سُبحان اللّٰہ ! تُم سُکھ میں رہو اور ہم دُکھ میں۔ جب مینہ کُھلا بندر نے اُس درخت پر چڑھ کر جِتنے گھونسلے اُن کے تھے سب اُجاڑ ڈالے اور بچّے نیچے گِرا دِیئے *

اي نادشاہ! بے وُقوف کو کُچھ بات بتاني اپنے اوپر اذيّت اُٹھاني هي - مئیں نے اُن کے بھلے کو نصِیحت کي تھي - وے سمجھے کِہ همارے بادشاہ کي اِهانت کرتا هي - چاهتے تھے کِہ مُجھ کو پکڑ کر ماریں - مئیں اپني عقل کے زور اور خُداوند کے اِقبال سے بچ نِکلا تھا لیکِن اِتني بات جو میرے مُنہہ سے نِکل گئي کِہ همارا بادشاہ کہتا هي هُدهُد کو کِس نے بادشاہ کِیا؟ یِہہ بات سُنکر وے غُصّے هوئے اور لات مُکّي کرنے لگے - مئیں نے بھي اپني جوان مردي سے دوچار کو ٹھونکا *

قاز نے کہا اي نادان! عقلمند کو هر ایک کام مئیں تحمّل کرنا بہتر هي جئیسا کِہ شرم و حَیا عورت کا زیور هي وئیسا هِي تحمّل مرد کي آرایش هي - بگلا بولا خُداوند! جب جورو اور خصَم باهم لڑتے هئیں نہ عورت شرم کرتي هي نہ مرد تحمّل - قاز نے کہا اي بگلے! دانا وُہ هي کِہ سمَجھ کر کِسي کام مئیں هاتھ ڈالے اور جو کوئي اکیلا هو کر زور آوروں کے ساتھ لڑتا هي فضِیحت اور رُسوا هوتا هي - اگر تو اپني زبان نہ کھولتا تو اِتني خِفّت نہ اُٹھاتا جئیسا کِہ اپني بے عقلي سے اُس گدھے نے مار کھائي اور رُسوا هُوا *

بگلے نے پوچھا کِہ اُس کا قِصّہ کیونکر هي؟

نقلؔ پارس ناتھ دھوبي اور اُسکے گدھے اور هِرَن کي

قاز کہنے لگا کِہ مئیں نے سُنا هي - دنیاپور شہر مئیں ایک پارس ناتھ دھوبي تھا - قضاکار اُس کے گدھے کي پیٹھ پر یونہیں ایک زخم سا نمود هُوا - کووں

نے چونچیں ایسي ماریں کِہ گدھا بہت مجروح ہو گیا - یہاں تک کِہ کھانا پِینا چُھٹ گَیا اور نہایت دُبلا ہو گَیا - دھوبي نے دیکھا کِہ دو تین روز جو اور اِس کي پِیٹھ کھُلي رہتي ھي تو کوّے اِسے مار ڈالینگي دھوبن سے کہا کوئي کپڑا ہو تو دے اِس کے گھاو کو چِھپاؤں - وُہ بولي کِہ شیر کا چھالا مُدّت سے ھمارے گھر میں یونہیں پڑا ھي - کہو تو نِکال دوں - اُسے اِس کي کمَر پر ڈال دو - دھوبي نے خوش ہو کر گدھے کي پِیٹھ پر گھاو کي حِفاظت کے لِئے باندھ دِیا ونہیں اُس کي شکل شیر کي سي دِکھائي دیںے لگي تب وُہ گدھا گھر سے نِکل کر کھیتوں میں چرچُگ کر کھانے لگا *

لوگوں نے جب اُس کي شیر کي سي صورت دیکھي جانا کِہ یِہ شیر ھي - گھر چھوڑ چھوڑ بھاگنے لگے گدھے نے جو کِسانوں کے کھیتوں کو رکھوالوں سے سونا پایا تو چند روز خوب سا کھا کر موٹا تازہ ہُوا - اِتّفاقاً ایک روز کِسي کھیت میں ایک ہِرَن چرتا تھا - اُس نے جانا کِہ یِہ شیر ھي وُہ بھاگنے لگا - گدھے نے اُس سے کہا تو ڈر مت میں شیر نہیں ھُوں - اِرادہ میرا یِہ ھي کِہ تُجھ سے دوستي کروں - ہِرَن نے بھي دریافت کِیا کِہ واقعي یِہ شیر نہیں گدھا ھي - خیر دونوں میں دوستي ہُوئي - ایک ھي جگہ شب و روز رھنے لگے - فراغت سے بے روک ٹوک لوگونکي کھیتیاں کھایا کریں - کُھلے بندوں جہاں چاھیں سیر کیا کریں *

قضاکار ایک دِن کہیں چرتے چرتے وے دونوں ایسے کھیت میں جا نِکلے جو نِہایت تر و تازہ اور سبز ہو رہا تھا اور ایک کسان بھي اُس کي رکھوالي

کے واسطے وھاں بیٹھا تھا۔ اُس نے اُس گدھے کو شیر کي شباھت میں دیکھا تو اُس نے جانا کِہ یِہ باگھ ھي اُس کے ڈر سے کھیت کے پیغار میں جا چِھپا۔ بے دونوں خاطِر جمع سے اُس کھیت میں چرنے لگے۔ یکایک گدھا وھاں خوش ھوکر ریکنے لگا۔ ہِرَن نے یِہ مکروہ آواز اُس کي سُنکر اپنا چرنا چھوڑ کے اُدَھر کان رکّھا۔ گدھے نے پُوچھا یار! تو کِس واسطے چرنا چھوڑ کر چُپکا کھڑا رھا؟ اُس نے جوَاب دِیا کِہ تُم میرے احوَال کو کیا پوچھتے ھو؟ اپنے کام میں لگے رھو۔ گدھے نے اپنے سِر کي قسَم دِي کِہ بھائي! سچ کھو۔ مُجھ سے کون سي حرکت بیجا ھوئي کِہ وُہ تُمھاري پریشاني کا مُوجِب ھوئي؟

ہِرَن بولا اي یار! تیري خوش اِلحاني نے میرے دِل کو مُردَا کرڈالا! ایک عِشق کي سي حالت میري آنکھوں کے آگے پِھر گئي۔ کیا ھي تُو اُس وقت خوش اِلحاني سے گایا کِہ تِیر عِشق کا میرے جگر میں ترازو ھو گیا!

گدھا بولا کِہ بھائي! مُجھے ابتک مُطلق معلوم نہ تھا کِہ تُمھیں بھي عِلمِ موسقي سے کمال بھرہ ھي۔ نہیں تو میں تُمھیں اکثر سُنایا کرتا۔ خیر جو ھُوا سو ھُوا آیندہ ایسا نہ ھوگا میں تُمھیں ھر وقت سُنایا کرونگا۔ سُنتے ھو یار! میں دُنیا میں بہُت پِھرا ھُوں پر اپنے اِس عِلم کا گاھک کِسي کو میں نے نپایا جو اُس کو اپنا ھُنَر دِکھاؤں۔ پِھر ہِرَن قسَم دیکر پوچھنے لگا کِہ سچ بتا تیرا اُستاد کون ھي؟ گدھے نے کہا کِہ میں اوَائِل میں اکثر ایک ندي کے کِنارے جایا کرتا تھا۔ وھاں بہُت سے مینڈک راگ کے چرچے میں رھا

کرتے تھے - مئیں نے یِہ سوٗز بڑي مِحنت سے سِیکھا ھيٖ - یِہ بات سُنکر وُہ بہُت هنْسا اوٗر کہا کِیوْں نہ هوْ جب تُم اٰیسے بُزُرگوْں کي خِدمت مئیں رهے تب اٰیسے صاحِبِ کمال هُوئے - اِنشاٰاللّٰہ تعالٰی یہاں سے گھر پہُنچکر خاطِر جمع سے مئیں سُنونگا - گدھے نے کہا بھائي! جوْ تُم مُتوجّہ هوْ کر گھر مئیں سُنوْگے توْ مئیں دِل کھوْل کر گاوٗنگا اوٗر اچّھے اچّھے دُھرپد سُناوٗنگا - بِالفِعل اگر کہوْ توْ آهستے آهستے تُمھارے سامھنے کُچھ گاوٗں *

هِرَن نے جوَاب دِیا کِہ اي یار! اگر تو اِس وقت گاویگا توْ اپني پردہ دري آپ هِي کریگا - وُہ بوْلا گانیوالے کوْ توْ جاں کندني هَي اوٗر سُنّے والے کوْ راحت - تُو سُنیگا مئیں گاوٗنگا - اِس مئیں کیا بُرائي ھيٖ - هِرَن نے پھِر صریحاً کہا کِہ اِس وقت بوْلنا تیرے حق مئیں خوب نهیں - اُسے کُچھ عقل توْ نہ تھِي کِہ اِشارہ کِنایہ سمجھے بلکہ وُہ گدھا اپني حِماقت سے یِہ سمجھا کِہ اگر مئیں نہ بوْلوں توْ یِہ جانیگا کِہ جھوٹھا ھيٖ - اپنے مُنْہ کوْ کھوْل کر بڑے زوْر شوْر سے ریٖنکنے لگا - هِرَن اُس کي مُصاحبت سے مُتنفِّر هوْ کر بھاگا کِسان جوْ چُپکا خندق مئیں چِھپا هُوا تھا - اُس کي آواز سُنکر نِہایت خوش هُوا اوٗر جانا کِہ یِہ گدھا ھيٖ ایٖک لٹھ لیٖکر دوْڑا اوٗر پھِرا پھِرا کر پانچ چار هاتھ اٰیسے مارے کِہ اُس کا سِر پھٹ گیَا اوٗر کھوْپري چُور هوْ گئي *

پھِر قاز نے کہا اي بگلے! اِسي واسطے مئیں نے تُجھ سے کہا کِہ اِنسان کوْ لازِم ھيٖ کِہ هر وقت اپني زبان قابو مئیں رکّھے اوٗر کوْئي بات بیٖهودہ نہ کہے - اب سچ کہہ کِہ تیرے اوٗر هُدهُد کے نوْکروْں کے درمیان اوٗر کیا کہا

باتیں ہوئیں؟ تب بگلے نے عرض کی جہاں پناہ! میں نے جتنی آپ کی خوبی اور شُجاعت اور س[illegible] ویسی آپ کی اِہانت اور نامردی اور دَنائت [illegible] اور [illegible] کوئی دوسرا بادشاہ روے زمین میں نہیں [illegible] مَثَل ہی جیسا گدھا اور سوور اپنے عُجب اور [illegible] چیز نہیں سمجھتا مگر مست ہاتھی جب [illegible] اُس کی بڑائی اور مُٹائی دیکھکر وُہ گدھا اپنی بُزُرگی بھول جائے۔

جیسا کِہ ایک کمینہ کِسی بُزُرگ کی خِدمت میں رہے اور وُہ درجہ اُس کا اپنی بدذاتی سے نہ سمجھے۔ بگلے نے عرض کی جہاں پناہ! غُلام نے بھی اُن کی باتوں کا یِہہ جواب خوب دُکھا کر دِیا کِہ اب زمین کے تختے پر ایسا کون ہی جو میرے خُداوَندِ نِعمت کی برابری کرے؟ تب اُس کے لوگوں نے کہا کِہ تو جو ایسی بے دھڑک شوخی کی باتیں کرتا ہی۔ یِہہ گُفتگو تُجھے نہیں پھبتی۔ مثَل ہی کِہ "چھوٹا مُنہہ بڑی بات" اگر تُو اِس بات چِیت سے باز رہے تو تیرے واسطے بِہتر ہی نہیں تو اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھ۔ میں نے اُن کو کہا کِہ میں لڑکا نہیں جو تُمھاری ایسی دھمکی سے ڈروں۔ پھر بولے کِہ سچ کہہ تو ہماری وِلایت میں کیوں آیا ہی؟ میں نے کہا میں اِس واسطے آیا ہُوں کِہ تُمھارے شہر کو دیکھ کر اپنے شاہ کو جا خبر کروں اور اُس کو تُمھارے مُلک پر چڑھا لاؤں۔ یے باتیں میری سُنکر غُصّے سے جل گئے اور سب کے سب خفا ہُوئے اور سب نے

مِلکر میرے تئیں بہُت سا مارا اور اپنے بادشاہ کے پاس پکڑ کرلے گئے۔ اُس نے پُوچھا۔ اِس سُفید پوش کو تُم کہاں سے پکڑ لائے؟ اُنھوں نے کہا خُداوند! یہہ بڑا "کھٹ بچرا" اور فِتنہ انگیز ھے پھر پوچھا کِہ یہہ رھنے والا کِس وِلایت کا ھے اور یہاں کِیوں آیا ھے؟ اُنھوں نے عرض کي کِہ خُداوند! یہہ قاز کے مُلک میں رھتا ھے اور اُس نے اُس شہر کا بھید لینے کے واسطے بھیجا ھے۔ اُس کا اِرادہ ھم کو اِس کي گُفتگو سے ایسا معلوم ھوتا ھے کِہ وہ آپ کي وِلایت کو بھي لِیا چاھتا ھے *

ھُدھُد نے کہا پوچھو تو اُس حرام خور شریر سے کِہ تیرے بادشاہ کا کیا اِرادہ ھے اور تجھے یہاں اُس نے کِیوں بھیجا ھے؟ غُلام نے عرض کي کِہ حضرت! میرے خُداوندِ نِعمت کا کئي برس سے اِرادۂ دِلي یہي ھے کِہ تُمھارے مُلک پر چڑھیں اور تُم سے آکر لڑیں لیکِن جو راہ باٹ سے واقِف نہیں ھیں اِس لِیئے اب تک توقُّف ھُوا سو اب میرے تئیں لشکر کے اُترنے کي جگہہ تلاش کرنے کو بھیجا ھے اور بندہ اُن کے مُلازِموں میں سے ایک ادنا مُلازِم ھے اور یہہ آپ نے سُنا ھوگا کِہ اگر بکري ھمارے بادشاہ کا آسرا لے تو کِسو بھیڑیے کا مقدور نہیں کِہ اُس کي طرف دیکھے اِتنے میں کرگس نے جو وزیرِ آعظم ھُدھُد کا تھا آکر مُجھہ سے پوچھا کِہ تیرے بادشاہ کا وزیر کون ھے؟ میں نے کہا سُرخاب۔ کرگس نے کہا البتہ ایسے بادشاہ کا ایسا ھي وزیر چاھیئے کِہ ھم شہري ھو جیسا حُکماؤں نے کہا ھے اگر کوئي وزیر اپنا کرے تو اُس کو لازِم ھے پہلے دریافت کرے کِہ بُزُرگزادہ اور عالِم ہے

طمع اور ہم شہری اور صاحِبِ ہِمّت ہو اور خُدا کا خوف بھی دِن رات اپنے دِل میں رکھتا ہو۔ اُس مجلس میں جو ایک توتا دانا نام تھا اِتنے میں اُس نے آگے بڑھ کر اپنے بادشاہ ہُدہُد سے عرض کی کِہ مُلک قاز کا شامِل صوبجات بادشاہی کے ہی چند روز سے قاز از راہِ سرکشی کے نعی ہو اپنے تصرّف میں لایا ہی اگر اُس پر کُچھ فوج تعیّن فرمائے تو اِقبالِ بادشاہی سے ہاتھ آنا اُس مُلک کا نِہایت سہل ہی۔ یِہ بات سُنکر میرے تئیں ہنسی آئی اور میں نے کہا ای بادشاہ!

جو باتوں میں سب کام ہوتا مُبسّر
نِظامی قدم اپنا رکھتا فلک پر

اگر صِرف اُس توتے کے کہنے سے وُہ مُلک تُمھارا ہو گیا تو ہم بھی کہتے ہیں کِہ یِہ شہر ہمارا ہی توتے نے کہا ای بگلے۔ بر محل جو ایک حجّام جھوٹھ بولا تو اُسے فائِدہ ہُوا تو جو بے موقع جھوٹھ کہتا ہی تُجھے کیا نفع۔ میں نے پُوچھا اُس حجّام کو کیا فائِدہ ہُوا اور اُس کا قِصّہ کیوں کر ہی؟

نقل ایک حجّام اور اُس کی فاحِشہ جورو کی

توتے نے کہا میں نے سُنا ہی کِہ کِسی شہر میں ایک حجّام رہتا تھا اُس کی جورو نِہایت خوبصورت تھی لیکن بڑی فاحِشہ شب و روز بدکاری میں مشغول رہتی اور خاوِند کے کہنے کو ہرگِز خاطِر میں نہ لاتی اور اپنی بد چال سے باز نہ آتی ہرچند اُس نے نصیحت بہُت کی پر اُس کے دِل

پر کُچھ تاثیر نہ کی جب دیکھا کِہ قابو میں نہ رہی تب اپنے گھر سے لاچار ہوکر نِکلا اور کِسی گاؤں میں جا پہُنچا اور اُس کے سردار سے مُلازمت کی۔ اُس نے پوچھا تو کون ہی اور تیرا نام کیا ہی اور یہاں کِس اِرادے سے آیا ہی؟ اُس نے کہا غریب پرور! ذات کا میں حجّام ہوں نام میرا پرگوتم ہی اپنے گھر سے نوکری کے اِرادے نِکلا ہُوں لیکِن اب یِہ چاھتا ہُون کِہ اگر آپ پروانگی دیں تو تُمھارے گاؤں میں رہوں۔ اُس نے کہا خوب ہُوا جو تُو نے مُجھ سے مُلاقات کی۔ مُجھ کو بِھی ایک حجّام درکار تھا اب تو میرے پاس یہاں رہا کر جِس میں تیری پروَرِش ہوگی سو فِکر میں کرونگا۔ حجّام نے کہا حضرت! اِس غُلام کے رکھنے میں ایک قباحت ہی جو اُس پر نظر نہ کیجئے تو حُضور میں رہے۔ اُس نے پوچھا وُہ کیا ہی؟ کہا خُداوَند! جورو اِس شخص کی بدکارہ ہی۔ مردوں کے اُنپر مَل ڈالتی ہی۔ اِس بات سے وُہ مُتَعجِّب ہوکر پوچھنے لگا کِہ یِہ نامعقول حرکت اُس سے کیونکر سرزد ہوتی ہی؟ حجّام نے کہا کِہ وُہ عورت نِہایت حسین ہی۔ اچّھی پوشاک پہن کر دروازے پر کھڑی ہوتی ہی اور ہر ایک مرد کو اپنے حُسن پر لُبھاتی ہی جو کوئی اُس کی طرف رغبت کرتا ہی اُسے وُہ اپنے گھر میں لیجاتی ہی جب وُہ مرد مشغول ہوتا ہی تب وُہ عورتِ چالاک اُس کی آنکھ بچا کر اپنا مطلب حاصِل کر لیتی ہی*

وُہ یِہ سُنکر بہُت خوش ہُوا کیونکِہ وُہ بِھی اِس مرض میں اپنی عورت کے ہاتھ سے گرِفتار تھا کہنے لگا کِہ اِس شہر میں بعضے بعضے بد بخت [illegible]

حرام زادے رہتے ہیں - بیگانی عورتوں پر نظَر رکھتے ہیں جو تو اپنے قبیلے کو یہاں لا رکّھے تو اُس کے سبب اُنھ بد ذاتوں کی یہاں سے جڑ کٹ جاوے - حجّام نے قبول کِیا تب اُس رئیس نے کُچھ روپے راہ خرچ اُسے دیکر رُخصت کِیا *

وُہ اپنی عورت کو لایا اور اُس گاؤں میں رہنے لگا جب گھر سے نِکلتا تب ہر ایک مرد سے اپنی رنڈی کی خصلت بیَان کِیا کرتا اور جب گھر میں آتا تو عورت سے کہا کرتا کِہ اے نیک بخت! ہم کِس مُلک میں آئے اور یِہہ عجَب طرح کا گاؤں ہے کِہ یہاں کے مرد خوجے ہیں *

بعد کئی روز کے اُس عورت نے پِھر اپنے قدیم شیوے پر کمَر باندھی - بعضے جوَان جو اِس خِیال میں رہتے تھے سو آپَس میں کہنے لگے کِہ حجّام کی رنڈی نے شِکار کے لِیئے جال بِچھایا ہے نائی نے جو کہا تھا سو سچ نظَر آتا ہے - ایک اُن میں جو سب سے دانا تھا کہنے لگا کِہ یارو! خبَردار کبھی اُس کی رنڈی کے پاس نہ جانا کِہ وُہ آدمیوں کو اِس ڈھب سے مار ڈالتی ہے - اُن میں سے ایک نے کہا - اِس بات میں مُجھے تو صِرف شرارت حجّام کی معلوم ہوتی ہے - ایسی حسین عورت کو جو چھوڑوگے تو قیامت تک اُس کی حسرت دِل میں رہ جائیگی - اُس کی بات سُنکر سب نے کہا کِہ یِہہ سچ ہے لیکِن اُس کو پہلے تو ہِی جاکر آزما - وُہ بولا بہُت بِہتر کیا مُضایقہ پہلے میں ہِی جاؤنگا پر ایک کام کرو کِہ لمبی سی رسّی کا ایک سِرا میری کمر میں باندھو اور دوسرا سِرا تُم اپنے ہاتھ میں لیکر باہر کھڑے

رهوٗ - مئیں اُس کے پاس جاوٗنگا اگر مُعامِلہ بیڈوٗل دیکھوٗنگا توٗ غُل مچاوٗنگا - تُم جلدِي سے مُجھ کوٗ کھینچ لِیجوٗ جب دِن گیا اوٗر رات آئي تب اُنھوٗں نے اُس جوَان کي کمَر مئیں ایکٗ مصبوط ڈوٗري باندھ کر کہا کِہ تو اب بے دھڑکٗ چلا جا - هم یہاں کھڑے هئیں *

جب وُہ گھر مئیں گیا اوٗر بعد اِختِلاط کے اُس سے مشغُول هُوا تب اُس عوٗرت نے اپنے دِل مئیں یِہ خِیال کرکے هاتھ دوٗڑایا کِہ دیکھوں توٗ جوٗ میٗرے شوٗهر نے کہا تھا سوٗ جُھوٹ هي کِہ سچ - اُس کا هاتھ لگتے هِي جوَان اُچھلا اوٗر غُل مچانے لگا کِہ یاروٗ! جلد کھینچوٗ نہیں توٗ جان میٗرِي مُفت گئي - اُس کا شوٗر سُنتے هِي یاروٗں نے باهِر سے دَھر گھسیٹا وُہ جوَان گھِستتا اوٗر دیواروٗں کي ٹکّریں کھاتا هُوا حوَاس باختِہ باهِر پہُنچا - یاروٗں نے دیکھا کِہ هاتھ پاوٗں مئیں سخت چوٗٹ آئي اوٗر بدَن کي کھال زمین کي رگَڑ سے اُتر گئي اوٗر سِر سے لہو جارِي هے - ایسِي حالت اُس کي دیکھکر بہُت ڈرے اوٗر گھبرائے اوٗر پوچھنے لگے کِہ کہوٗ کیا حالت تُم پر گُذرِي؟ وُہ بوٗلا کِہ جو حجّام نے کہا تھا سوٗ جُھوٹھ نہیں کوٗئي دِن کي زِندگي باقِي تھِي جوٗ اُس کے هاتھ سے سلامت بچ نِکلا اُس عیٗش و عشرت سے مئیں در گُذرا چلو مُجھ کوٗ میٗرے گھر پہُنچاوٗ - یاروٗں نے اُس کي بغلوٗں مئیں هاتھ دیکر اُس کے گھر پہُنچا دِیا *

اُس کا باپ اپنے بیٹے کي یِہ حالت دیکھکر پُوچھنے لگا کِہ اُس کا یِہ کیا حال هے؟ یاروٗں نے کہا کِہ هم سب ایکٗ شِکار کے پِیچھے دوٗڑے تھے

اُس کے ٹهوکر لگي گِر پڑا - چوٹ آگئي هم لاچار هئيں اِس مئيں کُچهه همارا قُصور نهيں - اُس حجّام نے بهي کِسي طرح اُس روداد سے واقِف هوکر صُبح کے وقت اُس جوان کے گهر گيا اور آئينہ دِکهلايا - اُس کے باپ نے کها خوب هُوا جو تو بِن بُلائے آيا وِالّا مئيں ابهي تُجهه کو بُلوايا چاهتا تها - ميرا لڑکا کل کِسي شِکار کے پِيچهے دوڑا تها بڑي ٹهوکر کهائي - اُس کے هاتهه پاؤں اور سِر مئيں سخت چوٹ آئي هي - جِتنے روپي درکار هوں لِيجئے اور اُس کي دوا جلد کِيجئے اُس نے اُس کے باپ سے خاطِر خواه روپي لِيئے اور اُسے کُچهه دوا دےکر اپنے گهر چلا آيا - بعد اِس واردات کے اُس کي عورت تائِب هُوئي اور وے دونوں تمام عُمر خوش و خُرّم آپس مئيں رهے *

پِهر توتا بولا اي بگلے ! تُجهه کو اِتنا جُهوٹهه بولنے سے کيا حاصِل؟ تو نهيں جانتا کِہ جهوٹهي باتئيں ايمان کو کهوتي هئيں - معاذالله ! جِس کو جُهوٹهه بولنے کي عادت هو اُس کي بات پر کوئي اِعتِماد نهيں کرتا اور اُس کے کام کو کوئي سچ نهيں جانتا - مئيں نے کها کِہ سچ اور جُهوٹهه بولنا ميرا تب تُجهے معلوم هوگا کِہ ميرے اور تيرے بادشاه کے درميان جب لڑائي هوگي - خاطِر جمع رکهو - چند روز مئيں تُمهارِي بُزرگي بهي معلوم هو جاتي هي - "هاتهه کنگن کو آرسي کيا" *

يِہ بات سُنکر هُدهُد هنسا اور کهنے لگا کِہ جا تو اپنے بادشاه کو خبر کر کِہ سامان لڑائي کا تيار کرے - مئيں نے کها کِہ حضرت! بادشاه ميري بات کو هرگز باور نہ کريگا اگر تُم کو کُچهه لڑائي کي تاب و طاقت اور اِراده هي

توٗ ايٖک ايٖلچي کے هاته پيٖغام بِهجوا ديجيئے - هُدهُد نے توٗتے کي طَرَف ديٖکه کرکها کِ يِهہ کيا بکتا هي؟ اُس نے عرض کي کِ خُداوَند! يِهہ جوٗ بات کهتا هي سوٗ معقول کهتا هي آپ کا دهيان اوٗر طرَف هي تب هُدهُد نے فرمايا کِ همارے يهاں قابِل ايٖلچي گري کے کوٗن هي دريافت کروٗ*

کَرگَس وزير نے عرض کي کِ جهاں‌پناه! ايٖسے شخص کوٗ بهيٖجيئے کہ جِس ميٖں عِلم اوٗر رسائي حِلم اوٗر بے طَمَعي صلاحيت اوٗر اِيمان داري جُرأَت اوٗر دليٖري خُلق اوٗر دانائي يِهہ سب وصف پائے جاويٖں اوٗر جِس بادشاه کے رُوبرُو جاوے خوٗف اپني جان کا نہ کرے اوٗر سَمجه بُوجه کر جوَاب سُوال کرے هُدهُد نے کها کِ اِس کام ميٖں سِوَاے تيٖرے ميٖرِي خاطِر جمع کِسي سے نهيں - بِهتر يِهہ هي کِ تو جا اوٗر جوَاب سُوال کر آ - کَرگَس بوٗلا - غريب نِوَاز! بنده آگے هِي عرض کر چُکا هي کِ ايٖلچي اُس شخص کوٗ کيجيئے جوٗ دِلاور صاحِبِ شعور خوٗش تقرير هوٗ اوٗر گُفتگو کا سليقہ بهِي دُرُست اوٗر هر ايٖک زبان ميٖں مهارت رکهتا هوٗ اوٗر بيٖهوده گوٗئي نہ کرے اوٗر ايٖسي بات نہ کهے کِ جِس ميٖں اپنے خاوِند کي سُبکي هوٗ اوٗر بادشاه کے کام ميٖں اپني جان کا صرفہ نہ کرے - يے باتيٖں توٗتے ميٖں پائي جاتي هيٖں - اِس کام کے لائق يهِي هي اِسي کوٗ بهيٖجا چاهيئے*

يِهہ بات سُنکر سب حاضِرانِ مجلِس نے بهي پسند کي کِ واقعي سِوا اِس کے کوٗئي ايٖسا نهيں کِ جِس ميٖں يے سب صِفتيٖں هوٗويٖں تب هُدهُد نے توٗتے سے کها توٗ بگلے کے ساته قاز کے پاس جا اوٗر کهہ کِ تو جوٗ اِتني شِکوٗه کرتا

ھي اوٗر اپنے تئیں بادشاھوں مئیں گِنتا ھي - کیا مئیرا ڈر تئیرے جي مئیں مُطلق نہ رھا اوٗر اپنے تئیں اِتنا بھولا کِہ ھمسري کا دعوا کرنے لگا! اگر اپنا بھلا چاھتا ھي توٗ شاہِ ھُدھُد کي خِدمت مئیں حاضِر ھوٗ اوٗر عُذر خواھي کر یا کُچھ تُحفہ تحائِف پئیش کش کے طریق سے بِھجوا - نہیں توٗ ھاتھِي اوٗر گھوڑوں کے پاؤں کے تلے رَوندا جائیگا اوٗر مُلک تئیرا وِیران ھوٗ جائیگا *

توٗتے نے عرض کي کِہ مئیں بے بادشاہ کا حُکم سِر کے زوٗر قبول کِیا لئیکِن ائیسے کم ظرف کے ساتھ جانا ھرگِز مُناسِب نہیں جئیسا کِہ اُس ھنس نے کوّے کي رِفاقت مئیں اپني جان دِي مئیں بھِي وُھِي صورت اپني دئیکھونگا - ھُدھُد نے کہا کِہ اُس کا قِصّہ کِیوں کر ھي ؟

نقل ایک مُسافِر اوٗر ھنس اوٗر کوّے کي

توٗتا بوٗلا کِہ اُجئین شہر کے رستے مئیں ندِي کِنارے ایک بڑا سا درَخت گولر کا تھا اُس کي ڈالیوں پر ھنس اوٗر کوّا دوٗنوں بئیٹھے تھے - اِتّفاقاً ایک مردِ مُسافِر تِیر کمان لِیئے ھُوے مارے دھوپ کے اُس کے تلے آ بئیٹھا - راہ کي ماندگي سے اُس کي ٹھنڈھي چھاؤں مئیں بے اِختیار سوٗ گیا جب آفتاب سِر پر آیا اوٗر دُھوپ پتّوں سے چھَن کر اُس کے مُنّہ پر پڑي تب ھنس نے اُس پر ترس کھا کر کوّے سے کہا - اِس بٹوٗھي کے مُنّہ کوٗ دُھوپ لگتي ھي تو اپنے پر پھئیلا کر اُس ٹہني پر جا بئیٹھ کِہ جہاں سے دھوپ اُس کے مُنّہ پر پڑتي ھي - کیوں کِہ راہ کا تھکا ماندا آیا ھي ٹک آرام کر لے -

کوّے نے کہا اگرچہ یِہہ کام ثَوَاب کا هي پر مُجھے درکار نہیں جو مئیں اپنے اوپر اِتني مِحنت و مشقّت اُٹھاؤں - یِہہ ثَوَاب تو هِي لے - هنس اُس کے فریب کوْ نہ سمجھا ووْهیں اُس ڈالي پر مُسافِرکے مُنْہہ پر چھاؤں کر بیٹھہ رها *

اِتّفاقاً وُہ مُسافِر مُنْہہ کھوْلے هُوئے سوْتا تھا - وُہ حرام خوْر شریر کوّا اُس کے مُنْہہ مئیں پیخال کرکے وهاں سے ایْک الگ ٹہني پر جا بیٹھا - گرم گرم پیخال جوْ اُس راہ گِرکے مُنْہہ مئیں گِري توْ چوْنک پڑا اوپر هنس کوْ دیکھکر غُصّے سے کہنے لگا کِہ یِہہ اِسي کا کام هي - جلدِي سے چِلّہ کمان پر چڑھا کر ایسا تیِر مارا کِہ چھاتي سے دوسار پھوٹ گیا *

پھِر توْتے نے کہا اي خُداوَند! کمینے کي صُحبت خُدا کِسي بندے کوْ نصیب نہ کرے کیوْں کِہ بُزرگوْں نے کہا هي

بدوْں کے ساتھ توکم بیٹھہ کیوْں کِہ صُحبتِ بد
اگرچہ پاک هي تو توْ بھِي وُہ پلید کرے
چُنانچہ جلوۂ خورشید هي جہاں کے بیچ
پر ایک لکّۂ ابر اُس کوْ نا پدِید کرے

اوْر اِس بات کوْ هر ایک یِہ کہتا هوں کِہ بد کي صُحبت سے اپنے تئیں بچائے رکّھے اوْر سچ هي کِہ بُرے کي رِفاقت سے کُچھ بھلائي نہیں هوْتي - هُدهُد نے کہا کِہ اي توْتے! مئیں تُجھے نہیں کہتا کِہ تو بگلے کے ساتھ رها کر - جوْ حال تیْرا اُس هنس اوْر کوّے کا سا هوْوے - تُجھ کوْ بہُت دِن

اُس کي صُحبت مێں رهنا نہ پڑیگا - تهوڑے دِن کے لیئے ضرور هي کہ اُس کے ساتهہ رهے - توتے نے کہا خُداوَند! آپ چند روز کے واسطے کہتے هیٔں وہ صوفي بیچارہ ایک شب کي صُحبت مێں رُسوا اور فضیحت هوگیا - هُدهُد نے پوچها کہ اُس کا قِصّہ کیوں کر هي؟

نقل ایک کمینے اور صوفي اور اهیرني کي

توتے نے کہا سُنا هي کہ ایک کمینہ بد اَصل کہیں راہ مێں چلا جاتا تها - اِتّفاقاً ایک صوفي سے مُلاقات هُوئي - اُس نے پوچها کہ اَي یار! تو کہاں جاتا هي؟ اُس نے جواب دِیا کہ گُجرات اور وهاں سے اُجیٔن جاؤنگا - کہا کهو تو مێں بهي تُمهارے ساتهہ چلوں - مُجهے بهي وهاں جانا هي - یہہ بولا میرے سِر آنکهوں پر - اِنشاءاَللّٰہ تعالیٰ بخیر خوبي تُجهے منزِلِ مقصود کو پہُنچا دونگا - صوفي کُچهہ راہ خرچ لیکر اُس کے ساتهہ هو لِیا جب آفتاب کا گِردا مغرِب کے تنور مێں لگا اور شب نے اپنے چِهرے پر تاریکي کي چادر تاني - وے دونوں ایک گانوں مێں جاکر کِسي بنئے کي دوکان مێں اُتر پڑے - اِتنے مێں کوئي اهیرني دَهێنڈي سِر پر لیئے هُوئے آنِکلي اور اُن دونوں سے کہنے لگي کہ میرا گهر یہاں سے پلّے پر هي اگر تُمهاري مرضي هو تو مێں بهي رات کي رہ جاؤں؟ وے بولے کہ بہُت اچّها کُچهہ مُضایقہ نہیں - جگہہ ٹهیر هي - اپني دهي کي هانڈي همهارے پاس رکهدے - تو اِدهر سو رہ - یہاں کُتّے بہُت هیٔں - اَیسا نہ هو کہ تیرا دهي کها جاویں - اهیرن تو هانڈي اُنهێں

سونپ کر آپ سو رهي - کمينے نے آدهي رات کو اُٹھ کر هانڈي کا دهي
چٹ کِيا اور تهوڑا سا صوفي کے هاتھ مُنھ ميں لگا کر چُپ چاپ سو رها
صُبح کو يے تينوں اُٹھے اور اهيرني نے ديکها کِہ هانڈي ميں دهي نهيں -
لگي اپنا سِر پيٹنے اور دونوں کا مُنھ ديکهنے - جب خوب دهيان کِيا تو
ديکها کِہ صوفي کا هاتھ اور مُنھ دهي سے بهرا هي - کُچھ پوچھا نہ گچھا اُٹھتے
هِي صوفي کي ڈاڑهي پکڑ کر لگي خوب لتيانے اور غُل مچانے کِہ تُو نے هِي
ميرا دهي کهايا هي اور هانڈي کو پهوڑ کر اُس کا گهيرا گلے ميں ڈال دِيا
اور بازار ميں لا کهڑا کِيا - اگر ميں بگلے کے ساتھ جاؤنگا تو ميرا بِهي ويسا
هِي حال هوگا تب ميں بولا اي توبے! کِتني مشکليں گذرانيگا اور کيا کيا
عُذرلاويگا - کُچھ انديشہ نہ کر ميرے ساتھ چل - ميں غُلاموں کي طرح تيرِي
خِدمت کرتا چلونگا تونے آج تک مُجھے نهيں پهچانا *

توتے نے کها تيرِي بهل منسي اور خوبي اِسي سے معلوم هوتي هي کِہ تو
دو بادشاهوں ميں قضِيّہ کروايا چاهتا هي اور تو جو مُجھے اپنے ساتھ چلنے
کو کهتا هي اگر ميں تيرے ساتھ چلوں تو ميرا حال بِهي اُس کُمهار کا سا
هوگا - ميں نے کها کِہ وُہ نقل کِيوں کر هي ؟
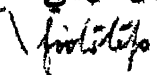
نقل نروتم کُمهار اور اُس کي جورو بدکارہ کي

توتا بولا کِہ ميں نے سُنا هي کِہ بداؤں شهر ميں نروتم نامے کُمهار رهتا تها
اور جورو اُس کي بدکارہ تهي لوگوں سے هميشہ لڑا کرتي - اُسکے ما باپ

بہن بھائي آٹھوں پہر سمجھایا کرتے کِہ بیٹا! تیري جورو کے لچّھن بہت بُرے هئیں - وُہ مورکھ هرگِز اُن کے کہنے کو باوَر نہ کرتا *

اِتّفاقاً ایک دِن اُس نے اپني عورت سے کہا کِہ مئیں تیرے باپ کے گاوں جاتا هُوں - تین دِن مئیں آونگا تو گھر سے چوکس رهنا - ایسا نہ هو کہیں چور آپڑیں - اُس نے ایک ٹھنڈھي سي سانس بھر کر سِر جُھکا دِیا اور رو رو کر کہنے لگي کِہ تُم تین روز کے آنے کا اِقرار کرتے هو اور مُجھے تُمهاري جُدائي مئیں تین روز تین برَس کے برابر هئیں اُس کو روتا دیکھکر وُہ بھي آنکھوں مئیں آنسو بھر لایا اور عاجزي سے کہنے لگا کِہ مُجھ کو تو اپنے پاس هي جانیو - مئیں جب تک تُجھ کو نہ دیکھونگا دانا پاني مُجھے خُوش نہ آویگا *

یوں اُسے سمجھا بُجھا کر چلا گیا - کوس چار ایک پر جاکر یہہ خِیال اُس نے اپنے جي مئیں کِیا کِہ کُمهارني کو مئیں روتا چھوڑ آیا هُوں کہیں ایسا نہ هو کِہ وُہ اپنے تئیں میري جُدائي کے خنجر سے جوهَر کرے اور دِل مئیں کہنے لگا کِہ خُدا جانے یہاں سے گھر پہنچنے تک مئیں اُسے جِیتا پاوں یا نہ پاوں - یہہ سوچتے هي اُلٹے پاوں پھرا - اُس کي جورو نے کیا کِیا کِہ! جب وُہ گھر سے نِکلا - دِن دو پہر هي ایک کٹ مستے کو کہیں سے لائي اور اپني کوٹھري مئیں لے جاکر عئیش کرنے لگي - پہر ایک رات رهے وُہ کُمهار پھر آیا - کواڑ کے پٹ بھڑے دیکھکر جانا کِہ کوئي غئیر مرد اِس گھر مئیں هے اور اُس کي آهٹ بھي پائي *

یہہ سمجھ کر وہ آہستے آہستے گھر کي ٹٹّي کے پیچھے ہو کر کِسي طرح پلنگ کے تلے گھس گیا - کمہارني نے بھي پاؤں کے کھٹکے سے جانا کِہ میرا خاوِند چارپائي کے پیچھے آکر دبک رہا ھي - عین وصل کي حالت میں اپنے یار سے پکار پکار کر کہنے لگي اي مرد! تو نے کہا تھا کِہ میں ایمان دار ہوں ایسا نہ ہو کِہ اب بے ایمان ہو جاوے اور تو جانتا ھي کِہ جو میں نے تیرے ساتھ شرط کي ھي - یار نے بھي اُس کے اِظہار سے معلوم کِیا کِہ اِس بات میں کُچھ فِي ھي اور اِس چار پائي کے پیچھے کُچھ نہ کُچھ ھي تو چُپکا ہو رہ دیکھ تو یہہ عورت کیا کرتي ھي؟ پھر وہ بولي کِہ میں نے تجھ کو کہا تھا کِہ میرا خاوِند گھر میں نہیں ھي تو دو تین دِن میري حویلي کي نِگہباني کر اور تونے کہا تھا کِہ تو مُجھ کو کیا دیگي؟ میں نے وعدہ کِیا تھا کِہ اپنے خاوِند کے باغ سے ایک گلدستہ خوش بودار پھولوں کا بناکر تجھ کو دونگي لیکن پھر اُسي وقت میں نے اُس اِقرار کا اِنکار کِیا اور یہہ بھي کہہ دِیا تھا کِہ اگر تو کُچھ پیسا ٹکا مانگیگا تو ایک دمڑي نہ پائیگا پھر تو نے کہا تھا کِہ میں کُچھ نہیں چاھتا بھلا کِسي وقت رات کو اپني پائنتے لیٹ رہنے دینا میں نے اِس شرط پر قبول کِیا تھا کِہ میرے خاوِند کي کِسي چیز کو ہاتھ نہ لگاوے *

تب مرد بولا کِہ اي نیک بخت! میں ایسا دغاباز بے ایمان نہیں ہوں کِہ پرائي چیز پر ہاتھ ڈالوں اور جِس کي بات کا ٹھِکانا نہیں اُس کے ایمان کا بھي نہیں - جیسا تجھے اپنے خاوِند کا ڈر ھي ویسا ھِي مُجھے

خُدا کا خۆف هي - مئیں نے اِس عُمر مئیں بہُت سئیر کي هي پر تُجھ سِي عۆرت ستوَنتي اۆر دِیانت‌دار کہِیں نہیں دیکھي - اِسئ عِصمت و پارسائي کے سبب سے تیرا خاوِند تُجھے چاهتا هي *

رنڈي نے کہا کِہ تو جۆ اِتني تعریف میرے صلاح و تقوٰے کي کرتا هي مئیں کِس لائِق هُوں پر شب و رۆز خُدا کي درگاہ مئیں یِہي دُعا مانگتي هُوں کِہ سِوائے اپنے خاوِند کے کِسي غئیر مرد کا مُنّہہ نہ دیکھوں - پِھر بۆلي کِہ اي جوَان! سچ کہہ یِہہ چارپائي کِیۆں هِلتي هي کیا تو هِلاتا هي؟ بۆلا هاں - وُہ بۆلي کِیۆں؟ وُہ بۆلا کِہ مُجھے کِسي مرد کے پاؤں کي آهَت کُچھ معلوم هۆتي هي سۆ اِس لِیئے هِلاتا هُوں تا کِہ وُہ جانے کِہ چۆکیدار جاگتا هي *

عۆرت نے کہا اگر تیرا یِہہ اِرادہ هي تۆ خوب زۆر سے هِلا جۆ اُس کي آواز سُنکر چۆر جۆ گھر مئیں آیا هي سۆ بھاگ جاوے - مرد نے وئیسا هِي کِیا جۆ رنڈي نے کہا تھا - اِتنے مئیں چھپَرکھٹ کا ایک پایا ٹوٹ گَیا - کُمھار نے جلدي اپنے هاتھ کے آسرے پر تھام لِیا گِرنے نہ دِیا - تمام شب وُہ سہارا دِیئے بئیٹھا رہا اۆر یِہہ دۆنۆں عئیش کرتے رهے جب صُبح هُوئي گھروالے نے چھپَرکھٹ کے نِیچے سے نِکَل کر اُس جوَان کۆ گلے لگا لِیا اۆر کہا اي یار! صد رحمت تُجھ کۆ اۆر تیرے ماباپ کۆ کِہ جئیسي تو نے میرے مال کي اۆر گھر بار کي حِفاظت کي وئیسا هِي خُدا تیرے اِیمان کا نِگاهبان رهے - جئیسي کہ تُجھ سا صالِح اۆر پرهیزگار کہیں نہیں دیکھا شاید کِہ جہاں تیرے [illegible] *

یہہ کہکر کچھ روپیے بہ طریقِ نذر اُس کو دیئے اور رُخصت کیا پھر اپني جورو کے لگا پاؤں پڑنے اور اُس کي عصمت پر صد آفریں کرنے اور دُعائیں دینے اور کہنے کہ جیسي تو نے میري ڈاڑھي کي شرم رکّھي خُدا تجھے ویسي ھي جزا دے *

عورت بولي کہ شُکر ھي خُدا کي درگاہ میں جو اتنک تیري فرمان برداري میں مُجھ سے قُصور نہیں ہُوا اور شب و روز یہي چاھتي ہُوں کہ خُدا تیرے سامھنے مُجھ کو زمین کا پیوند کرے کہ اُسي سے میري دونوں جہان میں سُرخروئي ھي *

یہہ قِصّہ تمام کر کے توتے نے مُجھ سے کہا کہ جیسا کہ وہ کُمھار احمق اپني عورت کي بدکاري آنکھوں سے دیکھکر اُس کے مکر و فریب میں آگیا۔ میں ویسا بیوقوف نہیں جو تیري میٹھي باتوں پر بھول جاؤں اور جہاں تو لیجاوے چلا جاؤں۔ میں نے کہا وہ کُمھار نہایت دانا تھا۔ اگر تجھ سا نادان ھوتا تو اپني عورت کا بھید ظاھر کرتا تو رنڈي سمیت اپنے ھم چشموں میں رُسوا ھوتا اور وے دونوں عُمر بھر ساري خِلقت کے انگُشت نُما رھتے۔ اگر وہ برداشت نہ کرتا تو غُصّے سے کِسي کو مارتا یا آپ مر رھتا *

توتا بولا کہ تو مُجھ سے کہتا ھي کہ اگر وہ تجھ سا ھوتا تو وھیں خُون خراب کرتا۔ شُکر خُدا کا کہ مُجھے حق تعالیٰ نے آج تک ھر ایک بُري بات سے بچا رکّھا ھي اور اب تلک ایک خُون بھي میرے ھاتھ سے نہیں ہُوا اور تو اِتنے جُنونِ ناحق ھر روز کرتا ھي کہ میري عقل میں نہیں آتے۔ بھلا

argument

یِہ تو کہہ۔ خُدا کو کیا مُنہہ دِکھاویگا اور کوسی دلیل اپنے بچانے کے لِئے لاویگا؟ مئیں نے کہا تو نہیں دیکھتا مئیں پانی مئیں جب پاؤں رکھتا ہُوں تو کئیسا ہولے ہولے چلتا ہُوں کِہ مبادا میرے پاؤں تلے کوئی جِی آجاوے۔ توتا بولا اَی دغا باز۔ تیرا ہولے چلنا فریب سے خالی نہیں۔ پانی مئیں تو یوں آہِستے آہِستے چلتا هي کِہ کِسی کو صدمہ نہ پہُنچے لیکِن جیتی مچھلیوں کو بے تأمّل نِگل جاتا هي *

argument

جب ہُدہُد نے دیکھا کِہ دونوں کی تقرِیر مئیں سراسر خِلاف هي اور توجیہہ دونوں کی دُرُست هي تب خانساماں کو فرمایا کِہ بگلے کے واسطے سات پارچے کا خِلعت جلد لاؤ۔ مِیرسامان نے جلدی سے چوگوشے مئیں لگا حُضور مئیں لا حاضِر کِیا۔ پادشاہ نے مُجھے خِلعت دے اور خاطِرداری کر رُخصت کِیا اور کہا۔ تو آگے چل۔ مئیں تیرے پِیچھے توتے کو بھی قاز کے پاس بھیجتا ہُوں۔ مئیں دو تین روز کے درمیان حُضور مئیں آکر حاضِر ہُوا پھِر کھڑے ہو کر ادَب سے کہنے لگا پِیر و مُرشِد! آپ غافِل کیا بیٹھے هئیں۔ لڑائی کی تیّاری کیجِئے۔ ہُدہُد جنگ کے اِرادے پر فوج لِئے آتا هي۔ کوئی دِن کو یہاں آن پہُنچیگا۔ یِہ بات سُنکر قاز اور اُس کے وزیر سُرخاب نے ہنس دِیا اور بگلے سے بہ طور رمز کے کہنے لگے۔ کیا خوب! تو اِتنی مُدّت کے سفر مئیں یِہ تحفہ لایا۔ بگلے نے عرض کی جہاں پناہ! آپ مانیں یا نہ مانیں جو باتیں سچّی اور خیر خواہی کی تِھیں سو مئیں نے خِدمت مئیں گُذارِش کِیں۔ آگے جو مرضی خُداوند کی ہو سو بِہتر۔ بادشاہ

نے بگلے سے کہا کِہ جِتنے تُمھارے بھائي بند ھیٔں سبھوں کوٗ جمع کرکے ھمارے پاس لاؤ ھم اُن کوٗ نوکر رکھیٔنگے *

یِہہ بات سُنکر بگلا بہُت خوش ھُوا اؤر قار سے رُخصت لیٔکر گھر آیا اؤر اپنے سب بھائیوں کوٗ اؤر برادرِي کے لوٗگوں کوٗ جمع کرنے لگا تب سُرخاب نے قار سے عرض کي کِہ خُداوَند! ایٔسے بد باطن فریٖبي کوٗ سرکار میٔں دخیل کرنا نامُناسِب ھي۔ قار نے سُرخاب کي بات کا جوَاب نہ دِیا اؤر یِہہ کہا کِہ ایٔسا ماجرا ھم نے اپنے بُزُرگوں سے کبھي نہیں سُنا تھا سوٗ اِس کي زبانی سُنا شایدِ یِہہ بات سچ ھوٗ۔ اب تو ایٔسي فِکر کرکِہ دُشمن غالِب نہ ھوٗسکے۔ سُرخاب نے کہا کِہ جہاں پناہ! اِس مشورے کے لِیئے خِلوَت ضُرور ھي کِیوٗں کِہ اگر کوٗئي صلاح داناؤں کي مجلِس میٔں کرے گوٗ کِہ آواز اُس کي اُن کے کان تک نہ پہُنچے توٗ بھِي وے اُس کے ھوٗنٹھوں کي حرکات اؤر ھاتھوں کے ھِلنے اؤر سِر کي جُنبِش سے صاف معلوم کر جاتے ھیٔں *

پس ایٔسي جگہہ بیٔٹھنا چاھیٔے کِہ جہاں کوٗئي نہ دیٔکھے اؤر وھاں کے بیٔٹھنے کي کِسي پر اِطّلاع بھي نہ ھوٗ۔ مثَل ھي کِہ "دیوار ھم گوٗش دارد" *

آخِرش بادشاہ اؤر وزِیر دوٗنوں خِلوَت میٔں گئے تب سُرخاب کہنے لگا کِہ میٔرے خِیال میٔں یِہہ آتا ھي کِہ بگلے کوٗ ھُدھُد کے یہاں صُلح کے لِیئے بھیجیٔے۔ لڑائي خوب نہیں کِیوٗنکہ "جنگ دوسر دارد" خُدا جانے فتح کِس کي ھوٗ۔ قار نے یِہہ اُس کي مصلحت پسَند نہ کي تب عرض کي کِہ اوّل دوٗ چار عقلمندوں کوٗ ھُدھُد کے مُلک میٔں جاسوسي کے لِیئے روَانہ کیجیٔے تا کِہ

اُس کے لشکر کي تعداد اور روز روز کا احوال دریافت کرکے حضور میں بہ طور خُفیہ بویسي کے پُہنچایا کریں - کیونکہ بادشاہ کو لازم هي کہ جب کوئي فِکر لاحق هو تو اُس کا جلد تدارُک کرے اور هرگِز اُس سے غافِل نہ رهے اور جاسوسوں کے عمال اطفال کو بہ خوبي نظر بند رکھے کہ وے اُس مُلک کے لوگوں سے مِل نہ جاویں اور اپنے لڑکے بالوں کو مخفي بھي نہ لیجا سکیں اور تُم سے بغاوت نہ کریں *

قار نے کہا تیري دانِست میں لائق جاسوسي کے کون هي؟ سُرخاب بولا کہ پیلک - لیکن پہلے اُس سے مُچلکا اور قسم لے لیجئیے کہ یہہ بات (کہ جِس کے واسطے هم تُم کو بھیجتے هیں) کِسو سے نہ کہیو - اگر وُہ بات کِسو پر کُھلیگي تو بڑي سزا تُم کو دِي جائیگي کیونکہ اِفشاے راز میں بڑي بڑي قباحتیں هیں - تمام مُلک میں فساد برپا هوگا اور کام بھي خاطِر خواہ انجام نہ پاویگا - بات بِگڑ جائیگي پِھر اُس کا سنوارنا نِہایت مُشکِل هوگا *

تب قار نے پیلک کو بُلوایا اور جِس طرح سے کہ سُرخاب نے کہا تھا اُسے قسم کِھلا مُچلکا لے خِلعت اور پان دیکر جاسوسي کے لِیئے بِھجوایا اور زباني بھي فرمایا کہ میں دیکھوں تو کیسي خیر خواهي سرکار کي کرتا هي - بعد دو تین روز کے کُلَنگ کوتوال نے بادشاہ کے سامھنے آکر عرض کي کہ جہاں پناہ! هُدهُد جو خُشکي کا بادشاہ هي اُس کي طرف سے اِیلچي هو کر ایک توتا آیا هي اور اُس کے ساتھ دو چار رفیق بھي هیں سو ڈِهوڑي پر حاضِر هیں اگر حُکم هو تو رُوبرو آویں - یہہ سُنکر قار نے سُرخاب کي طرف

دیکھا اُس نے عرض کي کِہ بِالفِعل حُکم کِیجیئے جہاں بہُت لوُنا پاني اور ہوَا زبون ہوْ تہاں اُس کے رہنے کوْ جگَہہ مُقرّر کریں جوْ توْتا چند روز اپنے رفیقوں کے ساتھ وہاں رہ کر معلوم کرے کِہ یِہہ جگَہہ اچّھي نہیں۔ پاني یہاں لگتا ھي۔ ہوَا بُري ھي۔ جوْ کوْئي یہاں رہتا ھي سوْ اذیت پاتا ھي تب یِہہ احوَال اپنے بادشاہ کوْ وُہ لِکھ بھیجیگا کِہ اِس شہر کي آب و ہوَا نِہایت مُخالِف ھي۔ جوْ کوْئي یہاں آویگا سوْ اپني جان دے جاویگا۔ اِس خوْف سے یقین ھے کِہ ھُدھُد اِدَھر کا قصد نہ کریگا اور یِہہ بھي گھبرا کر خُود بخُود رُخصت چاھیگا *

قار نے بھِي اُس کے کہنے سے ایسي جگَہہ مُقرّر کي جوْ کوْئي وہاں کے پاني کي ایک بُوند پِیوے اور اُس جگَہہ کي ہوَا کھاوے توْ مُفت اپني بھلي چنگي جان گنوَاوے۔ پِھر قار نے فرمایا تو جوْ کہتا ھي کِہ لڑنا خوب نہیں صُلح بِہتر ھي کِیوْں کِہ اِس میں ایک فِکر ھي اور اُس میں ہزار اندیشے اور انجام اُس کا معلوم نہیں کیا ہوْ؟ یِہہ بات غلَط کِس لِیئے کِہ میرے پاس فوْج بہُت ھي اور خزانہ بے شُمار۔ خُدا کے فضل سے مُجھے یقین ھي کِہ میري فتح ہوْگي تو صُلح کي بات ہرگِز زبان سے مت نِکال بلکہ خُدا سے یِہہ دُعا مانگ کِہ میري فتح ہوْ۔ سُرخاب بوْلا کِہ پیر و مُرشِد! یِہہ لازِم نہیں کِہ بہُت فوْج اور خزانہ ہوْنے سے فتح ہوْ اگر خُداوَند سے کِسي نے اِس مُقدّمے میں بصورت ترغیب کے کہا ہوْ محض غلَط ھي کِیوْں کِہ آپ کے لشکر کے لوْگوْں نے لڑائي کا مُنہہ اور جنگ کا میدان نہیں دیکھا اِس واسطے لڑائي کے نام

سے بہُت خوش ہوتے ہیں جب کِہ دُشمن کي فوج کے سنمُکھ ہونگے تب دیکھیو کِہ اِن کے پاؤں ٹھہرتے ہیں کِہ نہیں *

لیکِن میں جانتا ھوں کِہ مُخالِف کي فوج کو دیکھتے ھِي بھاگینگے بلکہ روکے سے بھِي نہ رُکینگے کیوں کِہ اِنھوں نے آج تک کہیں لڑائي بھِڑاي نہیں کي اور اپنے گھروں میں فراغت سے رہا کِیئے ہیں اور آرام طلَب ہو رہے ہیں۔ اِس واسطے میں منع کرتا ھُوں کِہ آپ ہرگِز لڑائي کا قصد نہ کِیجیئے اور صُلح کری بہُت خوب ھي اور بہُت ایسے ہیں کِہ گھر میں لاف زني کِیا کرتے ہیں۔ وقت پر کام نہیں آتے اور لڑائي کے میدان سے جلد بھاگتے ہیں اگر تُم کو لڑائي ھِي کا اِرادہ ھي تو جِنھوں نے لڑائیاں دیکھیں ہیں اُن کو سردار کِیا چاھیئے نہ اُن کو جو ڈرے ھُوئے ہوں چُنانچہ مشہور ھي "ڈرنیوالے نہیں لڑتے مگر ناچاري سے"۔ جو لوگ آزمودہ کار اور جنگ دِیدہ ہیں اُن کو سالارِ فوج کِیا چاھیئے اور مُجھے بگلے کے فحواے کلام سے یوں معلوم ہوتا ھي کِہ ھُدھُد آج کل معہ فوج تُمھارے مُلک میں لڑائي کے لِیئے پہُنچتا ھي *

بِالفِعل صلاحِ وقت یِہي ھي کِہ کُچھ تدبیر اُس کي ابھِي سے ہو رہے۔ اُس وقت کُچھ نہ ہو سکیگي۔ اِس میں غفلت نہ کیجیئے۔ کہتے ہیں کِہ "دُشمن جب تک دُور ھي اُس سے اِحتِراز کِیا چاھیئے جب نزدیک آ پہُنچے تو جنگ کرنا ضُرور ھي" اور یِہي معلوم ہوتا ھي کِہ ھُدھُد کي فوج آپ کے لشکر سے بہُت ھي۔ کُچھ ایسي فِکر ہو جِس سے یِہ مُلک ہمارے

قبضے مٰیں رهي اۋر اِس كا كُچھ اندیشہ نہ كِیا چاهیئے كِس واسطے كِہ فتح خُداداد هي *

قازنے كہا اِس كۆ بهي تُم سۆچۆ كِہ كِس حِكمت سے شہر همارا سلامت رهے - اُس نے عرض كي كِہ یِہہ تۆنا جۆ ایلچي هۆ كر آیا هي اب اُس كۆ اذیّت مٰیں ركھنا مُناسِب نہیں بلكہ حُضور مٰیں بُلوا كر ایسي میٹھي باتیں كِیجیئے كِہ وُہ خوش رهے اۋر مكان بِهي اُس كے واسطے اچّها سا تجویز كِیجیئے كِہ كِسي طرح سے تكلیف نہ پاوے - پِهر داناؤں كي صلاح سے ایك كۆٹ بنوائے - قازنے پوچها كِہ كۆٹ كے بنوانے مٰیں تو كیا فائِدہ سمجھا هي؟ كہا كِہ قِلعہ سرداروں كۆ ضرور هي كِیوں كِہ بُرے وقت مٰیں اگر كۆئي سردار پانسَو سوَار سے اپنے قِلعے مٰیں رهے اۋر دس هزار سوَار دُشمن كے اُس كۆ مُحاصرہ كر لیویں تۆ چند رۆز اُس كۆ كُچھ اندیشہ نہیں - اِس عرصے مٰیں كُچھ نہ كُچھ صورت رِفاهیت كي هۆجاتي هي - اگر مُخالِف كي سِپاہ پلٹ جاوے اۋر كۆئي آكر یِہہ بات كہے كِہ دُشمن كي فۆج بهاگي جاتي هي - هرگِز اُس كے كہنے سے اُس كا پِیچها نہ كِیجئے - اِس مٰیں اكثر لۆگوں نے دغا كهائي هي *

اۋر عقلمندوں نے كہا هي كِہ جِس كا لشكر بہُت نہ هۆ اُس كۆ چاهیئے كِہ شہر پناہ مٰیں رهے - اگر شہر پناہ نہ هۆ بنا لیوے اۋر دیوَاریں اُس كي چاروں طرَف سے بَلند هوں اۋر خندق گہرِي اۋر چۆڑي هۆ اۋر هتهیار جِتنے چاهئیں اُس مٰیں مۆجود رهئیں اۋر دانے پاني كا بِهي ذخیرہ مۆجود ركهے -

جب ایسا بندوبست آگے سے ھوٗ رھے توٗ یک بیک کِسي حرِیف کا قدَم نہیں پڑ سکتا *

قاز نے سُرخاب سے کہا کِہ اِس کام کے واسطے مئیں کِس کوٗ مُقرّر کروں کِہ جِس سے یِہ کام اِتمام ھوٗ؟ سُرخاب بوٗلا اگَر شِتابي کام کرنا منظور ھوٗ توٗ ایسے کوٗ کہیئے کِہ جِس پر اپنا اِعتِماد ھوٗ۔ سوٗ ویسا شخص اِس سرکار مئیں سِوائے کُلنگ کوٗتوال کے دُوسرا مُجھے نظَر نہیں آتا تب اُس کوٗ اُسي وقت بُلایا اوٗر وُہ حُضور مئیں حاضِر ھُوا *

اُس کے حق مئیں بہُت سي سرفرازي کر کے فرمایا کِہ اي کُلَنگ! سُرخاب کے کہنے کے مُوافِق جلد ایک بڑا سا مضبوط قِلعہ تیّار کر۔ اُس نے آداب بجا لاکے عرض کي کِہ جہاں پناہ! غُلام نے اِس سے چند روٗز آگے ھِي کوٹ تیّار کر رکّھا ھي اوٗر ذخیرہ غلّے کا اوٗر اسباب لڑائي کا جِتنا کُچھ چاھیئے سب اُس مئیں موٗجود کر رکّھا ھي۔ یِہ بات سُنکر قاز بہُت خوش ھُوا اوٗر قِلعہ دیکھنے کوٗ گیا۔ دیکھکر نِہایت پَسند کِیا اوٗر خاطِر جمع ھُوئي اوٗر اُس کے حق مئیں بہُت سي بخشِش اوٗر اِنعام ھُوا *

بعد کِتنے دِنوں کے ایک روٗز کُلَنگ نے قاز کے رُوبرو جاکر عرض کي کِہ خُداوَند! مینگھبَرن نام کوّا اپني بِرادَري سمیت دروازے پر حاضِر اُمّیدوار قدَم بوٗسي کا ھي اوٗر یِہ عرض کرتا ھي کِہ مئیں آپ کا نام سُنکر نوٗکري کے لِیئے بہُت دُور کا چلا ھُوا سنگل دِیپ سے آتا ھُوں۔ اگَر مرضي مُبارک ھوٗ توٗ واسطے مُلازمت کے حاضِر ھوٗ۔ قاز نے کہا بہُت اچّھا۔ اُسے نوٗکر رکّھا

چاهئیے - سُرخاب بولا کِہ جو حُکم هُوا سو بجا هي لیکِن بندے کو یِہہ ڈر هي کِہ مبادا یِہہ کوّا بهیجا هُوا کهیں بادشاہ هُدهُد کا نہ هو وِالّا بڑي خرابي کریگا - اگر اِس کو آپ نوکر رکهینگے تو راے مَدن پال سارنگ کي سي مثَل هوگي جو حاکِم تُرکستان کا تها *

قار نے پوچها کِہ وُہ قِصّہ کِیونکر هي؟

نقل راے مَدن پال سارنگ کي

کہا یوں کہتے هئیں کِہ راے مَدن پال نے کِسي وقت مئیں اپني ساري فوج اور بڑے بڑے پہاڑ سے هاتهي لیکر ایک قِلعے کو مُحاصِرہ کِیا اور چهہ مهینے تک لڑتا رها هرچند لینے کا قصد کِیا پر لے نہ سکا - ناچار هو کر ایک دِن مئینا کرن اُس کے وزِیر نے (جو بڑا دانا تها) کہا کِہ حضرت! لشکر مُفت مارا گیا اور کُچهہ فائِدہ نہ هُوا - اب ایسي حِکمت کِیا چاهیئے کِہ فوج هلاک نہ هو اور قِلعہ بهي تهوڑے دِنوں مئیں هاتهہ آوے *

راے نے کہا اگر تیري تدبیر اور حِکمت سے لشکر ضائِع نہ هو اور قِلعہ جلد هاتهہ آوے تو اُس کي قِلعہ داري اور دولت تُجهے بخشوں - وزِیر نے خوش هوکر تین شخصوں کو بُلوایا - ایک سائیس دوسرا مهاوت تِیسرا باورچي - اُن تینوں کو کئي طرح سے جاسوسي اور فریب کے ڈهب سِکهائے اور بہت سا اِنعام اِکرام دیکر اُس قِلعے مئیں دغابازي کے لِیئے بهیجا - وے تِینوں فقیرانہ لِباس بنا کر کِسي حِیلے سے اُس کوٹ مئیں گئے *

چند روز وهاں رہ کر وُہ لِباس تبدیل کرکے اپنے اپنے پیشے کي نوکرِي وهاں کے راجا کي سرکار میں کر کے هر ایک اپنے اپنے کام میں جان و دِل سے همیشہ سرگرم اور چُست و چالاک رهنے لگا جب اُن کي خِدمت اور چالاکي هر ایک کام میں وهاں کے سرداروں نے دیکھي تب ایک کو اُنھ میں سے سرکاري مِیر مطبخ اور دوسرے کو اِصطَبل کا داروغہ کروایا اور تسرے کو فیلخانے کي داروغگي دِلائي - اُن کي طَرَف سے هر ایک سردار کي یهاں تک خاطِر جمع هُوئي کِہ آپَس میں کہنے لگے کِہ همارے راجا کي سرکار میں اُنھ تِینوں کے برابر محنتي اور خیر خواہ اور کوئي نہیں *

جب اُنھوں نے دیکھا کِہ هم سے یهاں کے لوگوں کي خوب خاطِر جمع هُوئي تب آپَس میں ایک نِرالے مکان میں اِکٹّھے هو کر کہنے لگے کِہ وزیر نے جِس کام کو همیں یهاں بھیجا هي اب اُسے اِس ڈهب سے کِیا چاهیئے کِہ آدمیوں اور گھوڑوں اور هاتھیوں کو پرسوں شب کیتیئں زهر کِھلایئے اور یهاں سے نِکَل چلیئے تب اِصطَبل کے داروغہ نے سارے گھوڑوں کو مهیلے کے ساتھ زهر کِھلایا اور مِیر مطبخ نے تمام کھانے میں زهر مِلایا اور فِیلخانے کے داروغہ نے بھي سارے هاتھیوں کو راتِب میں زهر دِلوایا جِنھوں نے وُہ زهر مِلایا کھانا اور دانا اور راتِب کھایا - سب کے سب وهیں مر رهے غرَض اِس طرح اپنا کام کر- تینوں نے ایک ساتھ قِلعے سے باهر نِکَل کر اپنے لشکر میں آ وزیر کو خبَر کي کِہ جِس کام کے لِیئے آپ نے همیں بھیجا تھا سو هم اُس کام کو تمام کر آئے هیئں *

وزيرنے جاکر بادشاه سے عرض کي کِ خُداوَند! آپ کے اِقبال سے غُلام کي تدبیرنے اُس کام کو انجام پہنچایا تب بادشاه یِہ خوشخبري سُنتے هِي اپني فؤج سمیت بے خلِش مُخالِف کے گڑھ میں داخِل هُوا اؤر دُشمن کا سارا لشکر تین آدمیوں کي سعي سے مارا گیا - دیکھیئے حضرت! بیگانے آدمي کو اپنے کام میں دخل دینا ایسا ریوں هي *

part / interruption / inclined / pleased

قازنے کہا بھلا کیا مُضایقہ اُس کوّے کو ایک بار حُضور میں لاؤ اگر میں اُسے قیافے کے رُو سے زِیرک و دانا دیکھونگا تو اُس کو نؤکر رکھونگا اؤر اُس کے لائِق کام سِپُرد کرونگا اؤر نہیں تو رُخصت کِیا جائیگا - سُرخاب نے جو مِزاج قاز کا کوّے کي طَرَف مائِل دیکھا تو اُس کو اپنے ساتھ حُضور میں لایا اؤر بادشاه کے قدموں پر ڈلوایا قازنے جب اُسے اِمتِحان کے رُو سے دیکھا اؤر اُس کي گُفتگو سُني تو بہُت محظوظ هُوا اؤر لائِق رِفاقت کے جان کر اپنا رفِیق کِیا *

ایک روز سُرخاب نے عرض کي پیر مُرشِد! قِلعہ خاطِر خواه بن چُکا هي اؤر اسباب لڑائي کا بھِي جِتنا چاهیئے سب مؤجود هو چُکا اب توتے کو رُخصت کِیجیئے - یہاں رهنا اِس کا خُوب نہیں - کِیوں کِ اگر یِہ زیاده رهیگا تو یہاں کے تمام احوَال سے واقِف هوگا اؤر اپنے بادشاه سے مُفصّل بَیان کریگا - سُرخاب کي یِہ صلاح قاز کو نِہایت پسَند آئي اؤر بارِ عام کا حُکم کِیا - جِتنے آبي جانوَر تھے اپني اپني جگہہ پر مجلِس میں دربار کے وقت برابر برابر هاتھ باندھ کر آن کھڑے هُوئے اِتنے میں حُکم هُوا کہ هُدهُد

کے ایْلچي کوْ بُلاوْ لوْگ دوْڑے اوْر اُس کوْ حاضِر کِیا اُس نے ادَب سے کھڑے
هو کر دُور سے مُجرا کرکے عرض کي کِہ خُداوَند! اگر حُکم هوْ توْ اپنے بادشاہ
کا پیْغام حُضور میں عرض کروں قاز نے اِشارہ کِیا کِہ هُوں! توْتا بھاري آواز
سے کهنے لگا کِہ غُلام کے شاهنشاہ نے فرمایا هي کِہ اگر باز کوْ اپني جان اوْر
مُلک و مال عزیز هي توْ اپنے گلے میں گلھاڑي ڈالکر جلد میرے قدموْں
پر آکر گِرے اوْر عاجِزی سے اپني تقصِیر مُعاف کر واوے وِالّا اپنے واسطے
جگہ رهنے کي دوسري ٹھہراوے حضرت سلامت! همارے بادشاہ کي لڑائي
کي فوْج ابتلک تُمهاري سرحد سے دور هي آپ کے حق میں بِہتر یِہ هي کِہ
کُچھ هاتھي اوْر اُوںٹ اوْر گھوْڑے اوْر کُچھ روپیے اوْر اشرفیاں اوْر جواهِرات
بہ طوْر پیْش کش کے جلد روَانہ کِیجیئے کِہ میرے بادشاہ کي اِطاعت تُمهارے
واسطے سراسر فائِدہ هي۔ اگر یِہ کِیجیئے توْ شاید تُمهارے حال پر همارا بادشاہ
مِهرباں هوْ اوْر تُمهارے مُلک کوْ خاک سیاہ نہ کرے *

جب قاز نے توْتے کي زبان سے یِہ باتیں سُنیں۔ غُصّے سے آگ هوْ
گیا اوْر فرمایا کوْئي هي؟ کِہ اِس بے اِمتِیاز کے بال و پر اُکھاڑ کر حُضور سے
دُور کرے۔ کوّا جوْ دست بستہ کھڑا تھا۔ بوْلا کِہ اگر غُلام کوْ حُکم هوْ توْ اِس بے
ادَب کي واقعي خِدمت بجا لاوے کِہ پھر کوْئي ایْلچي کِسي بادشاہ کے حُضور
ایسي گُستاخي نہ کرے۔ اِس میں سُرخاب نے کہا کِہ ایْلچي کوْ مارنا شاهانِ
عالي مِقدار کے آداب سے بعید اوْر موجِب بدنامي کا هي اوْر دانا کهینگے
کِہ سُرخاب وزیر سُفید ڈاڑھي کا حُضور میں حاضِر تھا۔ ایسي نالائِق حرکت

decline ?

کیوں ہوئے دي؟ کیا اِتنا نہیں جانتا تھا کِہ ایلچي کو زوَال نہیں۔ خُدا نہ خواستہ۔ یِہہ بات ہوگي تو کِسي بادشاہ کے یہاں سے ایلچي پِھر کبھي نہ آویگا اور بُزرگوں نے کہا ھي کِہ جِس مجلِس میں کوئي بوڑھا نہ رہے تو یقین ھي کِہ کُچھ نہ کُچھ کام وہاں بِگڑتا ھي اور اُس کو مجلِس نہیں کہتے۔ جہاں پناہ! میں جھوٹھ نہیں عرض کرتا ہُوں کِہ آج تک کِسي بادشاہ نے ایلچي پر ھاتھ نہیں اُٹھایا۔ ھرچند وُہ گُستاخي کرے پر اُسے ھرگِز بادشاہ خاطِر میں نہیں لاتے ھیں اور توتا سا ایلچی کم پیدا ہوتا ھي۔ اگر اِس کو قتل کرینگے تو آیندہ بہت پچھتائینگے *

آخِر سُرخاب وزیر کے کہنے سے قاز بادشاہ کا دِل مُلائِم ہُوا اور اُس کو خِلعت اور بیڑا مرحمت کر کے رُخصت کِیا۔ بعد کِتنے ایک دِنوں کے وُہ اپنے بادشاہ کے پاس جا پُہنچا۔ اُس نے پُوچھا کِہ اي توتے! وہاں سے تو کیا کام کر لایا اور تُجھ سے کیا کیا جوَاب و سُوال درمیان آئے اور مُلک اُس کا کیسا ھي اور تُجھ کو رُخصت کِس طرح کِیا؟

grant betel

اُس نے عرض کي جہاں پناہ! کُچھ نہ پوچھئے۔ لڑائي کي تیّاري کِیجیئے اور میں نے جوَاب و سُوال دلیري سے مانند مردوں کے کِیا اور اُس سلطنت کے رُعب سے ھرگِز نہیں دَبا جو آپ کا پیغام تھا سو سِرِ مجلِس قاز کو پُہنچایا اور مُلک جو قاز کے قبضے میں ھي اُس کي تعریف مُجھ سے ہو نہیں سکتي۔ میري دانِست میں تو بہِشت پر فوقیت رکھتا ھي جب میں وہاں پہنچا تو مُجھے ایک زبوں جگہہ میں نظر بند رکّھا اور اُس نے بڑي

resemblance awe excellence bad

مِحنت سے ایک قِلعہ بنوایا هي اور لڑائي کا بہت سامان اُس میں جمع کروایا هي لیکن جِس وقت خُداوند کي فوج اُس مُلک کے لینے کو چڑھے گي تو یقین هي کِہ پہلے هِي حلّے میں وہ حِصار فتح ہوگا اور مُلک اُس کا مُفت هاتھ آویگا *

تب کرگس وزیرنے دِل میں خِیال کیا کِہ شاید یِہ توتا وهاں سے رُسوا ہوکر آیا هي - اُس سے پوچھا کِہ میں نے یوں سُنا هي کِہ قازنے تیري بڑي مُدارات اور خاطِرداري کي اور طرح طرح کے کھانے تیرے واسطے بِھجوایا کرتا تھا - توتے نے جواب دِیا اي وزیر! یِہ بات سراسر غَلط هي - سِواے بدي کے کُچھ مُجھ سے اُس نے نیکي نہ کي - میں نے یِہ غنیمت جانا کِہ اُس نے مُجھے جیتا چھوڑا - یِہ سُنتے هِي ہُدہُد کا چِہرہ غُصّے سے لال ہو گیا - اُسي خفگي کي حالت میں حُکم کِیا کِہ ابھي میرا خیمہ باہِر نِکلے - کرگس نے عرض کي کِہ بادشاہوں کو اِتني جلدي نہ چاهیئے کِہ اِس میں کام بِگڑتا هي - کُچھ سنورتا نہیں - مُناسِب یِہ هي کِہ آج سب اُمراؤں اور رِسالداروں کو صلاح کے واسطے حُضور میں بُلائیے اور اُن سے یِہ بات کہیئے کہ بھائیو! ایک مُشکِل درپیش آئي هي - کُچھ اِیسي نیک صلاح کِیجیے کِہ مُشکِل آسان ہو - سب نے سُنکر پوچھا کِہ وہ کیا هي؟ فرمایا کِہ قازنے همارے ایلچي سے نِہایت بد سلوکي کي اور قِلعہ بنا کر لڑنے کو مُستعِد ہُوا هي سو میں یِہ چاهتا ہوں کِہ اُس کا کوٹ اور مُلک میرے هاتھ آوے *

سبھوں نے متفِق ہو کر عرض کي جہاں پناہ! هم کو جو فرماؤ سو هم ایک

پاؤں پر حاضِر ھیں اگر ھماري صلاح لِیجیئے تو قاز سے لڑائي کِیجیئے - کِیونکِہ خُداوند کي بھلائي اور سُبھیتا ھم کو جنگ ھِي میں نظر آتا ھي اور اِس اندیشے کو ھرگِز خاطِر مُبارک میں دخل نہ دِیجیئے اور کچّي پکّي بات پر بھِي کِسي کي کان نہ رکھیئے - فتح شِکست اِختیار خُدا کے ھي تب ہُدہُد بولا کِہ توتے نے قاز کے مُلک کي بہُت سي تعریف کي ھي - مُجھے یقین ھي کِہ وُہ جھوٹ نہ ھوگي - یِہہ کہکر اُن کو حُکم کِیا کِہ اپني اپني فوج رسالوں کو جلد تیّار کرو اور نجومیوں کو بُلواویں جو اپني پوتھیوں کو دیکھکر لڑائي کي نیک ساعت ٹھہراویں *

وزیر نے عرض کي جو آپ نے حُکم کِیا سو بجا ھي اور سب کو قبول لیکِن غُلام کي بِالفعل صلاح یِہہ ھي کِہ چند روز اپني جگہہ سے حرکت نہ کیجیئے کِہ لشکر تمام و کمال جمع ھو - ایک دانا سردار کے ساتھ دو ھزار سوار جلد روانہ کِیجیئے کِہ جہاں کہیں راہ میں بہُت پاني ھو وھاں جاکر رھیں - تا فوج قار کي اُدھر گُذارہ نہ کر سکے اور قاز کے لشکر کي خبر ھر روز حُضور میں پہُنچایا کریں - ہُدہُد نے کہا اے وزیر! اپني گویائي کي کمان اپنے ھاتھ سے پھینک کر اپني عقل کے میان سے تیز تلوار میرے ھاتھ دے کِہ مُخالِفوں کے سِروں کو بیدریغ کاٹوں *

وزیر نے کہا جو کچھ اِرشاد ھو سو اُس کے مُوافِق میں بجالاؤنگا لیکِن جو باتیں میں نے اپنے بُزُرگوں سے سُني ھیں اگر حُکم ھو تو عرض کروں - فرمایا کہہ - کرگس بولا یُوں سُنا ھي کِہ جب کوئي بادشاہ کِسي لڑائي پر جاوے تو

اُس کو لازِم هي کِہ پہلے اپني سِپاہ کو اِنعام و اِکرام اور میٹھي باتوں سے
خوش کرے - کِس واسطے کِہ سِپاہ کي خوشِي میں دولت خواهي اور بهلائي
سرکار کي هي اور جب کوچ کرے جہاں کنارہ دریا کا یا جنگل یا پہاڑ
دیکھے - وهاں غافِل نہ رهے اور بڑي خبر داري وهُشیاري سے اُس جگہہ
مُقام کرے اور بڑے بڑے اُمَرا اپنے پاس اور اچھے اچھے تِیر انداز اور
گُلبِلے اچوک اور نیزہ باز اور بَلے بَلے پہلوان جوان هُنَرمندوں کو مُسلّح کر
کے دهنے بائیں اور آتش کے پرکالے برقنداز چالاک سِپاهیوں کو آگے پیچھے
رکھے اور خزانے کے اوپر مضبوط لوگوں کو مُحافظت کے لِیئے متعین کرے
کِس واسطے کِہ اگر فوجِ مُخالِف میں سے کوئي خزانے پر آپڑے تو اُس کے
جواب دِہ رهیں اور جو کوئي لشکر میں سے بیمار هو جاوے یا لنگڑا یا
بوڑها یا لڑکا هو اپنے ساتھہ رکھے اور اُن کے احوال سے غافِل نہ رهے اور اِسي
طرح بادشاہ اور وزیر معہ فوج منزِل بمنزِل جاویں اور جِس جگہہ کہ مقام
کریں اگر وهاں کسي نوع کا کُچھ خوف و خطرہ معلوم هو تو اپنے لشکر
کي چاروں طرف خاربندي بہ طور حِصار کے کریں اور تِیر اندازوں پہلوانوں
سِپاهیوں کو اُس کوٹ کے آس پاس واسطے چوکي پہرے کے بیٹھاویں اور
بادشاہ آپ اپنے خاص مُصاحِبوں کے ساتھ بیچ میں رهے اور خزانہ اپنے
قریب رکھے اور فیلانِ جنگي تیّار رکھے تا کِہ لڑائي کے وقت کام آویں اور
اُمرائوں کو کوٹ میں اپنے پاس رهنے کو جگہہ دیوے اور هاتھیوں پر
هودے اور انباڑیاں اور گھوڑوں پر زین اور پاکھریں کسوائے رکھے *

زِرہ پوش جوانوں کو دروازوں پر بٹھلا کر کہہ دیوے کِہ ساري رات اپني اپني باري جاگتے رھیں اگرچہ فوج اور چوکي پہرے کي طرف سے خاطِر جمع ھو پر بادشاہ کو لازِم ھي کِہ اپني ھُشیاري اور نِگہباني آپ کرے اور اپني فوج سے تین کوس آگے دُشمن کے لشکر کي طرف چالاک سواروں کو بھیجے کِہ چلتے پِھرتے جاگتے کھانستے کھکارتے آنکھوں میں ساري رات کاٹیں اور جب روز روشن ھو تب ڈنکے اور دمامے کا حُکم فرماوے کِہ اُس کي آواز سُن کر دُشمن کا دِل دھڑکنے لگے جب بِگانے مُلک کي سرحد میں پہنچے تو اپني سِپاہ کو طلب تنخواہ دیوے - کیوں کِہ یِہ مُمکِن نہیں کِہ بادشاہ کے کام میں سِپاھي خالي ھاتھ مِحنت اور جاں فِشاني کریں اور لڑائي میں اپنے سِر کٹواویں - سب کوئي خُدا کے بندے ھیں جب اُن کو اور اُن کے لڑکے بالوں کو کھانے پینے سے فراغت اور آسودگي حاصِل ھو تو البتّہ کام آوینگے *

جب بادشاہ لڑائي پر چڑھے تو چاھیئے کِہ بندوبست فوج کا قرینے سے کرے - سب سے اگاڑي توپخانہ چلے اور اُس کے پیچھے توپخانۂ دستي اور اُس کے پیچھے بادشاہ کي تور میں اُمرا فِیل نشین اور اُس کے پیچھے سواروں کا غول اور اُن کے پیچھے کُچھ جنگي ھاتھي اور دھني طرف باندار اور ھتھ نالیں اور پہلوانان جنگ آزمودہ اور بائیں النگ تیر انداز اور شُترنالیں اور جوان لڑائیاں دیکھے ھوئے اور کُچھ سِپاھي ایسي جگہ میں چھپا رکھیں کِہ کِسو پر معلوم نہ ھو اور اپني گھات میں لگے رھیں کِہ وقت

پر کام آویں جب دُشمن کي طرَف سے زِیادتي دیکھیں تب دونوں طرَف سے اپني فوج کي تکبیر کہتے ھُوئے آگے بڑھیں اور مُخالِف پر حملہ کریں اور قاضي و خطیب لشکر میں واسطے نماز پڑھانے کے موجود رھیں اور جو کوئي جان بازي کرے یا زخمي ھووے اُس کے حق میں بادشاہ مِہرباني اور مُوافِق حال اُس کے تسلّي اور بخشِش کرے اور اِنعام اور اِکرام کرے جب جانے کِہ فوج حریف کي سِپاھیوں کي تندِھي سے پسِ پا نہیں ھوتي تب حُکم کرے کِہ سب فیلانِ جنگي اور تمام فوج ایک دِل ھو کر یکایک حملہ کریں ھاتھي ایکبارگي اُٹھ پر ھولیں کِہ سِر دُشمنوں کا اُن کے پاؤں کے نیچے رونْدا جاوے - غریب پرور! اگر اپني فوج میدان میں اور دُشمن کي جنگل میں ھو تو ھرگِز ھاتھي اور سواروں کو اُس میں جانے نہ دیجیئے اور حُکم کیجیئے کِہ سب سردار اور سِپاھي اُتارے ھو ھتھیار پکڑیں اور ایسي جانِفشاني کریں کِہ جِس سے حریفون کي بیخ کني ھو جاوے اور جو کوئي ندي یا گہري جھیل بیچ میں دونوں لشکروں کے آپڑي ھو تو کِشتیوں پر فوج کو چڑھا کر ایسي تدبیر سے لڑاویں کِہ دُشمن بے شُمار مارے جاویں اور اُن کے سِروں کا چبوترہ بندھ جاوے *

اگر قاز کا لشکر ندي میں یا میدان میں نہ لڑے اور قِلعہ پکڑے - اپنے لشکر کے سرداروں کو حُکم دو کِہ اُس کے مُلک میں جہاں غلّہ پاویں لوٹ لیویں جو لوٹ سے زِیادہ ھو تو پھونک دیویں - تالابوں کا پاني کاٹ دیں - کھیتیاں گھوڑوں کو کِھلاویں - باغات کو لُٹوادیں گھاس کي ٹالیں لکڑیوں کے

ڈھیر جلواویں اور جس جس چیز سے اُن کو فائدہ ہو اُس کو آگ دے دیویں اور جس جگہہ تالاب یا جھیل وغیرہ ہو اُس کے گرد لشکر رکھیں کہ پاني بند ہونے سے وے عاجز ہوویں اور دوسري عرض یہہ ھي کہ جب لشکر پر دُشمن کے خُدایتعالیٰ آپ کو فتح دیوے تو مُناسب ھي کہ فوج کو اپني مُخالف کي لوٹ اور پیچھا کرنے سے باز رکھیں - کس واسطے کہ جس وقت تمام سِپاھي روپئ کي طمع اور نافھمي سے اپني دلیري جتانے کے لیئے تم کو چھوڑ کر اُس طرف مُتوجہ ہوویں تو تُم میدان میں اکیلے رہ جاؤگے - خُدا نہ کرے کہیں قاز نے ہُشیاري سے فوج پوشیدہ رکھي ہو - کیونکہ مُدبر بادشاہ دور اندیشي سے کُچھ لوگ مخفي رکھتے ہیں کہ بروقت کام آویں - وُہ تُمھیں تنہا پا کر آپڑے اور گرِفتار کرلے جاوے - فتح ہو کر شِکست ہوویگي اور سلطنت خاک میں مِل جاویگي - پھر خانہ زادوں سے بغیر خاوند کے کُچھ تدبیر نہ بن پڑیگي اور فوج مُفت برباد ہوجائیگي *

بادشاہ نے کہا اي کرگس وزیر! تو نے بہت کُچھ کہا - اب اِتنا کہنا کُچھ ضرور نہیں تو میرا وزیر ھي میرے پاس رہیگا جو تو جانتا ھي اور اپنے بزرگوں سے سُنا ھي لڑائي میں اُس کے مُوافِق کیجو - دونوں اِسي گفتگو میں تھے کہ قاز کو ہُدہُد کے سوار ہونے کي یہہ خبر پہنچي کہ وُہ نیک ساعت میں اپنے مُقام سے ساري سِپاہ لیکر سوار ہُوا اور پیلک جاسوسوں کے سردار نے بھي (جو بھیجا ہُوا قاز کا تھا) اپني برادري میں سے ایک جاسوس کو دوڑا کر اُس کي زباني یہہ پیغام کہلا بھیجا کہ حضرت! غافِل کیا بیٹھے ہیں!

هُدهُد تاجدار ساتھ لشکر بے شُمار کے جنگ کے اِرادے گنگا کِنارے آپڑا هي آپ بهي بهُت هُشيار اور خبردار رهيٖنگے - کِيونکہ کرگس وزير هُدهُد کا مُجهے نِهايت عقلمند نظر آتا هي اور اُس کے فحواے کلام سے يوں معلوم هوتا هي کِہ اُس نے کِسي کو جاسوسي کے واسطے تُمهارے قِلعے میں بهيجا هي *

يِہ بات سُنتے هي سُرخاب بولا کِہ اي بادشاہ! غلام نے آگے هِي عرض کي تهي کِہ کوّا هُدهُد کا بهيجا هُوا هي - سِواے اِس کے کوئي دوسرا نہ هوگا - قاز نے کہا جو تو کہتا هي سو ايسي بات کم هوتي هي اگر کوّا هم سے مُوافِق نہ هوتا تو توتے کے مارنے کو نہ اُٹهتا اور قِلعے میں اپنے لڑکے بالوں سميت نہ آتا *

سُرخاب نے کہا يِہ سچ هي کِہ وُہ اپنے لڑجڑ کو ساتھ لا کر رہا هي لیکِن اُس کو ياد رکهيٖئے کِہ وُہ کبهي نہ کبهي دغا کريگا - قاز نے جواب دِيا اي سُرخاب! نئے نوکر کے برابر پُرانا چاکر نهيں هوتا وُہ نمک حلال اور کار گُذار هوتا هي اور ايسا کام کرتا هي کِہ قديموں سے نهيں هوسکتا مگر تو نے قِصّہ بيربل راجپوت کا نهيں سُنا جو نيا نوکر هُوا اور اپنے بيٹے کو راجا کے بدل قُربان کِيا - سُرخاب نے پوچها وُہ قِصّہ کِيونکر هي -

نقل راے منڈوک اور بیربل راجپوت کي

قاز نے کہا میں نے يوں سُنا هي کہ ايک دِن راے منڈوک راج کے تخت پر بیٹها تها - حجّام نے آکر خبر کي کہ ايک شخص بيربل نام راجپوت ڈهال تلوار باندهے دروازے پر کهڑا اُميدوار مُجرے کا هي - راے نے اِشارت

کي بُلاؤ تب اُس نے بموجبِ حُکم حُضور مئیں لاکر قدَم بوسي کا مُشرّف کروایا - راجا نے پوچھا تو کوَن هي کہاں سے آیا؟ بولا سِپاهي هوں - آپ کا نام سُنکر آیا هوں - فرمایا کِہ تو هماري نوکري کریگا؟ عرض کي جو میرے واسطے کُچھہ کام مُقرّر کِیجے تو البتّہ حاضِر هوں تاکہ مُجھے بھي یِہہ معلوم هو کہ آپ خاوِند هئیں مئیں نوکر هوں - پوچھا درماها کیا لیگا اور کام کیا کریگا؟ کہا پانسَي اشرفیاں روزینہ لونگا - اور آپ کي خِدمت مئیں شب وروز حاضِر رهونگا - کہا تیري رِفاقت مئیں کِتنے لوگ هئیں؟ جوَاب دِیا کہ ایک تلوَار دونوں بازو یِہي میرے رفیق هئیں - فرمایا کِہ ایک آدمي کو اِتنا روزینہ نہیں دِیا جاتا - بیربل سلام کرکے چلا *

دیوان نے عرض کي خُداوند! اِس مئیں کُچھہ فی هي - ایسے شخص کو نہ چھوڑا چاهیئے اگر بہُت نہیں تو تھوڑے دِنوں کے لیئے رکھہ کے دیکھیئے تو معلوم هو کِہ یِہہ کیسا هي اور کیا کُچھہ نمَک حلالي کرتا هي - جو کام کِسي سے نہ هو اگر یِہہ کریگا تو رهیگا - نہیں جوَاب پاویگا - راے نے دیوان کي بات بہُت پَسند کي - اُس کو بُلاکر نوکر رکّھا اور روزینہ مُوافِق قرار کے دِیا اور ایک آدمي پوشیدہ اُس کے ساتھہ مُقرّر کِیا کِہ اُس کا احوَال مُفصّل دریافت کرکے هم سے کہے - بیربل اشرفیاں لے رُخصت هوکر اپنے گھر گیا اور اپني جورو سے کہنے لگا کِہ آج مئیں راے منڈوک کا چاکر هُوا هوں - یِہہ روزینہ جو آج کا مئیں نے پایا هي سو اِس مئیں سے ایک دِن کا خرچ رکھہ کر باقي گُسیّان کے نام پر بانٹ دے *

یِہ کہکر راجا کي خِدمت مئیں حاضِر ہُوا - اُس آدمي نے اِس بات کؤ سُنکر اپنے خاوِند سے جا کہا - راجا یِہ سُنکر سخت تعجُب مئیں رہا - ہرروز اپنا رؤزینہ سرکار سے لئیتا اؤر اُسي طرح بھوکھؤں کؤ دان کر دئیتا اؤر آٹھ پہر راجا کي چؤکي دِیا کرتا اؤر کبھي آپ سے رُخصت گھر کي نہ چاھتا - یون ھیں چند رؤز گُدرے *

ائیک دِن ائیسا اِتّفاق ھُوا کِہ برسات کے مؤسِم مئیں ائیک شب بادل گرَج رھا بجِلي چمک رھي اؤر مئینہہ برَس رھا تھا - اندھئیرا ائیسا کِہ ھاتھ کؤ ھاتھ نہ سوجھے اُسي کٹھن سمے مئیں بیربل کھڑا چؤکي دئیتا تھا - یکایک آدھي رات کے وقت آواز ائیک عؤرت کے رؤنے کي جؤ راجا کےکان مئیں پڑي - نِیند سے گھبرا کر چؤنک اُٹھا - شمع ھاتھ مئیں لے گھرکے آنگن مئیں کھڑے ھؤکر پُکارنے لگا کِہ کؤئي ھمارے چؤکیدارؤں سے جاگتا ھي یا نہیں! بیربل آداب بجالایا اؤر ڈنڈوت کرکے عرض کي کہ غُلام حاضِر ھي تب پوچھا تو کؤن ھي؟ جواب دِیا کِہ مئیں بیربل نیا نؤکر سرکار کا - کہا تو اپنے گھر کِیؤں نہیں گیا؟ بؤلا کِہ مئیري یِہ خُو ھي کِہ جب کِسي کا نؤکر ھُوا - بغئیر اُس کے کہے اپنے گھر یا اؤر کہیں نہیں جاتا دِن کؤ اُس کے پاس رھتا ھوں اؤر رات کؤ کھڑا چؤکي دِیا کرتا ھوں - شمع جؤ راجا کے ھاتھ مئیں تھي اُس کي رؤشني سے اُس نے دئیکھا کِہ آنکھؤں سے راجا کے آنسو بہتے ھئیں - حئیران ھُوا کِہ اِن کے رؤنے کا سبب کیا ھي - آخِرش پوچھا کِہ مہاراج - آپ کِیؤں رؤتے ھئیں؟ راجا نے فرمایا کِہ ائیک عؤرت کہیں ائیسے درد سے

روتي هي کِ اُس کي آوازِ سوزناک سے میرے دِل میں آگ لگي هي اور اُس کے دھونیں کے سبب میري آنکھوں سے اشک جاري هیں *

بیربل سِر اپنا جُھکا کر بولا کِ غُلام کو کیا حُکم هوتا هي؟ راجا نے فرمایا کِ تحقیق کرو کِ وہ عورت کہاں هي اور کِس واسطے روتي هي اگر مُفلِس هي تو اِتنے روپے دِلوادو کِ باقي عُمر کو اُس کي کِفایت کریں - بیربل یِہ حُکم سُنکر جِدَھر سے وہ آواز آتي تھي اُدَھر چلا - راجا نے دیکھا کِ یِہ اکیلا اندھیری رات میں باهر اُس کي تلاش کے لِیئے جاتا هي تب خاطِر میں یوں گُذرا کِ مُناسِب نہیں یِہ تنہا جاوے بہتر یوں هي میں بھي اُس کے پِیچھے جاؤں اور دیکھوں یِہ کہاں جاتا هي اور کیا کرتا هي - هاتھ میں تلوار لیکر پِیچھے پِیچھے اُس کے ایسا دبے پاؤں هو لِیا کِ هرگز اُسے خبَر نہ هوئي - شہر کے باهر جاکر چاروں طرَف دوڑا آخِر ایک جگہ کھڑے هوکر اُس کي آواز پر کان لگائے تب اُس کي آواز سُني کِ دکّھن کي طرَف سے آتي هي - اُدَھر هِي چلا اور راجا بھي اُس کے پِیچھے چلا جاتا تھا اور یِہ اپنے دِل میں کہتا تھا کِ کیا نوکر خیر خواہ هي کِ اپنے خاوِند کے حُکم پر کیسي مِحنت اور جاں فِشاني کرتا هي *

آخِر بیربل کیا دیکھتا هي؟ کِ ایک عورتِ جوان خوبصورت زار زار روتي هي - بولا کِ اي ماتا! تونے اِتنا مُجھے کِس لِیئے دوڑا مارا اور سبب رونے کا تیرے کیا هي؟ اپنا احوال کہہ - عورت نے جواب دِیا کِ میں عُمر اِس مُلک کے راجا کي هوں اور دولت سے اُس کي خوب میں نے آرام پایا

هي - اب زِندگي اُس کي آخِر هوئي ایک پهر رات باقي هي آفتاب کے نِکلتے هِي راجا مریگا - بیربل نے یِه بات سُن آه کهینچ کر پگڑي اپني زمین پر دے ماري اور کها کیا کروں قضا کے تیر کي ڈهال نهیں اگر کِسي آدمي زاد سے کام پڑتا تو مئیں اپنے حوصِلے کے مُوافِق اُس کي تدبیر کرتا که جِس مئیں راجا زِنده رهتا اور یِه کها کِه اي عورت! کِسي طرح راجا کي جان بچ سکتي هي؟ وه بولي کِه اے مرد! اگر تُجه سے ایک کام هو سکے تو مُجهے اُمّید هي کِه بچے - یِه بولا کِه تُم کهو اگر خُدا چاهے تو اپنے حتّی المقدور مِحنت اور تدبیر مئیں قصور نه کرونگا - آگے اِختیار خُدا کے عورت نے کها سُن اي عزیز! ایک نیا نوکر راجا کي سرکار مئیں بیربل نام هي اُس کے اِکلوتا بیٹا خوبصورت کِه اُس مئیں چهتّیس لچّهن نیک بختي کے موجود هئیں - اگر تو اُس بچّے کا سِر کاٹ کر مسگلادیبي کے آگے رکّهے اور یِه کام تُجه سے سورج نِکلنے کے آگے سرانجام هو تو یقین هي کِه راجا کي جان بچیگي اور سو برس عُمر اُس کي زِیاده بڑهیگي *

یِه بات کهکر وه عورت تو نظر سے غائِب هوگئي راجا جو اُس کے پیچهے کهڑا تها یے سب باتیں اپنے کانوں سُنیں - بیربل وهاں سے جلد دوڑ کر اپنے گهر آیا اور عورت کو اپني جگا کر سب کیفیّت جو گُذري تهي سو کهي - اُنّے سُنکر یِه جواب دِیا که اگر مئیرے بیٹے کے سر دینے سے راجا کي جان بچے تو خوش نصیبي هماري کمال هي - کِس واِسطے کِه هم اُس کا نمک اِسي هِي دِن کے لِیئے کهاتے هئیں کِه کٹهن وقت مئیں کام آویں اور کها

اي بیربل! جلدي کر مبادا رات تمام هو جائے۔ اگرچہ خاوند کي موافِق مرضي کے یِہ بات کهتي تهي لیکِن مِهرِ مادري سے ایک دم مَیں اِتنا روئي کِہ سارا بَدن اپنا اور لڑکے کا بهیگ گیا۔ بیربل اُس کي یِہ حالت دیکهکر لڑکے کو جلد لیگیا اور منگلا دیبي کے دِهُرے مَیں جاکر اُس کو نهلایا اور لڑکے سے ذبح کرنے کي اِجازت چاهي۔ وُہ بهي راضي هُوا کِہ مُجهہ کو راجا کے بدلے جو تو بل دیتا هي تو اچّها هي۔ اِس کام مَیں پوچهنا کیا ضُرور هي۔ جلدي کر *

بیربل نے جب یِہ اُس سے سُنا کِہ لڑکا بهي فِدا هونے پر خاوِند کے حاضِر هي اور حق نِعمت کا اُس کي ادا کِیا چاهتا هي تب اُس کو گود مَیں لیکر ذبح کِیا اور کها۔ شُکر هي خُدا کا کِہ میرے فرزند نے جان دینے مَیں کُچهہ خوف نہ کِیا۔ سِر نیچے کر رہ گیا اور اپنے دِل سے کها کِہ حق خاوِند کا اپني گردن سے مَیں نے ادا کِیا اور میرا یِهي ایک فرزند تها کِہ جان اُس کي میري آنکهوں کے آگے تلوار کے نیچے نِکلي۔ اگر مَیں اِس کا اب غم کروں تو کیا فائِدہ۔ بِهتر یِہ هي کِہ بیٹے کے پیچهے مَیں بِهي جاؤں۔ بعد اُس کے اپنا سِر بهي اُسي تلوار سے کاٹا۔ عورت اُس کي (جو اُس وقت پیچهے لگي ساتهہ چلي آئي تهي اور دور سے چِهپي یِہ ماجرا دیکهتي تهي) بیٹے کا ذبح کرنا دیکهہ کر بے هوش هو گئي *

بعد تهوڑي ایک دیر کے جو هوش مَیں آئي تو کیا دیکهتي هي؟ کِہ دریا مَیں لهو کے سِر بیٹے اور خاوِند کا پاني کے بُلبُلے کي طرح تِرتا پِهرتا هي۔ اُس کو دیکهکر کُچهہ اُنے اپنے دِل مَیں فِکر نہ کي اور سر اپنا خاوِند اور

بیٹے کے پاؤں پر رکھکر اُسي تلوار سے کاٹا - راجا دور سے یِہہ حال دیکھکر اُن تینوں سِرکٹوں کے نزدیک آیا اور ایسا رویا کِہ آنکھوں سے اُس کي اِتنے آنسو جاري ہوئے کِہ اُس جگہہ ایک سیلاب ہو گیا اور دیکھا کِہ اُس سیلاب میں دیبي معہ بُت‌خانہ ڈوبنے پر ھي تب راجا نے اپنے دِل میں کہا کِہ اِنھہ تینوں نے میري جان کي خاطِر اپنے سِر فِدا کِئے اگر میں ایسي حالت دیکھکر جِیوں تو میرے برابر دوسرا کوئي سنگدِل نہ ہوگا جلد بُت‌خانے میں آن کر اُن تینوں کے پاؤں چوم کر یِہہ شِعر پڑھا *

خِدمتِ شایستہ ہو سکتي نہیں کیا کیجئے
سِر تو کیا ھي جو کروں پائے عزیزاں پر نِثار

اور چاھا کہ سِر اپنا عورت کے پاؤں پر رکھکر تلوار سے کاٹے اِتنے میں دیبي نے حاضِر ہوکر ھاتھہ راجا کا پکڑا اور کہا کہ بیربل نے نمک حلالي کي ھي - تُجھے لازِم نہیں کہ تو اپنا سِر دیوے - راجا نے کہا جو ایسے نمک حلال نوکر کے لِیئے اپنا سِر نہ دوں تو زِندگي بے لُطف ھي *

دیبي یِہہ سُنکر بہُت خوش ہوئي اور بولي کہ میں تُجھ سے نِہایت راضي ہوئي جو کُچھ تو چاھے سو مانگ کہ میں خُدا سے تیرے واسطے مانگوں - راجا بولا کہ خُدا کے فضل سے میرے یہاں سب چیز موجود ھي - کسي بات کي کمي نہیں اگر تُجھے کُچھ قُوت ھي تو خُدا سے یِہہ دُعا مانگ کہ یے تینوں جي اُٹھیں - یِہہ سُنکر دیبي دُعا کرتے ھِي نظر سے غائِب ہوئي وونہیں وے تینوں اُٹھ کھڑے ہوئے *

راجا وهاں سے چھپ کر اپنے مکان میں آنیٹھا اور کیا دیکھتا هي ؟ کہ بیربل تروار هاتھ میں لیئے پیچھے سے آن پہنچا ! راجا نے غصّے سے کہا اي بیربل ! جِس کام کے لیئے تجھے بھیجا تھا کیا غضب هُوا کہ تو نے اُس کا جواب بھي نہ دِیا ؟ بیربل بولا کہ ایک عورت میدان میں روتي تھي - جوں مجھے دیکھا وونہیں اُٹھکے چھپ گئي - میں نے وهاں اِدهر اُدهر پھر کر بہتیرا پُکارا پر اُس نے مجھے جواب نہ دِیا - کچھ معلوم نہ هُوا وہ کہاں چلي گئي - راے یہہ بات سُنکر آنکھوں میں آنسو بھر لایا اور کہا جو شرطیں سخاوت اور شجاعت اور جانبازي کي بادشاهوں اور راجاؤں میں چاهیئیں سو میں نے سب تجھ میں پائیں - میري زبان نہیں جو تیرا وصف بیان کروں اور جو کچھ نیکیوں اور خوبیوں سے رات کو بہ چشمِ خود دیکھا تھا سو سب اپنے مُصاحِبوں سے کہا اور بیربل کو گلے لگا کر خِلعت دِیا اور روپئے بہت سے بہ طریق اِنعام کے بخشے اور اپنے مُلک کي حُکومت میں اُس کو شریک کِیا *

پھر قاز بولا اي سُرخاب ! بیربل بیا نوکر تھا - دیکھ تو اُنے کیسا کام کِیا - یہہ بات سُنکر سُرخاب نے جانا کہ کوّے کے ساتھ دِل سے مُوافقت رکھتا هي - اِس واسطے بات اپني مُختصر کي اور کہا اي قاز ! وزیر وہ هي کہ سِواے راستي کے بات نہ کہے اور خوشامد نہ کرے - اگرچہ بادشاہ نے اُس کي عِزّت کي هي لیکن وہ سخت کمینہ اور بد اطوار هي - قاز نے کہا جو وہ بد هي تو اپنے لیئے بدي کریگا تب سُرخاب بولا - جو کوئي اپنے واسطے بد هو تو اُس سے بیگانے کو بھي چاهیئے کہ ڈرتا رهے - شاید آپ نے قِصّہ کرنا بادفروش

کا (کہ جس نے اپنے ھمسایوں کو بہت سا دُکھ دِیا تھا) نہیں سُنا ۔ قاز نے پوچھا وُہ قِصّہ کیوں کر ھی؟

نقل کرنا بھاٹ اور برھمنوں کی

سُرخاب نے کہا کہتے ھیں کہ بداؤں شہر میں کرنا نام ایک بھاٹ برھمنوں کے پڑوس میں رھتا تھا ۔ ھمیشہ عمر و زَید کے سے جھگڑے کِیا کرتا جب دیکھتا کہ اب مُدّعی کے ھاتھ سے بچ نہیں سکتا تب بھاگ جاتا ۔ کوتوال اُس شہر کا جو اُسے گھر میں نہ پاتا تو اُنھ بیچارے برھمن پڑوسیوں کو مُشکیں چڑھا کے پکڑ لیجاتا ۔ کچہری میں بیٹھا کر دس کے روبرو ذلیل کِیا کرتا تب وے لاچار ھوکر کُچھ بطور گھوس کے کوتوال کو دیکر چھوٹ آتے ۔ اُسی طرح اُس کے ھاتھ سے اکثر اذیّت پایا کرتے اور ایک مُدّت تک اُس کے ھاتھوں وے غریب دُکھ پاتے رھے *

ایک برس ایسا اِتّفاق ھُوا کہ گرمی کے موسم میں کوؤں کا پانی سوکھ گیا ۔ برھمن آپس میں صلاح کرکے ایک نیا کوا کھودنے لگے ۔ اِتنے میں وُہ بھاٹ بھی اُن کے پاس آکر کہنے لگا کہ مُجھے بھی اِس کے کھودنے میں شریک کرو تا کہ مُجھ پر بھی اِس کوئے کا پانی حلال ھو ۔ سب نے جانا کہ شاید اِس کے دِل میں خُدا نے نیکی ڈالی اور بدی سے باز رکّھا ۔ سبھوں نے راضی ھو کر اِذن کھودنے کا دِیا ۔ وُہ تو ایک بد ذات تھا ۔ نام کے واسطے ذرا ھاتھ لگا کر چل کھڑا ھُوا جب کوا تیّار ھُوا اور ھر ایک آدمی اُس کا پانی

پینے لگا تب بادفروش آیا اور سب ہمسایوں کو یہ قسَم دي کہ جب لگ
اُس کے پاني کا حِساب مُجھے نہ سمجھاؤ تب تک نہ پیو۔ اُنھوں نے جوَاب
دِیا کہ تیرا حِصّہ قلیل ہي اپنا جُدا کرلے ہم اپنے حِصّے کي طرَف بھر لِیا
کرینگے۔ یہ بولا تُم اپنے حِصّے کے مُختار ہو۔ میں اپنے حِصّے کي طرَف کوئے
میں زہر ڈالونگا۔ برَہمنوں نے دیکھا کہ اِس حرام زادے سے یہ دُور نہیں
اُس کے بدلے اُس کو کُچھ روپئے دیئے اور پِیچھا چُھڑایا برَہمنوں کے دیئے
ہوئے روپے جب کھا چُکا تب دیکھا کہ اور کُچھ حِیلہ تو نہیں بن پڑتا اِس
میں ایک روز ہوَا زور سے چلتي تھي اپنے گھر کے آنگن میں کھڑے ہو پُکار
کر کہنے لگا کہ اي پڑوسیو! تُم کو خبَر کرتا ہوں کہ میرے گھر میں سانپ
بِچھو چوہے مکڑیاں بہُت جمع ہوئي ہیں۔ اِس لِیئے چاہتا ہوں کہ اپنے
گھر کو پھونک دوں۔ تُم خبَردار ہوجاؤ۔ کِیونکہ پِھر کوئي نہ کہے کہ بھاٹ نے
اپنے ہمسایوں کو جلا دِیا۔ سب پڑوسي اپنے اپنے گھر سے آکر اُس کے پاؤں
پڑے اور کہا کہ اي بھلے آدمي! تُجھ سا ہمسایہ ہم کہاں پائینگے کہ آگ
لگانے سے پہلے ہم کو خبَر کي۔ اب ہم تُجھے کُچھ روپئے دیتے ہیں۔ تو
ایسي فِکر کر کہ جِس میں سانپ بِچّھو چوہے مکڑیاں بغیر گھر جلانے کے نِکَل
جاویں۔ چُنانچہ آپَس میں بہري کرکے اُس کو کُچھ دِیا۔ پِھر باہم بیٹھکے
کہنے لگے کہ یارو! ایسا نقشہ نظَر آتا ہي کہ کِسي نہ کِسي دِن یہ بھاٹ ہم
سب کو پھونک دیگا۔ یا کِسو سخت خرابي میں ڈالیگا اگر اُسے ہم کُچھ
کڑي بات کہینگے تو یہ اپنا پیٹ مارنگا *

آخِر کام کوٗتوال سے پڑیگا اوٗر وٗہ ہم کوٗ دوٗلتمند جان کر بنا کے لوٗٹیگا ۔ بِہتر یہي ھي کہ اِس جگہہ کوٗ چھوڑیں کِسي اوٗر گاؤں مئیں جا رہئیں جب سب کي صلاح یِہہ ٹھہري توٗ سب کے سب برَھمن راتوٗں رات ایسے بھاگے کہ پو پھٹتے پھٹتے دس بارہ کوٗس نِکل گئے اِس خطرے سے کہ کہیں وٗہ بدذات بھاٹ پیچھا نہ کرے ۔ یے سب باتئیں کرکے پِھر سُرخاب نے کہا کہ اُس حرامزادے نے پڑوٗسیوٗں کوٗ ایذا دي اوٗر وے سب بھلے آدمي اُس کے ڈر سے جِلا وطَن ھوئے ۔ تب قاز نے کہا اي سُرخاب ! تیٗري حالت اُس بڑھئي کي سي ھوئي *

سُرخاب نے پوچھا کہ اُس کا قِصّہ کِیوٗں کر ھي ؟

نقل نرَند بڑھیئِي اوٗر گوٗرکھناتھ جوٗگي کي

قاز بوٗلا یوٗں سُنا ھي کہ نرَند نام ایٗک بڑھئي تھا جنگل سے لکڑیاں سِر پر لاتا کٹھرے چِراغدان چمچے کھڑاوٗں بیٗلن پٹرے بنا کر بیٗچا کرتا اوٗر اُن کي قیمت سے اپني گُذران کِیا کرتا ۔ ایٗک دِن اُس نے جنگل مئیں جاکر اخروٗٹ کے درَخت پر جڑ سے ایٗک دوٗ ھاتھ اوپر جا کُلھاڑي ماري ۔ کُلھاڑي کے مارتے ھِي اُس مئیں سے ایٗک جوٗگي نِکل کر بوٗلا اي بڑھئي ! گوٗرکھناتھ میٗرا نام ھي مئیں نے خُدا کي راہ مئیں بہُت مِحنت کي ھي جوٗ کُچھ میٗري زبان سے نِکلتا ھي خُدا کے حُکم سے وُھي ھوٗتا ھي *

توٗ درَخت کے کاٹنے سے ھاتھ اُٹھا اوٗر جوٗ تُجھے چاھئے مُجھ سے

مانگ - یِہہ سُنکر دروْدگر نے فِکرمند ہوْکر کہا بِن سوْچے بِچارے کیا مانگوں - ہان اِتنا چاہتا ہوں کہ اپنے گھر جاکر جوْ میْري زبان سے تین بچن نِکلیں سوْھِي ہوْں - جوْگي بوْلا جا - بھگوان پورن کریْگا دروْدگر خالي ہاتھ گھر میْں آیا اُس کي جوْرو نے پوچھا باہر سے تو کیا لایا؟ وُہ غُصّے ہوْکر زبانِ فُحش سے بوْلا دیْکھتي نہیں خالي ہاتھ آیا ہوں لایا ہوں کیا فلانا - یِہہ بات اُس کے مُنْہہ سے نِکلتے ہِي کیا دیْکھتا هي؟ کہ سارے گھر میْں ہر ایْک طَرف جِدھر آنکھ اُٹھا کر دیْکھے قلندروں کے سے سوْنٹے لٹکتے نظر آنے لگے جِس جگہہ ہاتھ ڈالتا سِوا اُس کے اوْر کُچھ ہاتھ میْں نہ آتا تھا اوْر جوْ ایْک کوْ اُٹھا کر پھیْنکتا توْ اُس کے بدلے دس پیْدا ہوْتے بڑھئي بوْلا زہے طالِع میْرے جوْ کُچھ میْں کہونگا سب پورن ہوْگا یِہہ حالت اُس کي جوْرو دیْکھ کر بہُت خوش ہوئي کہ بخت نے میْرے یاوري کي جوْ میْرا خاوِند صاحِبِ کرامت ہُوا اوْر بڑھیئي اپنے دِل میْں کہنے لگا کہ جوْگي نے مُجھے کہا تھا کہ تین باتیْں قبول ہوْنگیں سوْ اُس میْں سے ایْک یِہہ تھي جوْ گُذري - اب دوسري سے اِس عِلّت کوْ دفع کروں اوْر تیسري سے جوْ چاہونگا سوْ پاوْنگا - پُکار کر کہا اي بھگوان! یِہہ بلا میْرے گھر سے سب کي سب دور ہوْ - کہتے ہِي اُس کي دُعا مقبول ہوئي پر یِہہ خرابي ہوئي جوْ دیْکھتا هي اپنے ستر کوْ توْ کُچھ علامت مردي کي مُطلق باقي نہ رہي - خفگي سے جُھنجھلا کے ڈاڑھي اپني اُکھاڑنے لگا اوْر تیسري بات جوْ باقي تھي سوْ اُس سے اپني مردي کا پِھر نِشان پایا اوْر شُکر خُدا کا بجا لایا *

باز نے اِس قِصّے کو تمام کرکے یوں کہا اي سُرخاب! جِس طرح وہ بڑھئي کنگال کا کنگال رہا اِس کوّے کے نِکلنے سے وہي نوبت میرے پیش آویگي - کِیونکہ ایک تو کوّا اپنے یاروں کے جتھے سمیت چلا جائیگا اور دوسرے پِھر کوئي ہُدہُد کے لشکر سے اِدھر آنے کا قصد نہ کریگا - تیسرے سب پر یِہہ یقین ہوگا کہ باز سِپاہ سے کُچھ کام نہیں رکھتا - جِس طرح یِہہ کوّا رہے پڑا رہنے دو - اِسے سُنکر سُرخاب بھي ناچار ہوکے چُپ رہ گیا پِھر باز بولا کہ اي وزیر! کُچھ دُشمن کے ٹالنے کي فِکر کرو کہ وہ نزدیک آپہُنچا ھي ایسا نہ ہو کہ اُس سے غافِل رہو *

سُرخاب بولا کہ جاسوسوں کي زباني یوں سُنا ھي کہ کَرگس وزیر ہُدہُد کا بڑا عقلمند ھي - وہ ہرگِز لڑنے نہ دیگا اگر ایسے وزیر دانا کي بات نہ سُنیگا اور پِھر لڑائي کو آویگا تو معلوم کیجو کہ سخت نادان ھي اور لشکر اپنا برباد کریگا اور یِہہ مثل مشہور ھي جو سردار ہوکر بخیل نالائِق ڈرپوکنا غافِل بد زبان جھوٹھا ہو اور فوج اُس سے بے دِل ہو تو وہ جلد خراب ہو جاتا ھي - اي بادشاہ! اب تک ہُدہُد کے لشکر نے قِلعے کو تُمھارے نہیں گھیرا - چاھیئے کہ کُلَنگ کوتوال کو بُلا کر حُکم کرو کہ جلد جاکر وہ راہ کہ جِدھر سے اُس کي فوج کے آنے کا ڈر ھي بند کرے اور جِس جگہہ جنگل اور گہرا پاني ہو اپنا لشکر وہاں موجود رکّھے اور جب دُشمن کي فوج راہ کي تھکي ماندي بھوکي پیاسي جہاں آکر پڑے - اُس پر چڑھ دوڑے یا جِس وقت کہ لشکر مُخالِف کا جنگل اور پہاڑ کي گھاٹي میں

چلے یا ندّي پر اُتارا کرنے لگے - جاگرے یا اُس حال مئیں کہ ساري رات اُن کو جاگتے گُدري هو - بے شک صُبح هوتے نیند غلبہ کریگي اور سب کوئي هتهیار بدن سے کهول کر بے فِکر سوئینگے اپنا مطلب حاصِل کرے - ایسے وقتوں مئیں عقلمندوں نے اپنا کام کِیا هي جب قاز نے سُرخاب سے یہہ تدبیر سُني - کُلنگ کو اُس کے لوگوں سمیت بُلایا اور کئي سرداروں کو اُس کے ساتھ مُقرّر کرکے جو سُرخاب نے کہا تها سو اُنھ سے کہا *

کُلَنگ اپني جمعیّت لیکر گیا اور هُدهُد سے جاتے هِي مُقابلہ هو گیا اور ایسي لڑائي هوئي کہ مُخالِفوں کي فوج سے یہاں تک لاش پر لاش گِري کہ اُنھ سے چبوترہ بندھ گیا تب هُدهُد نِہایت بے حواس هو کر کرگس وزیر سے کہنے لگا کہ تو نیک ذات هي اور پایہ وزارت کا رکھتا هي - لشکر میرا سب مارا گیا اور تجھ کو کُچھ فِکر نہیں - بھلا مُجھ سے تیرے حق مئیں کیا کوتاهِي هوئي کہ ایسي صلاح نہیں دیتا کہ جِس سے مُلک قاز کا میرے هاتھ آوے *

بِالفعل یِہہ جو کُچھ کہا مئیں نے اُس سے تو قطع نظر مگر اِس سخت مُشکِل مئیں پڑا هوں کہ جِتني فوج میري دُشمن کے هاتھ سے باقي رہ گئي هي - اپنے مُلک تک کیونکر جیتي جا پہنچیگي - یِہہ سُن کرگس بولا اي بادشاہ! بُزرگوں نے کہا هي کہ اُمَرا اور وُزرا اور بادشاهوں کو اِتني خصلتیں نہ چاهئیں کہ یے اُن کے واسطے سخت معیوب هئیں اور ضرر رکھتي هئیں - ایک تو شراب کا پینا - دوسرے دِن رات عورتوں کے ساتھ اِختِلاط کرنا - تیسرے اکثر اوقات شکار

کھیلنا - چوتھے قِماربازي - پانچویں وزیر کي نصیحت کو نہ سُنّا - خُداوَند! میں نے اِس سے آگے عرض کي تھي پر آپ نے میري صلاح کا موتي اپنے کان میں نہ رکّھا اب یہاں سے پھِر جانا نِہایت سُبکي ھي - اُس کي صلاح میں نہیں دے سکتا کیونکہ آئینِ سلطنت یوں ھي کہ جو بادشاہ اپنے مُلک سے دوسرے کے مُلک پر بہ اِرادۂ مُہِم چڑھ جاوے تو بے فتح یا صُلح کے خالي نہیں پھِرتا جو پھِرے تو سخت زبوني اور جگت ھنسائي ھي *

ہُدہُد بولا کہ ھمارے بہُت پہلوان لڑائي میں کھیت آئے اور اکثر قید ہوگئے اب اِتني فوج سے کیونکر فتح ہو گي - کرگس نے کہا حضرت! ایسي فکرِ ضعیف کو خاطرِ مُبارک میں دخل نہ دیجیئے - میں دو تین روز میں اگر دُشمن کے قلعے کو لیکر فتح کا نقارہ نہ بجواؤں تو مرد نہ کہلاؤں - قریب ھي کہ مُخالِف کا لشکر اپنے قلعے کي راہ پکڑیگا اور دانا پاني بھي اُس کا چاروں طَرَف سے بند کِیا جاویگا - قاز کے جاسوس نے یِہہ بات سُنتے ہِي دوڑ کر جا کہا پیر مُرشِد آپ کیا بے فِکر بیٹھے ھیں - یقیں جانیئے کہ ہُدہُد آج کل میں آپ کے گڑھ کو آلپٹیگا - قاز نے یِہہ سُنکر وزیر سے کہا - لشکر کي موجودات لو اور ایک ایک سِپاھي کو اِنعام دو چُنانچہ داناؤں نے بھي کہا ھي کہ بنِیا دس کوڑیاں نہ کھووے اور کام کے وقت دس ھزار روپیوں کو بھي اُس سے کمتر جانے اور جو کوئي ایسے وقت داد دِھِش میں سِپاہ سے بُخل کرے تو مال اور مُلک اپنا برباد دبوے اور جو کوئي سخاوت اپنا شیوہ اِختیار کرے تو اپنے دُشمنوں کے سر پاؤں تلے ملے اور رنجِ دوستي کي اپني فوج

کے پاؤں میں ڈالے جو نوکر اپنے خاوند سے راضی ہو تو اُسے چھوڑ کر کہیں نہ جاوے اور تیر و تلوار سے بھی کبھی مُنہ نہ موڑے۔ ہُدہُد کا کرگس وزیر صاحبِ تدبیر ہے اور اُن نے اُس کی بات سے کبھو مُنہ نہیں پھیرا اگر وہ اُس کا کہا نہ مانتا تو تمام لشکر تین تیرہ ہو جاتا لیکن وزیر آزمودہ کار ہے اِس واسطے فوج نہ بھاگی۔ میدان میں قائِم رہی جِس نے لڑکے اور کمینے اور عورت کی بات کو سُنا وہ دریا میں غم کے ڈوبا قاز اور سُرخاب اُنہیں باتوں کے کہنے سُننے میں تھے کہ کوّے نے آکر تسلیم کی اور فریب سے کہا کہ ہُدہُد کے لشکر نے گِرد قلعے کا گھیر لیا۔ قاز نے پوچھا کہ تخمیناً فوج اُس کی کِتنی ہوگی؟

زاغ بولا کہ بارِش کے سبب اُس کے لشکر کا کُچھ حِساب نہیں ہو سکتا اور سوار و پیادے صف بصف زِرہ پوش ہر جگہ زمین پر ایسے پھیل رہے ہیں جِس طرح آسمان پر کالی گھٹا چھا جاتی ہے اور بھیڑ اُس کی چیونٹیوں کی مانند یوں کھِنڈ رہی ہے کہ جِس کی سیاہی سے ساری زمین کالی ہو رہی ہے اور شلکت ایسی ہو رہی ہے کہ گویا پانی کے بدلے آگ برستی ہے اور ہاتھی اِس طرح شور کرتے ہیں جیسے بادل گرجتے ہیں۔ قاز یہ بات سُنکر بہت فِکرمند ہُوا تب کوّا پِھر بولا اگر حضرت کا حُکم پاؤں تو کوٹ سے باہر جاؤں اور ہُدہُد سے تلواروں لڑوں۔ سُرخاب وزیر نے کہا ہرگز ایسا نہ کیا چاہیئے اگر لڑائی باہر ہو تو قلعے سے کیا فائِدہ پِھر یہ کِس کام آویگا۔ کیوں کہ جو کُمھیر پانی سے باہر نِکلے تو اُسے ایک گیدڑ مار سکتا ہے*

خیر اگر ہُدہُد تمام اپني فوج لیکر لڑنے کو تیار ہُوا هي تو تُم بهي اپنا لشکر تیّار کر بهیجو تا کہ دونوں فوجیں آپس میں لڑیں اور تُم اپني فوج کي پُشت پر رهو کہ اُس کو دهاڑس رهے سِپاهي اپني نیکنامي اور نمَک حلالي کے واسطے سب مُتّفِق هو کر دُشمن پر حملہ کریں ۔ قاز نے یِہہ سُنکر لڑاکے جنگي سوَار اور دِل چلے پیادے اور بڑے بڑے مست هاتهي مُخالِف کے مُقابِل کهڑے کیئے کہ جِنهہ کے پاؤں کي گَرد سے اُن کي آنکهیں اندهي هوتي تهیں اور شور سے لوگوں کے اور آواز سے دمامے کي کان ساتوں آسمان کے بهرے هوتے تهے اور زمیں سے فلَک تک گویا خیمہ غُبار کا کهڑا هُوا تها اور هُدهُد کي فوج کے مُقابِل اپنا ڈیرہ کرکے سردار اور سِپاهیوں کو بُلا کر کها کہ آج ایسی جانِفشاني کیجیئے اور لڑائي لیجیئے کہ پهاڑ پر خون کي ندّیاں بهیں تب قازنے چاها کہ لڑنے کے واسطے جاوے ۔ سُرخاب نے بادشاہ کے گهوڑے کي باگ پکڑ کر کها کہ قلعہ کي حُرمت رکّها چاهیئے *

هُدهُد نے جب لشکر قاز کا دیکها تو حیران رها اور کرگس کي طرَف دیکهکر کها کہ تو کهتا تها کہ میں دو ایک دِن میں قلعہ لونگا ۔ قاز تو ایسي جمعیّت رکهتا هي کہ هماري فوج سے زیادہ هي ۔ کرگس وزیر بولا اي بادشاہ ! غریب کے گهر میں یکایک کوئي جانهیں سکتا ۔ یِہہ اونچا قلعہ اور لشکر انبوہ هي ۔ اِس میں فِکر کرني ضرور هي کہ قلعہ لینے میں حِکمت چاهیئے ۔ پهلے اُس کي تدبیر یِہہ هي کہ جِس روز هوَا سخت مُخالِف کے رُخ پر کي هو اُس دِن آندهي کے لپیٹ میں لو تین هزار بان مار کر اُس دُهواں دهار

مئیں گڑھ کو آگ لگا - پیچھے اُس کے لشکر حملہ کرے - دوسرے مورچہ بندي کیجیئے کہ مُدّعي طاقت آگے بڑھنے کي نہ پاوے - تیسرے چار طرَف قلعے کے اِس طرَح سے مُحاصرہ کیجئے کہ کوئي آمد و شُد نہ کر سکے تب دُشمن مُحاصرے مئیں تنگ هوگا اور اِس کے سِواے اور بھي تدبیرئیں هئیں لیکِن اِنھہ تینوں مئیں سے جو پسند آوے *

هُدهُد نے کہا اي کرگس! حریف کا لشکر دیکھکر حوَاس میرے گُم هوئے اور کُچھہ هوش مُجھہ مئیں نہ رہا - اِس وقت ایسي صلاح دے کہ جس سے هماري فتح هو اور مُخالِف کي شِکَست - کرگس بولا کہ آج تو شام هوئي کل صُبح جو کرنا هوگا سو کرونگا - یہہ کہکر تمام شب تدبیر مئیں رها کہ کِسي صورت سے دُشمن کو توڑیئے اور قلعے کو لیجیئے *

آخِرش کئي ایک جاسوس (کہ بہُت هوشیار اور چالاک تھے اور اُنھہ پر نِہایت اِعتِماد رکھتا تھا) بُلا کر کہا کہ یہہ وقت تُمھاري نمَک حلالي کا هي - چاهیئے کہ بھیس اپنا بدَل کر قلعے مئیں جاو اور وهاں کي سُگُن لو اور دیکھو اُن کے یہاں کیا ترَدُّد هو رها هي اور کون کِس فکر مئیں هي اور دروَازے قلعے کے کون کون سے کِس کِس کے اِهتِمام مئیں هئیں اور اِتنا معلوم کرو - کِس طرَف غفلت اور کِس کا مورچہ هلکا هي اور کِس دروَازے سے هم قلعے کے اندر جا سکینگے - یے سب باتئیں خوب دریافت کرکے هم کو جلد خبر پہنچاو تب جاسوس کرگس وزیر کے مُوافِقِ حُکم اپنا لِباس کووّں کا بنا کر رات کے اندھیرے مئیں کوٹ کي طرَف چلے اور کووّں

کے ساتھ مِلکر قلعے میں گئے اور ہر طرَف کوچہ و بازار میں اور اُمراؤں کے خیموں کے آس پاس پھِرنے لگے۔ خوب تجسُّس جو کِیا تو کوّے کے مورچے میں غفلت بہُت اور لوگ تھوڑے پائے *

یہہ دیکھکر بہُت خوش ہُوئے اور تھوڑي سي رات رہتے جِدھر سے قلعے میں پیٹھے تھے اُدھر ہِي سے باھر نِکلے اور دوڑ کر یہہ خوشخبري کرگس کو جا پہُنچائي۔ وُہ اِسے سُنکر اپنے کپڑوں میں پھولا نہ سمایا۔ فيِ الحال اپني فوج کو تیّار کرکے کہا کہ چار گھڑي کے تڑکے [78] چُپ چاپ چیونٹي کي چال [79] اِس طرح قلعے کي طرَف چلا چاھیئے کہ کوئي کانوں کان نہ سُنے اور جاسوسوں کو آگے دھرے ہوئے پیچھے پیچھے چلے چلیئے جب کہ دروَازہ قریب رہے تب کِسي چیز کا اوٹلا [80] پکڑ ٹھہر رہیئے۔ جِس دم کوٹ کا دروَازہ کُھلے۔ اُسي دم اُس کے اندر پیٹھ جایئے۔ خُدا چاھے تو قلعہ ھاتھ آجاویگا۔ یہہ صلاح ہُدہُد کے گوش گُذار کرکے عرض کي کہ میں تو اُدھر جاتا ھوں جب میرے ھرکارے حُضور میں ظاھِر کریں تو فيِ الفور حضرت تمام لشکر کو لیکر واسطے تقویّت کے غُلام کي پُشت پر پہُنچیں اگر خُداوَند اِس میں غفلت کرینگے تو دُشمن مُجھے تھوڑي جمعیّت کے ساتھ دیکھکر ہر طرَف سے گھیر لیگا *

ہُدہُد یہہ اُس کي تدبیر سُنکر بہُت خوش ھوا اور اُسے رُخصت کِیا۔ پھِر سب سرداروں کو بُلا کر وزیر کي صلاح کے مُوافِق حُکم کِیا کہ اپنے اپنے خیموں میں مُسلّح تیّار رھیں۔ جِس وقت میں سوار ھوؤں۔ اُسي

وقت سب سوَار هوں ۔ جِدهر میري سوَاري جاے ۔ اُدهر هِي چُپ چاپ
سب کے سب چلیں ۔ هرگز اِس میں کوئي کاهِلي نہ کرے ۔ اُنهوں نے یِہہ
حُکم سُنکر سب سِپاہ سے کہہ دِیا کہ اپنے اپنے ڈیروں میں کمَر بستہ
مُستعِد رهو جب کرگس وزیر کے جاسوسوں نے بادشاہ هُدهُد کو خبر کي کہ
خُداوَند ! آپ اِسي وقت سوَار هوجیئے تو بہُت مُبارک هي تب هُدهُد
بادشاہ اپني ساري فوج سمیت جاسوسوں کو ساتھہ لیکر جِس راہ سے کرگس
گیَا تها روَانہ هُوا اور کرگس نے مُنّہہ اندهیرے کوّے کے دروَازے کي طرَف
سے قلعے میں پیٹھہ کر هزاروں بان کي شلکّ کرکے اُسي دهواں دهار
میں یکایک حلّہ کر دِیا اور هُدهُد بهي تمام لشکر لیکر کُمَک کو اُس کي
پُشت پر پہُنچا ۔ لڑائي هونے لگي جِس وقت آفتاب مَشرِق کے پہاڑ سے
مانند ملَکُ ٱلموت کے آسمان کے نیلے گهوڑے پر سوَار هو نِکلا اور آپَس
میں ایک کو ایک پہچاننے لگا ۔ دونوں لشکر کي موت کا بازار گرم هُوا
اور ایسي تلوَار چلي کہ دونوں طرَف سے لاشوں کا ستهراو هوگیا ۔ هر کوچے
بازار میں قلعے کے خون اِس طرح بہنے لگا کہ جیسے آسمان سے ابرنے
خون کي ندّیاں بہائیں اور سِر سپاهیوں کے لوهو میں پاني کے سے بُلبُلے
نظَر آتے تهے ۔ شلکّ کے دهوئیں سے گویا ایک اور هِي آسماں سچها گیا
اور عیَن لڑائي میں کوّے بد باطِن نے لوگ اپنے جمع کرکے قلعے کے
اندر آگ لگادي اور اپنے رفیقوں سمیت قلعے سے باهر شور کرتا هُوا نِکلا
اور بهیڑ میں هُدهُد کي جو لوگ اُس کي خبرداري کو رهے تهے اُن

سے کہنے لگا کہ قلعے میں آگ لگي اور ساري سِپاہ قاز کي مُتفرّق ھوئي۔ اب کوئي دم میں قلعہ بھي فتح ھو جاتا ھي القِصّہ اُس کے درمیان ایسي لڑائي ھوئي کہ طرفین کے بہُت سردار اور سِپاھي کام آئے۔ آخِر غلبہ ھُدھُد کي فوج کا ھُوا اور قار کي سِپاہ ھر طَرَف پریشان ھوئي اور تھوڑے سے لوگ قاز کے پاس رہ گئے *

قاز نے جانا کہ اب قُدرت لڑنے کي مجھ میں نہیں پاتا اور فوج کا بھي رُخ پِھر گیا اور صدمے سے لڑائي کے کِسي کو پِھر حریف سے مُقابلے کي تاب و طاقت باقي نہ رھي۔ ناچار ھوکر کُلَنگ کو بُلایا اور کہا اي کوتوال! میں نے خوب معلوم کِیا ھي کہ طالع میرے پِھر گئے اور مُجھ کو اِتني اُمّید نہیں کہ یہاں سے اب پِھر کر سلامت جا سکونگا۔ میں یِہہ چاھتا ھوں کہ تو نوکر نمک حلال ھي۔ کِسي طرح خیر و عافیَت سے اپني جان لیکر نِکَل جا لیکِن یہاں سُرخاب سے پہلے صلاح لے پِھر وھاں جا کر میرے بڑے بیٹے کو اُس ملک کا بادشاہ کر کہ ھمارے گھر میں سلطنت قائِم رھے اور میں جانتا ھوں کہ سِواے تیرے اِتنا بڑا کام کِسو سے ھرگِز نہ ھو سکیگا۔ کُلَنگ بولا اي بادشاہ! تُم یِہہ بات اپني زبانِ مُبارک سے نہ نِکالو کہ اِس کے سُنّے سے میري چھاتي پھٹتي ھي جب تلک جان میرے تن میں ھي تب تک کِسي کي طاقت ایسي نہیں کہ تُم پر آکر حملہ کرے۔ میں تُم سے ولي نِعمت کو اکیلا چھوڑ کر کِدَھر جاؤں۔ سُرخروئي میري اِسي میں ھي کہ میرا سِر آپ کے قدموں کے نیچے گِرے اور یِہي میري عین

سعادت هي - بادشاه نے كہا اي كُلَنگ! مئيں جو تُجهه كو كہتا هوں سو كر تيرے سِوائے ميرا ايسا كوئي خير خواه اور كارگُذار دوسرا نہيں! كُلَنگ اپنے دِل مئيں سمجها كه خُداوند اپني مِهرباني سے مُجهه كو لڑائي كے مئيدان سے نِكالا چاهتے هئيں اور يِهه شرط نمك حلالي كي نهيں كه بادشاه كو مئيدان مئيں اكيلا چهوڑ كر مئيں چلا جاؤں - مُناسِب يوں هي كه كِسي حيلے جهاں پناه كو اِس خِيال سے باز ركّهوں *

يِهه فِكر كر كے كہا پير مُرشد! اگر مئيں اپنے لوگوں كو چهوڑ كر جاؤں تو خلق مُجهه كو نامرد كهيگي كه اِس گاڑهه مئيں اور ايسے بُرے وقت مئيں بادشاه اور اپنے ياروں كو جي كي نامردي سے چهوڑ كر چلا گيا - ميري اِس مئيں رُسوائي هوگي جب تك جِيتا هوں كهيں نه جاؤنگا - يِهه بات قار نے سُكر سُرخاب سے كہا كه كُلَنگ كي وُه صورت هي جئيسے پاني اور كيچڑ آپَس مئيں بے نِفاق محبّت ركهتے هئيں جب تلَك پاني كيچڑ كے اوپر هي تب تك همئيشه وُه اُس كے نيچے هي جِس وقت پاني اُس كے اوپر سے خُشك هو جاوے تب وُه گارا اُس كي جُدائي سے چهاتي پهٹ كر ره جاتا هي *

اِسي گُفتگو مئيں تهے كه ناگاه خُروس هُدهُد كي طرَف سے بجلي كي طرح كڑَك كر پہُنچا اور آتے هِي قاز پر تلوار چلائي - كُلَنگ نے اُس وار كو اپنے پر لئيكر نئيزه اُس كي چهاتي پر مارا - اِن نے اُس كي اني كي چوٹ كو رد كر كے پهِر كُلَنگ پر حربه كِيا اور آپَس مئيں اُنهه دونوں سے ايسي لڑائي هونے

لگي کہ شور زمين سے آسمان تک پہنچا آخر کُلَنگ خُروس کے ہاتھ سے مارا پڑا تب بادشاہ بہت رويا اور اُس کي مغفِرت خُدا سے چاہِي اور آپ وہاں سے کِشتي ميں سوار ہو بھاگ کر اپنے وطَن کو صحيح سلامت پہنچا اور ہُدہُد باز کے بھاگنے کي خبر سُنکر نِہايت خوش ہُوا اور اُس فتح کو غنيمت جان کر خُدا کا شُکر کِيا اور نقارے فتح کے اور شاديانے خوشي کے بجوائے اور کہنے لگا کہ جيسي مردانگي اور نمک حلالي کُلَنگ نے کي۔ ايسي کم کِسو سے ہوتي ہے اور اُس کو بڑا ثَواب مِليگا۔ کِس واسطے کہ جو کوئي خاوِند کے حقّ نمک پر جان اپني فِدا کرے تو رُتبہ اُس کا آخِرت ميں غازيوں کا ہوگا اور جنّت ميں حور و قُصور اُس کو نصيب ہونگے اور جو کوئي کُلَنگ کا سا کام کريگا۔ وُہي جوانمرد اور سِپہ‌سالار ہوگا *

جب يہ حِکايت تمام ہوئي تب بِشن‌سرما برَہمن کہنے لگا اي راجا کے بيٹو! جو کوئي اِس نقل کو اپنے من کے کانوں اور ہِيئے کي آنکھوں سے سُنے اور ديکھے تو وُہ بڑا سِيانا اور گُنوَنت ہووے اور بَيريوں کے سِروں کو بُدھ کے کھانڈے سے کاٹ گِراوے۔ اِس حِکايت کے سُنّے سے راجا کے بيٹے بہت خوش ہوئے اور پوچھا اي برَہمن! چوتھي حِکايت مِلاپ کي دُشمني سے پہلے يا لڑائي کے پيچھے ہو۔ کيونکر ہے؟ وُہ کہنے لگا کہ يوں سُنا ہے کہ باز بادشاہ اور سُرخاب وزير لشکر سے اپنے پراگندہ تھے باز نے سُرخاب سے پوچھا کہ تو کُچھ جانتا ہے کہ قلعے سے آگ کيونکر اُٹھي؟ سُرخاب نے جواب دِيا اي بادشاہ! کوّا ہميشہ فوج کے ساتھ رہتا تھا۔ يہ کام اُسي کا

هي اور مئيں نے اِس سے آگے هِي اِلتِماس کِيا تها کہ کوّے کو جگہ نہ دِيا چاهيئے ـ قاز نے کہا نہ يہہ خطا تيري عقل کي هي نہ دوس کوّے کا بلکہ قصور اپنے طالِعوں کا هي جو کُچھ کہ خواهِشِ خُدا هو وُهِي هُوا چاهے *

سُرخاب نے کہا کہ جو کوئي دوست کي نصيحت نہ سُنے اُس کي وُهِي حالت هوگي جيسے کچھوے کي هوئي ـ قاز نے پوچھا وُہ قِصّہ کِيونکر هي ؟

چوتھا باب

نقل دو قاز اور کچھوے اور مچھوے کي

سُرخاب نے کہا ـ جالندهر کے ديس مئيں پدنام ايک ندّي هي ـ دو قاز وهاں برسوں سے رهتے تهے اور ايک کچھوا بهي اُسي ندّي مئيں رهتا تها اور اُس سے قازوں سے بڑي دوستي تهي ـ چاند نام ايک مچھوا اُس کے کنارے يوں کہتا چلا جاتا تها کہ کل اِس مئيں جال ڈالکے سب مچھلِياں پکڑونگا ـ مچھوے کي بات کچھوا اور دونوں قاز سُنکر بہُت ڈرے اور آپس مئيں صلاح کرنے لگے کہ اب کيا کِيا چاهيئے کہ اُس کے هاتهوں سے کِس طرح جي بچے ـ قاز بولے کہ آج دِن بهر ديکھ لو کہ ماهي گِير سچ بول گيا هي کہ جهوٹھ *

کچھوا بولا سنو يارو! اپنے کہے پر اگر وُہ کل يهاں آ پہُنچا ـ تُم تو پرَند هو اُڑ جاؤگے اور مئيں اپنے مئيں اِتني طاقت نہيں ديکھتا جو اُس کے هاتهوں

سے بچوں جیسا کہ بنئے کي جورو نے اپنے تئیں اور غلام کو مکر سے بچایا۔ قازوں نے پوچھا کہ وہ قصّہ کیونکر هي *

نقل ایک کچھوے اور بنیائین اور غُلام کي

کچھوا بولا کہ ایک کچھوے کو کوئي شکاري پکڑے لیئے جاتا تھا۔ کِسي بنئے کے لڑکے نے اپنے کھیلنے کے لیئے اُسے مول لے لیا۔ دِن کو اُس کے ساتھ کھیلا کرتا اور رات کو اُس کي ماں اُسے پاني کے گھڑے میں بند کر دیتي * اِسي طرح جب کئي دِن گذرے ایک روز کیا هُوا کہ بنئے کي عورت شہوت کي ماتي اپنے غُلام کا مُنہ چومنے لگي *

اِتّفاقاً بنیا اُس روز بے وقت دوکان سے اپنے گھر میں آ نِکلا اور نظر بنئے کي بنیائین پر جا پڑي۔ وہ سمجھي کہ میرا بھید اب اِس پر کھل گیا۔ جلدي سے خاوند پاس دوڑي آئي اور غُصّے سے کہنے لگي کہ اِس موئے غُلام نے چھ ماشے کافور جو گھر میں رکھا هُوا تھا سو چُرا کر سب کھا لِیا۔ اِس کے مُنہ سے بو آتي هي۔ غُلام رو کر کہنے لگا کہ مہاراج! اگر میں نے کھایا هو تو مہاپاپي هُوں پر یہ رنڈي جھوٹھ موٹھ مُجھے دوکھ لگاتي هي۔ جِس گھر میں ایسي جھوٹھي اِستري هو اُس میں کوئي غریب کیونکر رهنے پائیگا تب بنئے نے بھي غُلام کا مُنہ سونگھا پر اُس کي بو باس نہ پائي تب جُھنجھلا کر عورت سے کہنے لگا کہ تو نے سارا کافور اپنے پِتا کے گھر بھجوا دِیا اور غُلام کو طوفان لگایا *

وُہ یِہ سُنتے ہِي چڑچِڑا اُٹھي - وُہ گھڑا کہ جِس مئِں کچھوا تھا - دریا کي طرَف سِر پر رکھ کر لے چلي - اِس مئِں مہاجن دِل مئِں سوچا کہ تِئِہے کے مارے ندّي مئِں ڈوبنے نہ چلي ہو - اُس کے پیچھے یِہ بھي لپکا - ندّي کے کِنارے تک پہُنچتے پہُنچتے جا لِیا اور اُس کے ہاتھ پاؤں پڑکر منانے لگا کہ مُجھ سے چُوک ہُوئي - جانے دے اور اُسے کھئِنچکر گھر کي طرَف لانے لگا - وُہ غُصّے سے ہاتھ جھٹک کر اپنے تئِں چُھڑانے لگي - اُس کھئِنچا کھئِنچي مئِں سِر پر سے گھڑا زمین پر گِر کر پھوٹ گیا اور کچھوا پاني مئِں چھوٹ گیا *

یارو! اگر آج اِتني یاري کرو کہ مُجھے یہاں سے کِسي اور ندّي مئِں لے پہُنچاؤ تو مئِں بچتا ہُوں - قازوں نے کہا تیرا جانا خُشکي مئِں اچّھا نہیں - کچھوا بولا اگر تُم مُجھ کو نہ لیجاؤ گے تو مئِں اپنے پاؤں سے جاؤنگا - یِہ سُنکر قاز فِکرمند ہُوئے اور کہا - تمھاري حالت اُس بگلے کي سِي ہوگي - کچھوے نے پُوچھا وُہ قِصّہ کِیوں کر ہے ؟

نقل ایک سانپ اور بگلے کي

قاز بولے کہ بھاگ رتي ندّي کے کِنارے پر ایک درَخت تھا اور اُس کے نیچے کِسي جانور کا ایک بِل تھا - اُس مئِں ایک سانپ رہتا تھا - ہرروز سوراخ سے نِکل کر وھاں پِھرا کرتا جو کُچھ کھانے کي چیز پاتا سو کھا لیتا - اُس درَخت کے رہنے والوں کو اذیّت نہ دیتا - اِس مئِں ایک بگلے نے

اُس پر گھونسلا بنا کر بچّے دیئے - یہہ اُسے اندیشہ ہُوا کہ کِسي دِن یہہ سانپ ہمارے بچّوں کو کھا جائیگا - ایسي تدبیر کِیا چاهیئے کِسي طرح یہہ مارا جاوے اور بچّے ہمارے محفوظ رہیں - ایک بگلا جو اُن میں بوڑھا بڑا تھا سو بولا کہ یارو! ایک نیولا آج میں نے اِسے درخت کے نیچے پھرتے دیکھا هي - تُم ایک کام کرو کہ ندّي سے اپنے اپنے مُنہہ میں ایک ایک مچھلي پکڑ لاؤ اور اِس درخت کے تلے ڈال دو - مُجھے یقین هي کہ وہ نیولا اُن کے کھانے کے لِیئے آویگا اور سانپ بھي اپنے سوراخ سے نِکلیگا - اُنھ دونوں کے آپس میں عداوتِ قلبي هي دونوں لڑینگے اغلب کہ سانپ نیولے کے هاتھ سے مارا جائیگا *

بگلوں نے مُوافِق اُس کي صلاح کے ندّي سے مچھلیاں نِکال کر درخت کے نیچے ڈال دیں اور آپ اُس کي ٹہنیوں پر چُپ کے ہو بیٹھ رہے - اِس اِنتِظار میں کہ اُنھ دونوں میں لڑائي ہو اور ہم تماشا دیکھیں کہ - کون کِس کے هاتھ سے مارا جاتا هي؟ اِتنے میں کیا دیکھتے هیں کہ نیولا کہیں سے آ نِکلا اور مچھلیوں کو چُن چُن کھانے لگا سانپ بِھي مچھلیوں کي طمع سے نِکلا پر نیولے کو دیکھ ایک جھاڑي تلے دبک رہا اِس اِرادے سے کہ نیولا سَرکے تو میں اُنھ میں سے لوں *

اِتّفاقاً نیولے کي نظر اُس پر جاپڑي اور وونہیں جھپٹا دونوں کے لڑائي ہونے لگي - آخِرش نیولے نے اُسے ٹُکڑے ٹُکڑے کرڈالا پِھر سِر اُٹھا کے جو اوپر دیکھا تو سُفید بگلے چمکتے نظر آئے - جانا کہ اِس درخت پر بھي

مچھلیاں ھئیں - اوپر چڑھ گیا - بگلے تو اُڑ گئے گھونسلوں مئیں جو بچّے تھے اُنھئیں چٹ کر گیا اور گھوندھے اُن کے اُجاڑ دیئے *

قاز بولے اي یار! مرد وہ ھي کہ پہلے اپنے واسطے جگہہ نئي ٹھہرا لے تب اپنے قدیم گھر کو چھوڑے - یہہ بس باس تیرا سب جگہہ سے بہتر ھي - کچھوے نے جواب دِیا دوستو! تُم ھمیشہ اِس راہ سے آتے جاتے ھو - کبھي مُجھ سے کُچھ خطا نہیں ھوئي - ناحق مُجھ کو کیوں ڈراتے ھو - قازوں نے بہُت سا سمجھایا لیکِن اُس نے اُن کي نصیحت نہ ماني تب اُنھوں نے لاچار ھوکر کہا - لے تو اب ایک کام کر - اِس لکڑي کو بیچ سے مُنہہ مئیں پکڑ اگر تُجھے کوئي گالي بھِي دیوے تو ھرگز نہ بولیو - اُس نے کہا - گالي کیا جو مُجھے کوئي ماریگا تو بھي دم نہ مارونگا - اِس قول قرار پر اُس لکڑي کے سِرے دونوں قاز مُنہہ سے پکڑ کر لے اُڑے جب ایک گاؤں کے برابر پہنچے تب وھاں کے لوگ تماشا دیکھنے لگے اُنھ مئیں سے ایک لڑکا بولا کہ اگر یہہ کچھوا گِرتا اور میرے ھاتھہ آتا تو اِسے بھون کھاتا - دوسرے نے کہا جو مئیں اِسے پاؤں تو پکا کھاؤں - کچھوے کو اِنھ باتوں کي برداشت نہ ھوئي - نِہایت خفگي سے بولا خاک کھاؤ - بولنے کے ساتھ ھي زمین پر آرھا - لڑکوں نے دوڑ کر پکڑ لیا اور بہت فضیحت کِیا *

پھر سُرخاب نے کہا اي بادشاہ! جو کوئي اپنے رفیق کا کہا نہ سُنے تو اُس کے آگے ایسا ھِي دِن آتا ھي - اِسي بات چیت مئیں تھے جو کُلَنگ کے بھائي نے آکر سلام کِیا اور کہا کہ غُلام نے آگے کہلا بھیجا تھا کہ قلعے

کے اندر کوّا ھُدھُد کا بھیجا ہُوا ھي اور اُس نے اُس کو خِلعت دِیا ھي اور جو مُلک لِیا سو اُس کے لڑکوں کے نام مُقرّر کِیا لیکِن کرگس وزیر اُس کا اِس بات سے راضی نہ ہُوا بلکہ اُس نے عرض کي کہ حضرت! یہہ مُلک کوّے کو نہ دِیا چاھیئے کیونکہ مئیں اُسے بیوفا جانتا ھوں۔ ھُدھُد نے جوَاب دِیا جو نوکر نمک حلالي کرے اُس کے حق مئیں مِہربانی کرني ضُرور ھي کہ پھِر دوسرے وقت خاوِند کا کام دِل و جان سے کرے۔ کرگس نے کہا حضرت! کوّا کم ذات بد آئین ھي جو کوئي اِس کے حق مئیں نیکي کریگا وُہ دیکھیگا جو بوڑھے جوگي نے دیکھا ھُدھُد نے پوچھا کہ وُہ نقل کیونکر ھي؟

نقل ایک جوگي اور چوھے کے بچّے کي

کرگس نے کہا یوں بَیان کرتے ھئیں کہ کِنارے پر دریاے سِند کے ایک جوگي کا دھُرا تھا۔ ایک روز وُہ اُس کے دروَازے پر بیٹھا جپ کرتا تھا کہ ایک کوّا چوھے کا بچّا اپنے چنگل مئیں لیئے اُڑا جاتا تھا۔ قضاکار وُہ اُس کے پنجوں سے کِسي طرح چھوٹکر زمین پرگِر پڑا۔ اُس نے اُسے از راہِ شفقت زمین سے اُٹھایا اور مُوذي کے چنگل سے چھُڑایا اور اُس کا جي بچایا اور ایسي اُلفت سے اُسے پالا پوسا کہ وُہ بڑا ہُوا *

ایک روز اُس پر کہیں بِلّي جھپٹي۔ جوگي نے کِسي طرح بہ ہزار خرابي اُس کے مُنہ سے بھي بچایا۔ پھِر اپنے دِل مئیں یہہ ٹھانا کہ اِس چوھے کو بِلّي بنایا چاھیئے تاکہ اور بِلّیوں سے بچے۔ دُعا کرتے ھِي تُرت چوھے سے

بِلّي هوگئي اور کُتّوں سے لگي ڈرنے تب فقیرنے اُسے کُتّا بنایا - پِھر اُس کے
جي میں یوں آیا کہ اِسے شیر بناؤں کہ هر ایک دِرندکي گَزَند سے محفوظ
رهے - آخِر اُس کي دُعا سے وُه شیر هُوا - دِن کو وُه جنگل میں شِکار کے لِیئے
نِکَل جاتا - رات کو آکر جوگي کي چوکي دِیا کرتا - جو لوگ اُس کے
دیکھنے کے لِیئے آتے سو آپَس میں یوں چرچا کرتے کہ پہلے یِہ چوها تها -
فقیر کي دُعا سے بِلّي هوا - پِھر کُتّا هُوا - تِس پِیچهے باگھ بنا - اُس نے یِہ
بات سُنکر اپنے دِل میں فِکر کي کہ جیسا میں پہلے تها ویسا هِي یِہ جوگي
جو مُجھے بنا ڈالے تو میں اِس کا کیا کرسکونگا - بِہتر یِہ هي کہ اِسے مار
ڈالوں تو سب آفتوں سے نِچنت رهوں - یِہي خِیال خاطِر میں لاکر وُهیں
جوگي کو مار کر اُس کا لهُوپِیا اور اپنے بَدن پر بهي لگایا ٭

پِھر کرگس نے هُدهُد سے کہا - اَگَر یِہ مُلک تُم کوے کو دوگے تو تُمهاري
حالت جوگي کي سي هوگي - هُدهُد نے اُسے جَواب دِیا - جو میں اِس
مُلک کا لالچ کروں تو میرا احوال بهي اُس بگلے کا سا هوگا - کرگس نے
پوچها کہ حضرت وُہ قِصّہ کِیوں کر هي؟

نقل ایک بوڑھے بگلے اور مچھلیوں کي

هُدهُد کہنے لگا کہ هِندوستان میں ایک بڑي جهیل هي نام اُس کاکرمتي -
لیکِن گرمي کے ایّام میں اُس میں پاني کم رهتا هي - ایک دِن اُس کے
کِنارے پر ایک ایسا بوڑها بگلا جو اِتني طاقت اُس میں نہ تهي کہ دوسري

جھیل میں جا سکے آیا اور ماتم‌زدوں کی طرح قریب سے صورت بنا کے سِر
بازو کے پروں میں ڈال بیٹھا *

ایک کیکڑے نے اُسے اِس طرح سے بیٹھا دیکھکر پُوچھا کہ آج میں تُمھیں
نِہایت مغموم دیکھتا ہوں اِس کا کیا سبب ہے؟ اُس نے جَواب دِیا کہ
میں نے کل اپنے دوست سے یوں سُنا ہے کہ کل اِس جھیل کی ساری
مچھلیاں جالئے مار لیجائینگے - میں اِس شش و پنج میں بیٹھا ہوں کہ میرا
حال کیا ہوگا کیوں کہ اِس جھیل کی مچھلیوں پر میری روزی موقوف
ہے - اُن کے مارے جانے پر مُجھے غِذا کہاں سے مِلیگی اور میں اپنی
باقی عُمر کیوں کر کاٹونگا *

کیکڑے نے یہہ سُنکر اُن مچھلیوں کو جا خبَر کی - وے سُنتے ہی گھبرا
کے سب کی سب رونے لگیں اور اُسی کے ہاتھ یہہ پیغام بگلے کو کہلا
بھیجا کہ شِکاریوں کے ہاتھ سے ہمارے بچنے کی کیا تدبیر ہے؟ بگلا بولا
کہ میری دانِست میں نیک صلاح یہہ ہے کہ تُم ایک ایک مچھلی کو لا
کر مُجھے سپُرد کرو - میں اُسے اپنی چونچ میں لیکر دوسری جھیل میں
(جو یہاں سے کوس دو ایک پر ہوگی اور پانی بھی اُس میں ہے) چھوڑ
چھوڑ آؤں *

اُنھوں نے اُس کی صلاح کے مُوافِق کِیا جِتنی مچھلیاں اُس میں تِھیں ایک
ایک کر سب کی سب اُسے پہنچائیں - وُہ اُنھیں ایک ایک کر اِس حِکمت
سے [illegible] کھا آیا - کیکڑا اکیلا رہ گیا تب اُس نے بگلے

سے کہا آپ نے بڑي محنت اور کام ثواب کا کِیا۔ اِس کا اجر خُدا سے
پاؤگے۔ پھر بگلے نے کہا اب میرا جي یِہ چاھتا ھي کہ جہاں مئیں نے سب
مچھلِیوں کو پہُنچایا ھي وھاں تُم کو بھِي لے پہُنچاؤں تب میري خاطِر
جمع ھو۔ وُہ بولا کہ آپ کو تصدِیع ھوگي۔ مئیں اپنے پاؤں جاؤنگا
کِیونکہ میرے پاؤں مئیں آھِستے آھِستے کوس آدھ کوس چلنے کي طاقت
ھي۔ یِہ بولا یار! مئیں جانتا ھوں کہ پاؤں چلنے سے تُمھیں بہُت تکلِیف
ھوگي اور تُمھاري اذیّت میرے نامۂ اعمال مئیں لِکھّي جائیگي۔ بِہتر
یِہ ھي کہ تُم میري پِیٹھ پر چڑھ بیٹھو تو مئیں تُم کو اِس بلاے ناگہاني
سے بچاؤں *

آخِرش وُہ بعد اِس ردّ و بدَل کے راضي ھُوا تب اُس نے پِیٹھ پر بٹھاکر
وھاں لا اُتارا کہ جہاں مچھلِیوں کو کھایا کرتا تھا۔ کیکڑے نے جو دیکھا کہ
سِواے خُشکي وھاں پاني کا نام و نِشاں نہیں مگر مچھلِیوں کے سِروں کي
ھڈّیاں پڑي ھوئیں وھاں دِکھائي دِیں۔ دِل مئیں ڈر کر بگلے سے کہا کہ تو نے
سب مچھلیاں یہاں لاکر کھائیں ھئیں اب کیا مُجھے بھِي کھایا چاھتا ھي؟
اِس بات کے ساتھ ھِي اُچھل کر بگلے کا سِر اپنے مُنْہ مئیں پکڑ لِیا۔ اُس
نے بہُیترا زور کِیا کہ اپنا سِر اُس کے مُنْہ سے چھُڑاوے پر کُچھ فائِدہ نہ ھُوا۔
بلکہ وونہیں مرکے رہ گیا۔ پھِر کرگس نے ھُدھُد سے عرض کي کہ مئیں یِہ
مصلحت نہیں دیتا کہ آپ یِہ ملک کوّے کو دیں۔ اُس نے کہا اگر کوّے
کے قبضے مئیں یِہ مُلک رھیگا۔ تو مال و متاع کي کُچھ کمي اور غلّے کا بھي

قحط نہ هوگا اؤر مئيں اپنے مُلک مئيں فراغت سے عئيش و عشرت کرونگا
کرگس نے جوَاب دِيا کہ پير و مُرشِد! ايسے خِيال اؤر اِس انديشے سے
آپ کي حالت اُس نعل‌بند کي سي هوگي - هُدهُد نے پوچها کہ اُس کي
داستان کِيونکر هي ؟

نقل شادي نام ايک بنئے اؤر دلوالي نعل‌بند کي

کرگس کهنے لگا يوں کهتے هئيں کہ شادي نام ايک بنئے نے بازار سے گهڑا
بهر کڑوا تيل خريدا اؤر وهاں کهڑا هو پُکارنے لگا کہ جو کوئي مِحنتي اِسے
مئيري دوکان تک پهنچاوے تو ايک ٹکا اُسے مزدوري دونگا - دلوالي نام
ايک نعل‌بند وهاں کهڑا تها - وُہ گهڑا اپنے سِر پر اُٹها کر اُس کي دوکان کي
طرَف لےچلا اؤر چلتے هُوئے يِہ دِل مئيں منصوبہ کرنے لگا کہ اِس ٹکے کي مُرغي
لونگا - وُہ بيس انڈے دئيگي - پهر بائيس دِن کے بعد بيس بچّے نِکالئيگي جب
وے بڑے هونگے - اُن کو بيچکر بکري خريدونگا - اُس کے کچه بچے سے گاے - پهر
اُس سے گهوڑي - گهوڑي سے اونٹني پهر هتهني مول لونگا جب اُس سوداگري
سے بهُت دولت هاته آئي تب چار بياہ کرونگا - هر ايک جورو سے چار
چار بيٹے تولّد هونگے جب وے جوان هو کر شهزادوں کي طرح تازي گهوڑوں
پر سوَار هو کر شِکار کا اِرادہ کرئينگے تو مئيں اُن کي جِلو مئيں چلونگا تا کہ
اؤر لوگ اُن کي تعظيم و تکريم کريں *

اِس بيهودہ خِيال مئيں گهڑيکا دهياں جاتا رها - وُہ سِر سے زمين پر

گِر کے پھوٹ گیا اور سارا تیل بہ گیا تب بنِئے نے اُس کے سِر کے بال پکڑ کر ایسا لتیایا کہ اُسے وُہ مار عُمر بھر نہ بھولیگي - مثل ھي کہ غریب آدمي سے کیا ھوسکے - تب ھُدھُد بولا کہ اگر میں مُلک کي طمع کروں اور اُسے نہ دوں تو مُجھے بھي ویسا ھِي فائِدہ ھوگا جیسا کہ اُس نعلبند کو ھُوا پھر اُس نے کرگس سے پوچھا بھلا اب کیا کِیا چاھیئے ؟ اُس نے کہا خُداوند! آپ ذرا کوّے کو بُلاکر پوچھیں تو سہي کہ اُس نے قاز کے ساتھ کیا حرکت کي کہ اُس کے گھر میں ایک مُدّت تک رھا اور عین لڑائي کے وقت اُس کے قِلعے میں آگ لگا دي - چُنانچہ اِسي واسطے اُس کي لڑائي بِگڑ گئي اور مُلک اُس کا تباہ ھوگیا تب ھُدھُد نے اُس کو بُلاکر پُوچھا کہ اي میگھبرن ! تونے قاز کے ساتھ ایسي زبون حرکت کیوں کي ؟ اُس نے تو کُچھ تیرے ساتھ بُرائي نہیں کي تھي - دُنیا میں نیکي کا بدلا یہي ھي جو تونے اُس کے ساتھ کِیا ؟

کوّے نے جواب دِیا کہ حضرت! غُلام نے آپ کا نمک کھایا تھا اِس واسطے نمک حلالي کي نہیں تو قاز کي خوبیوں میں کُچھ شُبہہ نہیں - خُدا ترس عقلمند عادِل مِثل - نوشیرواں کے ھي اور کبھي اُس سے کسو کو اِیذا نہیں پہُنچي - اُس کے اوصاف سے میري زبان قاصِر ھي کیونکہ میري بات ھر ایک امر میں سُنا کِیا اور اپنے وزیر کي صلاح پر کام نہ کِیا جیسے کہ مردِ مُلتاني نے رِندوں کے کہنے پر عَمل کِیا - ھُدھُد نے پوچھا کہ وُہ کیونکر ھي ؟

نقل ایک مُلتانی اور رِندوں کی

کوّا بولا یوں سُنا ہے کہ ایک مردِ مُلتانی بازار سے بکری خرید کے اُس کی رسّی ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنے گھر لیئے آتا تھا جب نزدیک گاؤں کے پہُنچا ۔ کئی ایک رِند ایک جگہ کھڑے تھے آپس میں صلاح کی کہ اِس آدمی سے کِسی چھل بل سے بکری اُڑایا چاہیئے ۔ سب نے ایک دِل اور ایک زبان ہو کر بندِش باندھی اور تِین چار جگہ جُدا جُدا راہ میں بیٹھے ۔ اُنھ میں سے پہلے ایک نے اُس سے مُلاقات کی اور کہا کہ ای بھائی! یہ نجس کُتّا تو نے کہاں پایا؟ اُنے جواب دِیا کہ یہ کُتّا ہے کہ بکری؟ میں اِسے بازار سے مول لِئے آتا ہوں لیکِن دِل میں کُچھ شک پڑا ۔ مُنہ پھیر کر بکری کی طرف دیکھا ۔ معلوم کِیا کہ بکری ہے تب کاندھے پر رکھ لیچلا ۔ تھوڑی دور بڑھا تھا کہ دوسرے سے مُلاقات ہوئی ۔ وہ بولا ای مُلتانی! اِس کو کاندھے پر رکھ کر لیجاتا ہے اگر یہ موتے تو کپڑے تیرے ناپاک ہونگے ۔

مُلتانی اپنے دِل میں سوچا کہ آگے ایک کُتّا کہہ چُکا ہے ۔ دُوسرا بھی ناپاک کہتا ہے ۔ کاندھے سے اُتار کر پِھر دُریا لِیا ۔ تھوڑی دُور آگے چلا تھا کہ ایک بوڑھا درخت کے نیچے سے بول اُٹھا کہ ای مرد! تو دیوانہ ہے کہ آنکھوں کی جوت ہی گھٹ گئی ہے کہ کُتّا سا ناپاک جانور ہاتھ میں [illegible] جاتا ہے! یہ سب باتیں سُنکر تب تو یقین ہُوا کہ شاید

کُچھ عقل میں یا بینائي میں خلل ہُوا ہي کہ کُتّے کو بکري جانکر مول لیجاتا ہُوں۔ کُچھ اندیشہ نہ کِیا بکري کي رسّي ہاتھ سے چھوڑ دي اور آپ کپڑوں سمیت ندّیِ میں جا کُود پڑا۔ نہا دھو گھر کي راہ پکڑي اور بکري اُنھ رِندوں نے لیجا کر شوق سے چٹ کي *

ہُدہُد نے پھِر کوّے سے کہا کہ تونے قاز سے وُہ حرکتِ بد کي کہ کِسي نے کِسوکے ساتھ ایسي کم کي ہوگي۔ کوّا بولا اي بادشاہ! عقلمند اپنے مطلب کے لِیئے دُشمن کو وقت پر مِلا لیتے ہیں جب غرَض اپني حاصل ہو چُکتي ہي تو اُس کو ٹھِکانے لگا دیتے ہیں مگر آپ نے قِصّہ مینڈک اور سانپ کا نہیں سُنا۔ ہُدہُد نے پوچھا وُہ کِسطرح ہي؟

نقل ایک سانپ اور مینڈکوں کے بادشاہ کي

کوّے نے کہا ایک پُرانا سانپ کہ اُس میں چلنے پھِرنے کي طاقت نہ رہي تھِي ایک جھیل کے کنارے پر آہِستے آہِستے آکر غمگیں ہو بیٹھا تب مینڈکوں کے بادشاہ نے اُس سے پوچھا اي سانپ! تُجھے کیا ہُوا ہي جو اِتنا دِلگیر ہي؟ اُس نے جواب دِیا کہ تُجھے پرائي کیا پڑي۔ تو اپني سیر۔ مینڈک بولا اي سانپ! ناخوش کِیوں ہوتا ہي؟ اگر کُچھ تیري چیز پاني میں گِرپڑي ہو تو کہہ۔ میں اپنے لشکر کو حُکم کروں کہ بجنس اُس چیز کو ڈھونڈھ لاوے *

اُس نے کہا اي مینڈک! اِس شہر میں ایک برہمن کا لڑکا بہت

خوبصورت تھا۔ اُس کو میں نے کاٹا۔ باپ نے اُس کے درد سے کھانا پینا سب چھوڑ دِیا۔ اُس کے بھائي نے اُس کو سمجھا بُجھا کر کِھلایا۔ یوں اُسے نصیحت کي کہ بھائي! صبر کیجئے سب کي یہِي راہ ھي چُنانچہ کِسي شاعِر نے کہا ھي

مت پُوچھ رفتگاں کو کیدھر تھے اور کہاں تھیں
شاھانِ نامور اور دُلھنیں جو نوجواں تِھیں

تب برَھمن یہہ کہہ کر اُٹھ کھڑا ھُوا کہ اي دوستو! میں اِس گاؤں میں نہ رھونگا کِس واسطے کہ یہِي ایک لڑکا میرا تھا۔ سو خُدا کي راہ میں گیا اب مُجھے بستي سے کیا کام؟ میں بن‌باسي ھوؤنگا تب اُنھوں نے کہا اي بھائي! کوئي ڈاڑھي مُنڈانے اور جامہ پھاڑ کر جنگل میں جا رھنے سے سادھ نہیں ھوتا مگر جِس کي کرني اچھي ھو۔ سو اي مینڈک! میں نے اِسي وقت خوابِ دیکھا کہ ایک مردِ بوڑھا نِہایت بُزُرگ صورت مُجھ سے یوں کہتا ھي کہ اي سانپ! تونے اِس غریب لڑکے بَمھَنیٹے کو ناحق کاٹا کل قِیامت کو تیري پیٹھ پر مینڈک سوار ھوینگے اور اِسي عذاب میں ھمیشہ خُدا تُجھے گِرِفتار رکھیگا۔ اگر اُس عذاب سے تو اپنا چُھٹکارا چاھے تو کِنارے جھیل کے جہاں مینڈک بہُت سے ھوں وھاں جاکر اُن کے سردار کو اپني گردن پر سَوار کر کے لِیئے پِھرا کر۔ مینڈک یہہ بات سُنتے ھِي نِہایت خوش ھو کر اپنے دِل میں کہنے لگا کہ خُدا نے مُجھے مُفت یہہ گھوڑا دِیا۔ شاید میرے طالِعوں کي مدد سے ایسي سوَاري مِلي *

اُسي وقت سانپ کي پیٹھ پر چڑھ بیٹھا اور کہا کہ فلاني جگہہ میرا دُشمن هي اگر تو تصدیع کرکے مُجھے وهاں تک لیچلے تو میں اُسے ماروں۔ سانپ نے یہہ بات ماني تب سب مینڈکوں کو اپني جِلو میں آگے رکھ لیچلا جب اُس تالاب کو چھوڑ کر آگے بڑھے سانپ نے جانا کہ اب یے بھاگ کر اُس تالاب تک نہیں پہُنچ سکینگے۔ کِسي بہانے سے اپنے تئیں زمین پر گِرا دِیا۔ مینڈکوں کے سردار نے پُوچھا کہ تو کِیوں گِر پڑا؟ اُس نے کہا کہ تیري فوج کو دیکھ کر مُجھے بھوکھ لگي هي۔ وہ بولا کہ میرے لشکر سے دو چار مینڈکوں کو کھالے سانپ نے کہا اي بادشاہ! لشکر کم هونے سے تُجھ کو بُرا لگیگا۔ وہ بولا کہ تیرے کھانے سے میري فوج کم نہ هوگي *

سانپ هر روز دو تین مینڈک کھانے لگا تھوڑے دِنوں میں سب کو نِگل گیا۔ اکیلا بادشاہ رها۔ سانپ نے پوچھا اي بادشاہ! آج میں کیا کھاؤں؟ مُجھے بھوکھ لگي هي۔ مینڈک نے کہا اي سانپ! کِسي تالاب یا جھیل کے کِنارے چلکے اپنا پیٹ بھرلے تب اُس نے کہا۔ تُمھارے سارے لشکرنے میرے پیٹ میں چھاوني کي هي۔ بادشاہ کا لشکر سے جُدا رهنا خُوب نہیں۔ جو اپني فوج کے ساتھ آپ بھِي اُس چھاوني میں داخِل هوں تو بہُت بِہتر هي تب وہ اپني موت سمجھ کر چُپ هو رها۔ سانپ نے اپنے شہسوار کو زمین پر پٹک کر کٹي کوڑے دُم کے مارے اور کھا گیا جیسا کہ کِسو شاعِرنے کہا هي *

گردنِ سدگي بت خم هي درِ فرمان پر
گوے سِر اپنا فِدا کیوں نہ کرے چوگان پر

کوّا بولا اي هُدهُد بادشاہ! جو کوئي دُشمن کي بات پر فریب کھاتا هي - اُس کے ایسا هي دِن آگے آتا هي - اب آپ کو مِلاپ کرنا باز کے ساتھ ضرور هي - هُدهُد نے کہا اي کوّے! اُس کے بھائي بند نوکر چاکر لڑائي میں میرے هاتھ سے بہت مارے گئے هیں اور مُلک اُس کا لے لِیا هي - میں غالِب هُوا هوں اب اُس کو چاهیئے کہ اپنے گلے میں پٹکا ڈال کر میرے پاس آوے اور میري اِطاعت اِختیار کرے تب البتہ اِدھر سے بھي اُس کے حق میں مہرباني هوگي *

اِنھیں باتوں میں تھے کہ ایک جاسوس پہنچکر آداب بجا لایا اور عرض کي کہ پیرمُرشِد! غافِل کیا بیٹھے هیں مہابل کُلَنگ مُنّھ بولا بھائي سُرخاب کا جو وزیر هي قاز بادشاہ کا بہت فوج لیکر آپ کے مُلک پر چڑھا چلا آتا هي اگر وہ لشکر کبھو یہاں آیا تو تُمھارے دیس کو ویران اور رعیّت کو تباہ کریگا *

اِس میں هُدهُد نے وزیر سے کہا کہ میں سو کوس کي دوڑ مارونگا اور اپنے مُلک کو پُشت پر دیکر اُس کي وِلایت کو تہ و بالا کرونگا - کرگس نے هنسکر کہا زهے تدبیر اي بادشاہ! مردوں کو جو کام کرنا منظور هوتا هي - پہلے اُسے کرکے تب زبان سے نِکالتے هیں اور ایک بارگي حریفوں سے اُلجھ پڑنا مصلحت سے دُور هي اگر آپ لڑائي کے اِرادے طرف کُلَنگ کي مُتوجّہ

ہوویں اور قاز لشکر کی پچھاڑی چڑھ دوڑے تو دو طرف کی لڑائی سے آپ عُہدہ برا نہ ہو سکینگے اور ویسی ندامت اُٹھائینگے۔ جیسی اُس برہمن نے اُٹھائی۔ ہُدہُد نے پوچھا کیسی؟

نقل ایک برہمن اور نیولے کی

کرگس بولا میں نے یوں سُنا ہے کہ کِسی برہمن نے ایک نیولا پالا تھا کیا ہُوا کہ اُس کے گھر میں ایک دِن پانچ سات کہیں سے مِہماں آگئے اِس میں وُہ باھمن اشنان کے لیئے ندّی پرگیا۔ برہمنی سخت حیران ہوئی کہ اگر لڑکے کی خبر لوں تو مِہمانوں کی خِدمت سے محروم رہوں اور وے بیدِل ہونگے اور جو اُنھ پاس حاضِر رہوں تو لڑکا اکیلا رہتا ہے۔ یہہ فِکر کرکے نیولے کو لڑکے کے پاس مُحافظت کے لِیئے چھوڑ کر مِہمانوں کے کام کاج میں جا لگی۔ اُس کے جانے پر تھوڑی دیر کے پیچھے ایک کالا سانپ اُس لڑکے کے پاس ڈسنے کو پہُنچا۔ نیولے نے دیکھتے ہِی جھپٹ کر ساپ کو مار کر ٹُکڑے ٹُکڑے کر ڈالا اور اُسی لُہو بھرے مُنْھ سے گھر سے باھر نِکلا برہمن نہائے ہوئے سُلوُھِی ھاتھ میں انگوچھا کاندھے پر دھرے چلا آتا تھا۔ اُس کی نگاہ نیولے پر پڑی اُس کا مُنْھ لُہولُہان دیکھ کر اُسے گُمان ہُوا کہ یہہ نیولا میرے لڑکے کو مار کر اُس کا لُہو پیکر آیا ہے۔ یہہ خِیال اپنے دِل میں ٹھہرا کر اُسے مار ڈالا۔ گھر میں آن کر کیا دیکھتا ہے؟ کہ لڑکا سہی سلامت ہے اور ایک سانپ اُس کے نزدیک مُوا ٹُکڑے ٹُکڑے

هُوا پڑا هي - يِهه حالت ديكهكر اُس نے بہُت افسوس كِيا اۇر ايسا رۆيا كہ رۆتے رۆتے بِيمار هوگيا - پِهر كرگس نے كہا اي بادشاه! بے انديشے كام كرنے كا پهل آخِر پشيماني هي هُدهُد نے كہا اي وزِير! كِسي كۆ بهيج دے كہ قاز سے صُلح كر آوے - وُه بۆلا كہ ميرے سِوا اۇر كِسو كے جانے سے هرگِز مِلاپ نہ هۆگا *

هُدهُد نے جوَاب دِيا جۆ بِہتر هۆ سۆ كِيا چاهيئے - وُه اُس كے حُكم سے قاز كے پاس گيا اۇر ادَب سے مُجرا كركے قدمۆں پر گِر پڑا - قاز اُس سے بغل گِير هُوا اۇر چهاتي سے لگالِيا اۇر بہُت سي خاطِرداري كي جب آپس ميں باتيں هۆنے لگيں تب قاز نے كہا اي كرگس! خوب هُوا كہ تو آيا نہيں تۆ لشكر مہابل كُلنگ كا تيرے بادشاه كے مُلك ميں پہُنچكے خراب كرتا اۇر ميرا مُلك اۇر قلعہ جۆ تُمهارے هاتهہ آيا هي صِرف اُس كوّے كي بدذاتي اۇر حَرم زدگي سے وِاِلّا كيا دخل تها - اُس مُفسِد كے مكر و فريب سے ميں نِہايت رنجيده خاطِر هوں - كرگس نے عرض كي كہ حضرت! جب تك زمين و آسمان كۆ قيام هي - دُشمن كي دۆستي اۇر قۆل و فِعل پر هرگِز اِعتِبار اۇر عَمل نہ كِيجِئے - ميں اپنے بادشاه كۆ هر طرح كا نشيب و فراز سمجها كر صُلح كے ڈهب پر لايا هوں *

قاز بادشاه نے اُس كي اِس گُفتگو سے بہُت راضي اۇر خوشدِل هۆ كر اُسے بهاري خِلعت دِيا - كرگس نِہايت خوش و خُرّم هُوا اۇر جۆ اُس كے دِل ميں انديشہ اۇر دَغدَغہ تها سۆ قاز كي مِہرباني سے جاتا رها اۇر كہا اي

بادشاه! جِس نے مِہمان كي حُرمت كي اُس نے گوْيا اپنے بُزُرگ كي خِدمت كي - قار نے كہا اي كرگس! تونے كُچھ دريافت كِيا كہ هُدهُد نے كِس لِيئے تُجھ كوْ صُلح كے واسطے بھيْجا هي؟ وُہ يِہہ بات سُنكر چُپ رہا تب اُس نے پھِر كہا كہ مئيں يوْں جانتا هوں كہ تُجھے مہابل كُلَنگ كي دهشت سے صُلح كے لِيئے بھيْجا هي - كِيوْنكہ لشكر اُس كا بہُت هي - يِہہ كہہ كر كرگس كوْ دو بارہ اِنعام دِيا اوْر اُس كے ساتھ كئي اوىنٹ جَواهِر اوْر كپڑے كے اوْر كئي مخمل اوْر اطلس اوْر كمخواب زربفت كے اوْر سوْ گھوْڑے تازي اوْر تُركي هُدهُد كے واسطے بطريق سوْغات دئيكر رُخصت كِيا جب يِہہ اسباب كرگس اپنے ساتھ لئيكر هُدهُد كي خِدمت مئيں جاگُذرانا هُدهُد بہُت خوش هُوا *

كرگس نے اِلتِماس كِيا كہ اي بادشاه! اگر مئيں نہ جاتا توْ سخت قباحت هوْتي - لشكر مہابل كُلَنگ كا تُمهارے مُلك كوْ لوٹ لاٹ خراب خستہ كر دئيتا - بڑي خئير گُذري كہ بہُت جلد صُلح هوْگئي تمهاري - فوْج خُشكي مئيں كم تهي اوْر مہابل كُلَنگ كا لشكر تري مئيں اِس قدر تها كہ ساري جهيلئيں و تمام ندّياں اُنھ سے ائيسي چها رهي تهيں كہ ائيك قطرہ پاني كا جهلكتا نظر نهيں آتا تها اوْر لشكر قاز كا اُس كے علاوہ تها *

تب توْتا بوْلا يِہہ بات جهوٹھ هي اگر حضرت سوَار هوْتے توْ فوْج كي كثرت سے زمين يوں بهر جاتي جئيسے كہ آسمان اندهئيري رات مئيں تاروْں سے چها جاتا هي - اُن كي فوْجئيں اِس لشكر كے مُقابِل ائيسي هئيں - جئيسے آٹے

مئیں لوں - هدهد بولا اي نادان! لڑنے بھڑنے کا کیا فائدہ - خدا بے خیر کي کہ هماري فتح هوئي اور بعد اس کے صلح خاطرخواہ هوئي - قاز نے اطاعت کي بالفعل نذرآنہ همارے واسطے بھیجا اور آیندہ نعل بندي قبول کي - غرض هدهد اور قاز اپنے اپنے ملک کي سلطنت اور بادشاهت پر خاطرجمعي سے قائم هوئے اور حکم راني بہ خوبي کرنے لگے *

یہہ سب قصہ بشن سرما پنڈت نے راجا کے بیٹوں کو سنایا - اور اسیس دي تب راجا نے خوش هوکر اسے بہت سا دان دچھنا اور خلعت و انعام دیا اور بڑي تعظیم و تکریم سے رخصت کیا *

خدا کے فضل سے یہہ کتاب دارالحکومت لندن مئیں حلیۂ طبع سے آراستہ هوئي *

سنہ ۱۲۸۵ هجري مطابق سنہ ۱۸٦۸ عیسوي

بحق رسول علیہ السلام

یہہ اخلاق هندي هوئي اب تمام

فقط

خاتمہ

هُوالاوّل هوالآخِر الحمدُ لِلّٰه که اِس کتاب کا اِختِتام هُوا اور عهدِ وِزارت امیرِ کبیر سَر اسٹافورڈ نارتھکوٹ صاحِب بہادُر بِالقابہٖ مئیں یہہ نُسخہ تمام هُوا اور اُنکي توجُّہِ بیٖغایت اور الطاف وعِنایت سي نہ فقط اِس کِتاب کا بلکہ خود اِس فدویت اِنتِساب کا رُتبہ بڑھا بقولِ سعدي

سزد گر بدورش بِنازم چُنان * که سیّد بدورانِ نوشیروان

اوصاف اِس مجمعِ عِلم و کمال اور مرکزِ جاہ و جلال کے میري کیا جان اور قلم کي کیا زبان هي جوبیان کروں اُس کي ذاتِ خُجِستہ صِفات فضلِ حيّ وقیّوم سے موجود هي میرا تعریف کرنا فُضول اور بے سود هي * مُشک آنست که از خودبوید نه آنکه عطّار گوید * عیانرا چِہ بیان * مگر جواہرِ حق هو اُسکو چِھپانا گویا آفتاب پر خاک ڈالنا هي اور اپنے ولیِنعمت کا شُکرنہ کرنا کُفرهي مَن لَمْ یَحمَدْ النّاس لم یحمدِ اللّٰه اِسو اسطي بالکُل ساکِت بهي نہیں رہ سکتا کیا کہوں کُچھ کہا نہیں جاتا * چپ رهُوں توڑھا نہیں جاتا * گویم مُشکِل وگرنگویم مُشکِل * بہَر حال الفاظِ چند بنظرِ اِظهارِ حق نه خوشامد سي عرض کرتا هوں * گر قبول اُفتد زهي عِزّ و شرَف * حَقِیٖقت حال یہہ هي که جِس تاریخ سي یہہ امیرابنِ امیر مُدَبِّر اُمورِ هند مُقرّر هُوا هر طرح سي خیال بِہبودِ هِند اور هند یوں کا مدِّ نظر رها

افضالِ اِلٰهي اوٗر اِقبالِ شاهي اوٗر اِس وزِير خوش تدبير كي نيك نِگاهي سے سارا هِندوٗستان آباد هي اوٗر هردِل اِنصاف پسند شاد هي

يهہ سچ هي كه اقلِيمِ هِندوٗستان * هُوئي اُسكي اقبال سي بوٗستان
شِگُفته هئيں گل بلبلیں نغمه سنج * شِكسته هئيں سب خارِ اندوه ورنج

ايك وقت وه تها كه هندوٗستان مئيں كوئي مُسافِر ايك شهر سے دوسرے شهر كوٗ بيخطر نه جا سكتا تها را هئيں ٹهگوٗں اوٗر ڈكئيتوٗں سے بازار دغا بازوٗں اوٗر جيب كتروٗں سي دوكانئيں اوٗر گهر نقب زنوٗں اوٗر چوٗروٗں سي حفاظت مئيں نه تهِيں اوٗر ايك وقت يهہ هي كه حُكومتِ سركاري مئيں راهيں خُشكي اوٗر تري كي ريلگاڑي اوٗر دود كش كي آمد و رفت سي پر شور و غوٗغا هئيں مالِ تجارت كڑوٗڑوٗں كا آتا جاتا هي كوئي نهيں پوچهتا كه موتي لِيے جاتے هوٗيا پوٗت سوناادا هئي يا پتهر * بازاروٗںمئيں جِتني مال و اسباب كي كثرت هئي اُتني هِي كيسه بُروں كي قِلّت دوكانوٗں اوٗر گهروٗںمئيں كُچهه چوٗكي پهرے كي حاجت نهيں رُعبِ سياست سركاري اُنكا پاسبان هئي جهاں لڑائي اوٗر خونريزي هر روٗز ستي مئيں آتي تهي وهاں اب سُنساں هي هر روٗز عِلم كي ترقّي اوٗر جهل كي كمي هي - اِنصاف سے ظُلم كي خرابي اوٗر برهمي هي - جهاں گاي بئيل كي قُرباني منع اوٗر آدميكي از مُباحات تهي - بچه كُشي - اوٗر ستي هوٗنا گويا مُنْهه كي بات تهي وهاں مار پيٹ كا توٗ كيا ذِكر هي كوئي كسي كو گالي بهي اگر دے يا آدميكے بدلے جانور كي بهي جان ناحق كرلے توٗ ايسي سزا پائے كه چهٹي كا دوده زبان پرآي - بردہ فروشي اوٗر كسبِ حرام گُمنام

حِفاظتِ رِعایا کوْ تھا ہے اوْر پولیس۔ حِفاظتِ مُلک کوْ فوج جرّار پیادہ اوْر
سوار بَرّي اوْر بحري همیشه تیّار۔ مُخالِف سرکاري زبون اوْر نِشان جهازاتِ
عالم کے سامنے رایتِ دولتِ انگلزیه کي سرنگوْں هوتے هئیں۔ یهہ عِزّت کیا
کم هي که حُکومت مَلِکۂ مُعَظّمه کي سر کوْبِ عالم هي پهر وزیر اتبسي
پادشاہ ظفر پایگاہ کا کِیوْں کر وثیسا نهوْ شعر

وزیرِ چُنیں شهر یارِ چناں * جهاں چوں نه گردد قرارِ چناں

هِند پر شُکریّه اِس کا فرض هي که زیرِ حکومت اتسي پادشاہِ معدلت پناہ
کے هي که جِسکا وزیر آصفِ جاہ سُلیماں سے عقل اوْر تدبر مئیں بڑہ کر
هي - مئیرے اوْصاف اِس حکومت کے اگر کوئي شخص خوشامد پر محمول
کرے توْ اُسکو لازِم هي که اِحْوالِ هند کوْ ایک نظر بچشمِ اِنصاف دیکھے -
مدرسے تھانے نُمایش گاهئیں دوا خانے تارِ برقي ڈاک مراکِب دودي ترقّي -
تِجارت داد رسي مظلوماں سر کو بي ظالِماں رئیسِ بے اِنتِظام کوْ معزول
کرنا اوْر حاکِمِ مُنتظِم کوْ اِختیار دیْنا یهہ سب باتئیں رِفاہ کي میرے دعوي
پر دلیل هوْنگي اوْر مُخالِف کي دلیلیں سب ذلیل هوْنگي اِنصاف شرط هي
جو حِصّه هندوْستان کا ابهي سرکارنے نهیں لِیا دیْکھوْ توْ وهاں کئیسي خرابي
اوْر ویْراني هي حاکم وهاں کے تھپي کے تھپنا۔ گوْبر گنیش۔ هاتي کے طبیب۔
جوالف کے نام لتّھا بهي نهیں جانتے رات دِن رنڈیوْں مئیں بسر کرتے هئیں۔

صُبح توْ جام سي گُذرتي هي * شب دِل آرام سے گُذرتي هي
عاقِبت کي خبر خُدا جانے * ابتوْ آرام سے گُذرتي هي

اُن کا وُجود کاَلعدم ھَي چه خُفتہٗ و چه سدار

مگر سب حُکّام اور راجه ایسے نہیں جنابِ مُعزّز خطاب مہاراجۂ سُرگباشي والِي پٹیاله کو دیکھئے که اپنی حُسنِ اِنتظام اور عقل و فہم سے کیسے نیکنام رھے اور پیشگاہِ مَلِکۂ مُعَظّمه کوئین وِکٹورِیه دام مُلکُھا سے تمغاے عِزّت اور خطاب فرزندِ خاص منصورِ زمان امیرُ الامرا مہاراجه دِھراجه راجیشر مہاراجۂ راجگاں سریدر سِنگھ مَہِندر بہادُر کا مِلا * اور اب مي زمانِا سري مہاراجه اِدھراج والِي کپور تھله دام دولته جو سرکارِ انگریز کے خیر خواہِ جانِي رھے اور جا نعشاني میں جان و مال سے دریغ نہیں کِیا اور مُہمّاتِ کابُل اور پنجاب میں کیسے کارِ نُمایاں کِئے خُصوصًا بلواي سنه ۱۸۵۷ عسوي میں جو جو شُجاعتیں اور بہادُریاں کِیں اُن کا کیا کہنا یہي کا في ھي که به جُلدوي حُسنِ خِدمات پیشگاہِ حضرتِ مِلکۂ مُعظّمه سے خِطاب فرزندِ دِلبند راسخُ الاعتِقاد راجه ردھیر سِنگھ بہادُر اور سِتارۂ ھِند کا تمغا عطا ھُوا جاگیر بھي مِلي اور اُمّیدِ قوي ھي که اور ترقّي مناصب بھي ھو یہہ سب خوبیاں اُنکي حُسنِ اِنتِظام اور سرکار کي قدر شناسي کا ثمرہ ھي تعریف دولت انگریزي کي کرنا گویا توصیف ارکانِ دولت کي ھي اگر وُزرا حُکُومت کے ایسے نہو تے تو یہہ رونقِ سلطنت کہاں ھوتی؟ اگر رایٹ آنربل سر اسٹافورڈ نارتھکوٹ صاحِب بہادُر دَامَ اِقبالُهٗ کي نیکئ نِیّتي خوش نصیبي اور تدبیر رَسَا شریک ھوتي تو یہہ نیکنا مي جو فتحِ حبش پر اُنکي وزارت کے ایّام میں حاصِل ھُوئي کب

هوني ؟ کیا اِعانتِ ربّانی هي که جتنا کام اِنکي تحت مئیں هے سب مُزَیّن بُحسن اِنتِظام وکامرانی هي جسقدر اِسّ امیرِ کبیر کے اوصاف بیان کرون تهوڑے هئیں اِس نیازمند کو خود اُنکي خِدمت مئیں نیاز هي اِس لیئے جو کہتا هوں آنکهوں دیکهي هي فقط کانوں سُني نہیں جو خوبیاں اِس مُختصر مئیں اُس عالي هِمّت والا دود مان مجمعِ عِلم منبعِ فیض معدنِ جود و احسان کي لکهوں وُہ اُس سے بہت کم هونگي جو تواریخِ عالم مئیں ابدالآباد کو نام پر مئیرے ممدوحکے لِکهي جائیگي مئیں فقط دُعا پر اپنا کلام تمام کروں گا کیوں که اُسکے اوصاف کرنا اور دریا کو کوزے مین بهرنا میرا کام نہیں جو کُچه مئیں نے کہا هے اند کے از بسیارے و مُشتي نمونه از خروارے هي

تاریبِ زباں بُوَد بتقریر — تازینتِ کا عدا ست تحریر

با مست بِرَوَد نه نیکنامی — هر خامه کُند ترا غُلامي

سرچشمهٔ فیضِ تو رواں باد — اِقبال چو دولتت جوان باد

The following poem, containing as it does many idiomatic expressions, will be found of great service to the student. To an European ear it might seem somewhat too fulsome in its eulogy; but it should be borne in mind that the Oriental taste affects extreme hyperbole both in praise and blame, and that to reduce the composition to the matter-of-fact standard of English ideas would to the Eastern reader imply gross disrespect, and gain for the author the reputation of "damning with faint praise" the subject of his panegyric. But even were this not the case, the exalted virtues and benefi-

cent reign of Her Most Gracious Majesty, and the statesmanlike abilities of Her Secretary of State for India, might well justify the use of more than ordinary terms of eulogy. In inserting this panegyric, therefore, I am not only complying with an ancient and invariable custom, but I am fulfilling a pleasing duty of gratitude and truth. The metre of the poem is *raml*, which consists normally of the following feet:—

فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلَاتُنْ

In this case, however, the last foot is محذوف "apocopated" and becomes فَاعِلُنْ, the measure being

— ᴗ — — — ᴗ — — — ᴗ — — — ᴗ —

قصیدہ

گو نہیں حاصل بخوبی قوتِ نطق و بیاں

پُر مناسب ہے کہ ہُوں حمدِ خُدا سے تر زباں

وُہ خُدائے پاک و برتر جسنے احمد کو کِیا

رہنمائے جِنّ و انساں پیشوائے مُرسلاں

وُہ نبي جسنے علي کو جانشیں اپنا کِیا

جانتے ہیں سب غدیرِ خُم کے جو ہیں رازداں

دو نو کو پہُنچے درود اور دو نو کو پہُنچے سلام

اُنکے لایق اور کیا ہے پاس میرے ارمغاں

شُکرِ خالق میں رہے مصروف خِلقت چاہئے

یعني بندوں پر وُہ ایسے ہے نہایت مِہرباں

سَلطنت وِکٹورِیہ کو کي عطا اللّٰہ نے

هِند یوْں پر هے یہ احسانِ خُداوَندِ جهاں
گوَبَرنَ ایسي کوئی گذري هے نہ آگے هوئے گي
فیض بخش و داد گُستر اهلِ جود و امتناں
ختم اُس پر هے رعیّت پروري و مُنصِفي
هے عجب عاجِز نِوار اهلِ عطا و مهرباں
خُلق و اکرام و مُروّت مئیں نهئیں اُس کا نظیر
قدر اُس کي جانتے هئیں خوب جوْ هئیں قدر داں
پیر گردوں خم پئي تسلیم هے اُس کے حُضور
عقل و بخت اُس کوْ دِئے هئیں حقتعالیٰ نے جواں
بے سُخن وُہ باعثِ افزونيِ اخلاق هے
کیوْں فِدا اُس پر نہ کیجے اے دِل اپنا مال وجاں
حُکم اُس کا ماہ سے ماهي تلک جاري هے واہ
کیوْں نہ هوْ توْصیف مئیں اُس کے مرا خامہ رواں
اُس کے حق مئیں کر رهے هئیں اوج و حشمت کي دُعا
ساکِنِ اِنگلنڈ و هر باشِندهٔ هندوْستاں
هوں عدو پا مالِ غم آفاق مئیں اُس کے مُدام
دوْست جوْ دِل سے هوْں اُس کے وُہ رهئیں سب شادماں
کئیسے کئیسے اهلِ دانِش هئیں امیر اُس کے رفیق
هے بجا اِک اِک کوْ گر کهئیے فلاطونِ زماں

اِنتِظامِ مُلک کرتے ھیْں ناَئمنِ بھبس
بندوبست اُن کا ھے بے شک باعثِ امن و اماں
مُنتخب اُن میْں سے ھے ممدوح میرا نارتھکوٹ
رائٹ آنریبل سر اِستافورڈ مشھورِ جہاں
وُہ مدارِ کار عالم مستقل ذي اختیار
راتق وفاتق وھِي ھے ار پئے ھندوستاں
اُس کے اوصافِ حمیدہ سے ھے خوش وِکٹورِیا
والیِ روئِ زمیْں شاھِنشہ ھندوستاں
بادشہ کوْئی نہ ویسا ھے نہ ایسا ھے وَزِیر
دونوں کو رکھے سلامت خالِق کوْن و مکاں
کِس قدر اخلاق نے پایا ھے عالم میْں رواج
کِبر ونخوت کا نہیْں باقي رھا نام و نشاں
عِلم اخلاق وادب میْں بے نظیر و بے مِثال
مُفتي تاج الدیں کا اِک نُسخہ ھے مشھورِ جہاں
بارہ سو اٹّھارہ ہِجري میْں ہُوا تصنیف جو
تھے اٹّھارہ سو اوْر تِین از سنِ عیسائیاں
ترجَمہ اُردو زباں میْں پھر کِیا اِک شخص نے
رکھدِیا اخلاق ھِندي نام ھوْ کر شادماں
اسم سامیٔ مترجِم ھے بھادُر سے شُروع

خاتمه هے نام کا اُس کے علمي پر ہے گماں
تھي کتابِ خوب و زیبا سکۂ عِلم خُلق مئیں
اوٗر سِکھلاتي بھِي ھر اِک کوٗ زبانِ ھِندیاں
صاحبانِ عقل و دانِش کوٗ خوش آئي اِس قدر
کر دِیا مشروط اُس کوٗ از برائے امتحاں
مئیں نے جب اُس پر نظر کي خوب غور و فِکر سے
بیشتر اغلاط پائِیں دیکھیں کمتر خوبیاں
جِس قدر مُمکن ھُوا مئیں نے کمالِ جُھد سے
صِرف ھِمّت کوٗ کِیا بھرِ سُرورِ دوٗستاں
بعد تصحیحِ مزید آخر اُسے چھپوا دِیا
دیکھکر تا اھل دانِش اُس کوٗ ھوں سب شادماں
ختمِ طبع اُس کا ھُوا مطبع مئیں بالطفِ تمام
ڈبلیوٗ ایچ ایلن انڈ کوٗ فخر ماہي ھئیں جوٗ یہاں
سیزدہ [۱۳] نمبر کے ساکِن ھئیں د واٹرلو پلئیس
خاص لندن مئیں جوٗ نزھت بخش ھے بھرِ رواں
ھوٗ اگر ادراک سالِ طبع مطبوعِ مِزاج
ھوے گا اِس نئیت کے پڑھنے سے ھر اِک کوٗ عیاں
۱۸٦۸
یک ھزا روٗ ھشت صد اوٗر شصت و ھشتِ عیسوي
۱۲۸۵
یک ھزارو دو صدو ھشتاد و پنج مسلمان

باوجودِ اهتمامِ صحت و غورِ بلیغ

کُچھ بھِي گر سهو و خطا کا ناظریں پاویں نِشاں

لطف و الطافِ بزرگا نہ سے یہہ اُمّید هے

دامنِ عفو و عطا مٰیں اُس کو فرمأیں نِہاں

اِنکشافِ نام کي خواهِش اگر بندہ کے هو

اِنکسار و عجز سے دیتا هوں مٰیں اپنا نِشاں

سیّد عبدُالله هِندي نام اِس عاجز کا هے

نام نامي باپ کا میرے هے مشهورِ جهاں

حضرتِ سیّد مُحمّد خان بهادُر جائسي

صاحبِ اعزاز و مکنت افتخارِ خاندان

هٰیں امامِ عاشر اُن کے جدّ امجد فخر خلق

کوں بهتر اُن سے هوگا اوَر والا دودماں

رحمتِ اللّه اُن پر هوئے تا روزِ قیام

جو هُوئے اِس سال هِي مٰیں داخِل باغِ جِناں

The following poem, in the same metre as my own, was composed by my friend and pupil, Mr. E H. Palmer, Fellow of St. John's College, Cambridge. Judged even by a native standard of excellence, it is remarkable for its correct expression and chaste imagery. I insert it without alteration or correction as I received it from Mr. Palmer, and I believe it may safely defy competition from any living European scholar of the Oriental languages.

قصیدہ

چونکہ هي حمدِ خُدا تاجِ سرِ نُطق و بیاں
چتر نَعتِ عیسیٔ گردوں نشیں هو سائباں
کیا عجب برسائے اختر کے جواهر آسماں
کهکشاں کے جوهري بازار سے هو شادماں
موْر چهل طاوٗس لائے اوْر کلغي خود هُما
دے زرِ گُل کي بنا پوْشاکِ پُر زر بوْستاں
بوْتلیں غُنچے بنیں گلهاي گُلشن هوں گِلاس
اوْر گُلابي هوْي بس رنگِ بهارِ گُلستاں
شاهدِ نازِ چمن رقّاص هوْ کر آئیں پهر
دے اُٹهیں نقدِ ثُریّا کا وہ جهومر آسماں
سب جوانانِ چمن گائیں بجائیں پیشِ گُل
نغمۂ بُلبُل کوْ سُن چکّر میں آئے باغباں
یوْں صدا نِکلي بهم مِلکر بجائیں ساز جب
دهوم در پر دهوم در پر در پہ تیرے شادیاں
کهکَشاں توْ هوْ سڑک ذرّاتِ تاباں هوں نُجوم
روْشني میں اُس پہ سیّاروں کي دوْڑیں بگّهیاں
آسماں بن جاے پُل خورشیِد و مہ هوں لال ٹیٖن

اوٗر بجائےٗ سِلسِلہ تارِ شعاعي هوٗں عیاں
چرخ بن جائےٗ عماري برقِ تاباں جهول هوٗ
فیل هوٗ ابرِ سِیہ اوٗر رعد هوٗوي فیلباں
دُهنمیٗں مستي کي هَوا پر جب چلي وہ جهوم جهوم
موٗجِ دریا اُسکي بیٗڑي هوٗ قدم کوہِ کلاں
همرکابِ اَبَلَقِ دوٗراں هوٗ یِہ سارا جُلوس
اوٗر سواریمیٗں مرے ممدوح کي هوٗوے رواں
کوٗن هي وہ صاحِبِ اقبال و عِزّت نارتهکوٗٹ
رایت آنریبل سر اسٹافورڈ ممدوحِ زماں
خاص خاصِ ملکۂ عالم کوین وِکٹوٗریہ
جِسکے هي زیٗرِ قلم اِنگلنڈ اوٗر هندوٗستاں
گرچِہ هي بلقیس لیٗکن هي سُلیٗماني اُسي
زیٗرِ سایہ جسکے هي عنقاے ڈهونڈها آشیاں
وٗہ سِکندر یِہ فلاطوں وٗہ سُلیٗماں زمن
آصفِ عهد اِسکوٗ کهئے تلک مٹیں بهولا یهاں
وٗہ شُنیدہ هیٗں یِہ دیدہ اِسکا هي یہ اِقتِدار
سِر جهکائیٗں والئِ چین و خُتن آکر جهاں
هر حبابِ بحر سے هي بس عیاں اُن کا شُمار
هفت کِشور میٗں نئي هیٗں جتني اُسکي کوٹهیاں

شغل ہي اُسکے جوانوں کا يہي روزِ مصاف
توپ زنبورک جزاير رہکلہ بندوق و بان
بادپاؤں پر لگائے پہرتے ہئیں اُسکے سوار
بانک برچہي تيرو شمشير و سپر ترکش کمان
اُسکي وہ سنگيں ہي سنگيں سنگدِل ہوں جس سے موم
کِرچ اُسکي کرچئیں کرتي ہي عدو کي اُستخوان
ملکِ کِشور تيرے سِر پر رہے ظِلّ اِلہ
خير خواہِ ہِند تيرا لُطفِ حق ہو پاسبان
عندليبِ خامہ اِسگلشن سے بِکلا نغمہ سنج
اَور شاخِ مُدّعا پر بيٹہکر ہي سجع خوان
نُسخۂ مُفتيُ تاجُ الدِّين مُفرِّحُ القُلوب
در ہزار و ہشتصد سہ سِنّ و سالِ عيسيان
يک ہزار و دوصد و ہِجدہ تہے سالِ احمدِي
جس مئیں ايک عالِم ہُوا ہِندي مئیں اُسکا ترجُمان
نام نامي ہي مُترجِم کا بہادُر با علي
ترجمےکا نام ہي اخلاقِ ہِندي بیگمان
مطبعِ مطبوعِ طبعِ اہلِ عِلم و فضل مئیں
جسکي مالِک ڈبليو ايچ ايلن انڈ کو صاحِبان
کارخانہ جِنکا ہي واقِع بہ واٹرلو پليس

سیزدہ ممبر بسافِ شہرِ لندن ہی دُکاں
اُسکے ہر کاپی سے کاپے ہاتھ بس بہزاد کا
اُسکے ہر کل سی ہو نیکل نقشہ ارژنگیاں
اُسکو چھپوایا بصِحّت ممبر عبدُاللّٰہ نے
میرے مخدوم و مکرّم میرے مُشفِق مِہرباں
حضرتِ سیّد مُحمّد خاں بہادُر کے پسر
نامِ نامی جنکا ہی ممدوح و مشہورِ جہاں
مُحسِن اِس احقر کے تھے وُہ سیّد عالیمُقام
داغ جِنکا ہی دِلوں پر خود د گُلزارِ جِناں
چھپ چُکی جِسدم کتابِ اِنتخاب ولا جواب
تازگی بخشِ عُیُونِ اھلِ فِطنت نُکتہ داں
اُس کا ہر صفحہ خیاباں ہی رَوِش بَیِنَ السُّطُور
ہر ورق گلزارِ معنی دہ گُلستاں بوستاں
جلد سالِ طبع لِکھ اِدّوَرڈ ہِنری یَاالمَر
تا کہ ہِجری عِیسَوِی دونوں کا ثابِت ہو نشاں
یکہزار و ہشتصد اور شصت و ہشتِ عیسوی
یکہزار و دوصد و ہشتاد و پنجِ مُسلِماں

فقط

With meek submission in thy hall
My neck is bowed —but what of that?
The life is knocked out of the ball
To prove the prowess of the bat!

PAGE 182, NOTE 86

بحقِّ رسولٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلَام
يِہ اخلاقِ هندي هوئي اب تمام

Through the merits of the Apostle, on whom be peace,
The *Akhlak i Hindi* is now finished.

Translators and lexicographers are not sufficiently accurate in their rendering of the words *nabi* and *rusúl* as applied to Mohammed. The former means "prophet," being derived from the Arabic verb *naba*, προφητεύειν; the latter "apostle," and is derived from the root *rasal*, ἀποστέλλειν.

Through that apostle, on whose head
May God's own peace descend!
These "Indian Ethics" have been led
To a successful end.

PAGE 158, NOTE 80.

اڑتلا "A barricade"

PAGE 171, NOTE 81.

جليئے *Jalié*, "fishermen," plural of جليا (जलिया).

PAGE 170, NOTE 82.

شش و پنج Literally, "Fives and sixes." This is exactly equivalent to the English expression, "To be at *sixes and sevens*."

PAGE 175, NOTE 83.

تو اپني نبيڑ (निबेड़ना "To put an end to"), *i e.*, Mind your own business.

PAGE 176, NOTE 84.

مت پُوچھ رفتگاں کوْ کدھر ہیے اوْر کہاں تہیں

شاھانِ نامور اوْر دُلھنیْں جوْ نوْجواں تہیں

Ask not concerning the departed, whither have they gone and where were they,
Those famous kings (of old), and the brides that once were young and fair."

Of those now past away, ask not
Where they have gone, nor seek to learn
The fate of famous kings of old,
Or brides that once were young and fair.

PAGE 178, NOTE 85.

گردنِ بندگي نِت خم ھي درِ فرمان پر

گوْے سِر اپنا فِدا کِیوْں نہ کرے چوْگان پر

My submissive neck is ever bowed down at the door of thy command.
Well—why should not the poor ball make its life (*lit.* head) a ransom for the pleasure of the bat?

The game of *chaugán*, or "mall," is a favorite subject of allusion with the Eastern poets. It is a kind of tennis played on horseback.

PAGE 150, NOTE 74.

کہ پو پھٹتے پھٹتے "Before it was dawn, or before it was light"

PAGE 151, NOTE 75.

ولانا *Penis virilis.*

PAGE 155, NOTE 76

کُمھیر कुम्हीर *koomhéer* (Sanscrit masculine), an alligator, a crocodile (also used *kumbhir*), कुंभीर کُمبھیر) Apropos of this word I may be permitted to insert a letter written by myself, and published in the "Times" of February 28th, 1865.

"THE CAPTURE OF BHURTPORE."

To the Editor of the TIMES

SIR,—As the following little anecdote relating to the late Lord Combermere may, perhaps, interest some of your readers, you would greatly oblige me by inserting it in your next issue On the 10th of December, 1824, that distinguished officer known throughout the Peninsular war as Sir Stapleton Cotton, and of whom the Duke of Wellington said, "I always sleep in peace when Cotton commands the outposts," appeared before Bhurtpore with a large army and a powerful train of artillery. The defenders, however, of that strong fortress were by no means alarmed for the result, a confidence created not so much by the recollections of Lord Lake's disastrous failure in 1804, but because learned Brahmins and astrologers, the former after consulting the shastras, and the latter the stars, had declared that in consequence of the foundations of the place having been laid during a most auspicious conjunction of the planets, it could only be taken by a crocodile, which would drink up the water of the moat surrounding it.

But the hopes raised by the prediction proved as fallacious as those of Macbeth whose castle's strength "was to laugh a siege to scorn," and who was not to fear "till Birnam wood did come to Dunsinane" Now, as the wood did come to Dunsinane, so the crocodile did take Bhurtpore, for the name of that animal in Sanscrit is Combeer, while, that the prophecy might be almost literally fulfilled,* the first exploit of the gallant general was to drive away a party of workmen whom he found busily engaged in cutting a sluice through one of the embankments with the view of introducing water into the ditch.

I am, SIR, your obedient Servant,

February 27, 1865 (Signed) SYED ABDOOLLAH.

PAGE 157, NOTE 77

سنگن لینا "To obtain secret information of the enemy's movements."

PAGE 158, NOTE 78.

اپنے کپڑوں میں پھولا نہ سمایا "So inflated (with joy) that his clothes would not hold him"

PAGE 158, NOTE 79.

چیونٹي کي چال "With the gait of an ant," *i.e.*, very gently.

* 10th December, 1825.

PAGE 138, NOTE 68.

اپني فوج كي تكبير كهتے هوئے "Shouting their war cry" The تكبير is the cry of الله اكبر which Muslim soldiers utter when advancing to battle.

PAGE 138, NOTE 69.

سپاهي أتارے هو "The soldiers having dismounted (to fight)." This phrase expresses desperate resolution in any enterprise.

PAGE 140, NOTE 70.

لژجژ "A parasite," here used for his dependents and kinsmen.

PAGE 146, NOTE 71

خدمت شايسته هو سكتي نهيں كيا كيجئے
سر تو كيا هي جو كروں پائے عزيزاں پر نثار

I can never render service such as I ought, what then am I to do? What is my head worth that I should sacrifice it at the feet of my friend.

I ne'er can render service, such as I should wish to do, then how to act? My head itself, alas, is nothing worth, or I would sacrifice it at the feet of him my friend.

or,

I ne'er can be of use,
As I should wish to be,
Then what to do, alas!
I cannot plainly see;
My head itself is worth
But little, or it should
Be sacrificed at once
To do my friend some good.

PAGE 148, NOTE 72

عمرو زيد كے سے جهگڑے Two celebrated gentlemen of straw, like our "John Nokes and Thomas Styles," who figure largely in Muhammadan legal and scholastic discussions.

PAGE 149, NOTE 73.

پيٹ مارےگا "He will commit suicide," or "stab himself in his belly."

PAGE 119, NOTE 59

یار بے بھي اُس کے اِظہار سے معلوم کِیا کِہ اِس بات مئیں کُچھ فِي ھي "Her paramour, too, discovered from her signals that there was something in the wind" فِي, the preposition "in," means in colloquial Arabic, "There is;" in Hindústání it is used to express that there evidently *is* something in an affair.

PAGE 121, NOTE 60

کِہ خُدا تیْرے سامھنے مُجھ کوْ زمین کا پیْوند کرے "That God may make me a patch of ground before your face," *i e*, That I may die before you—not survive you.

PAGE 123, NOTE 61.

دیوار هم گوْش دارد "Walls have ears."

PAGE 123, NOTE 62

جنگ دوسر دارد "War has two heads," *i e*, There are two alternatives in war, victory or defeat. The word سر in Persian is very wide in its signification, and generally expresses the most salient point of anything

PAGE 125, NOTE 63.

پاني يهاں لگتا هي Literally, "The water here adheres," *i e*, The climate proves injurious.

PAGE 131, NOTE 64

بادشاہ کے قدموں پر ڈلوایا "They threw him down at the king's feet" A common custom at the court of an Eastern potentate when any subordinate has committed an offence, is to compel him to throw himself at the sovereign's feet and beg for pardon.

PAGE 132, NOTE 65.

هُوں Literally means "Yes," but here it signifies "Proceed!"

PAGE 134, NOTE 66.

هم ایْک پاؤں پر حاضِر هئیں "We are ready on one foot," a common mode of expressing willing obedience and alacrity. The metaphor is borrowed from the attitude of a pedestrian preparing to start in a race.

PAGE 136, NOTE 67

گُلچلے اچوک "Unerring marksmen."

Nizámí is the *nom de plume* of Sheikh Nizámí Gangiah, a celebrated poet who lived during the reign of Sultan Toghral Bin Arselán Seljuki in the sixth century of the Hejira He was the author of five very justly celebrated poems, entitled, collectively, the *Khamseh* from the Arabic word Khams خمس "five," in imitation of which those eminent poets, Mir Khosro, Háthfi, Kátebi, and Jámi composed theirs. (See Madras Journal of Literature and Science, No. 16, July 1837, page 273.)

PAGE 112, NOTE 57.

هاتھ کنگن کوٌ آرسي کيا "What occasion is there for a mirror to look at a bracelet?" This proverb is employed when a thing is self-evident, or when its result will shortly be known. A similar expression in Persian is—اين دست است و اين پشت دست "This is my hand, and this the back of my hand," or, as we should say in English, "It is as plain as the nose on your face." The Hindústání has another idiom, implying the same thing: نائي·نائي بال کتني جحمان جي - آگي هِي آتے همن "How many new hairs have I, Mr. Barber? "Oh! it will soon be laid before you (you will soon see)."

PAGE 115, NOTE 58.

بدوْں کے ساتھ توکم بیٹھ کِںوْں کِہ صُحبتِ بد
اَگرچہ پاک هي تو توْ بهِي وُہ پليد کرے
چُنانچہ جِلوۂ خورشيد هي جهاں کے بِيچ
پر ايک لکّۂ ابر اُس کوْ نا پدِيد کرے

Associate as little as possible with the wicked, for bad society
Will corrupt you, even *(tau bhi)* though you may be pure yourself
So the sun's brightness extends throughout the world;
Yet a little patch of cloud can obscure it.

"Evil communications corrupt good manners."

With wicked men associate no more than you are forced to do,
For such will surely you corrupt, however pure you be yourself.
As when the sun throughout the world is shining o'er the hemisphere,
A little cloud within the sky can throw a shadow over all.

(heaven ?), *i.e.*, How can you mention one so high and one so lowly in the same breath.

The lofty heavens! the lowly earth!
How widely differs each in worth!

PAGE 100, NOTE 50.

جہاں روکھ نہیں تہاں اَرنڈھي رُوکھ هي Literally, "Where there are no trees, even the Palma Christi (*i.e.*, the castor oil plant) is a tree"

A man with very little wisdom, science, wealth, etc., is highly esteemed in a society where nobody has any. اندھوں میں کانا راجا Parmi les aveugles le borgne est Roi.

PAGE 100, NOTE 51.

سانپ کے مُنہ میں شربت "Sherbet in a serpent's mouth," *i.e.*, If you cleanse a snake's mouth with so sweet a liquor even as sherbet it will still retain its foul poison

PAGE 103, NOTE 52

کھلے بندوں "Roaming (as cattle) with all the *tethers unloosed*;" *i.e.*, "unrestrained," "to one's heart's content," "scot free."

PAGE 104, NOTE 53.

تِیر عِشق کا میرے جگر میں ترازو هؤ گیا "The arrow of love became balanced (*i.e.*, exactly hit the mark) in my heart" Literally, "In my liver."

PAGE 105, NOTE 54.

إنشاءالله تعالى *Inshá 'Alláhu ta‘álá*, "If it pleases God (God willing, by the blessing of God, etc.), whose name be exalted," is the formula by which the good Muhammedans invariably qualify the statement of their intention to do anything; as we use the phrase "D V" This formula is called إستِثنا *istisná*, *i.e.*, inserting the saving clause.

PAGE 107, NOTE 55

کھٹ پھرا "One who makes mischief;" like فتنہ انگیز

PAGE 108, NOTE 56.

جو باتوں میں سب کام هوتا مُیسّر
نِظامي قدم اپنا رکھتا فلَک پر

If everything could be achieved by eloquence alone,
Then would Nizámí set his foot upon the sky.

The whole expression intended is—

لا حَوْل و لا قوة الاّ باللّه

Lá haula wa lá kúwata illá bi-l-láh

There is no power nor strength except in God, *i.e.*, There is no striving against God.

This phrase is repeated by educated Musalmáns, by way of condolence, on the occurrence of any astounding calamity. It is said also with a view to drive away evil spirits. See Dr. Forbes' Dictionary.

PAGE 97, NOTE 46

اگر تُو سیج کوْ سؤ طرح سے لگاویگا

پہ یاد رکھ تُو کبھي اُس سے پھل نہ پاویگا

If you plant the *sij* in a hundred fashions
You must remember, nevertheless, that you can never get fruit from it.

This is equivalent to the vulgar English proverb, "You cannot get blood out of a post."

The *sij* is a species of Euphorbia (*Euphorbia nerifolia*, or milky hedge-plant).

PAGE 99, NOTE 47.

نقلِ کُفر کُفر نہ باشد "It is not infidelity to speak of infidelity." This proverb is quoted when a person is about to say something that will prove distasteful to another, by way of deprecating his own sympathy with the statement he is making.

PAGE 100, NOTE 48.

کہاں راجا بھوْج اوْر کہاں گنگا تیْلي Literally, "Where is Rájá Bojh and where Gangá the oilman," the oilman in India is generally a man of the lowest caste. The meaning is, What comparison is there between a mighty king and a scavenger. Rájáh Bojh and Gangá the oilman are two characters in the Hindu romance entitled *Singhásan Batisi*.

PAGE 100, NOTE 49.

چہ نِسبت خاک را با عالمِ پاک

What relation is there between dust (the earth) and the world of holiness

from headache it will afford instant relief. The expression in the text, therefore, implies that the person alluded to is so chary of his money that he will not even part with a spoiled cowrie (a "brass farthing" as we should say) to relieve a neighbour in distress. The cowrie is called one-eyed from its resemblance in shape, when a hole has been formed in it, to the human eye.

PAGE 73, NOTE 40

چوْر کي ماں کوْٹھي ميْں سِر ڈال کر روْئے "The mother of a thief hides her head in a granary to weep," *i.e.*, through shame and fear lest her sorrow should betray her to the world as the relation of such a bad character.

PAGE 78, NOTE 41.

پوْ بھي پھٹنے لگي "It also began to dawn."

PAGE 79, NOTE 42.

مُنْہ اندھیْرے "Before it was yet light."

PAGE 90, NOTE 43.

جلدي نہ کرکِ کام ھي موْقوف وقت پر
سارا انار تڑکے ھي وقت آئے ھي اگر

Be not hasty in the business, for it depends on time;
The whole pomegranate will burst open when the proper time arrives.

Tarke hai, 3rd singular preterite feminine of *taraknā*, to burst.

On things of state, no haste bestow,
Success on time depends;
Pomegranate fruits will only burst
When the due seasons come.

PAGE 91, NOTE 44

شبِ حامِلہ فردا چہ زاید

The night is pregnant (let us see) what it will bring forth on the morrow. This is akin to our own expression, "Who knows what the morrow may bring forth."

PAGE 94, NOTE 45.

لاحَوْل و لا قُوّت

لا *Lā*, adv. Not, (is) not.
و *Wa*, conj. And.
حَوْل *Haul*, s. Power.
قُوّت *Kuwat*, s.f. Strength.

If the wise man should become your mortal enemy,
It is better than that the fool should become your friend.
A wise man for a mortal foe
Were better than a foolish friend.

PAGE 68, NOTE 36

اٹکٹ بڑا دیکر "Having given her a *birá*," *i.e.* a betel leaf made up with spices This is the usual mode of proposing an undertaking, and answers to our expression, "throwing down the gauntlet." The phrase for accepting a challenge of this kind is بڑا اُٹھانا. (See Forbes' Dictionary.)

PAGE 69, NOTE 37

خُدا نے لِکھا جس کا جو سِنّ و سال
ڈسے سانپ اُس میں نہ کھاوے ببَر
نہ پاني کا خطرہ نہ آتَش کا خوف
پھرے گونجتا بن میں جوں شیر نر

Whatever age and years of life God has written (decreed) for any man,
During that period neither snake shall sting him, nor lion devour him.
For him there is neither danger from water nor fear from fire:
He may roam about in the forest roaring like a male tiger

Within the years decreed by God, a man shall live upon the earth,
No snake or lion can destroy the life that God bestowed at birth,
Nor fire shall burn, or water drown, but in the forest safe and free
That man may roam, unharmed by all, as tiger roaring lustily.

PAGE 71, NOTE 38

کھوکھنڈ. "a spendthrift;" from کھونا "to lose," and کھنڈانا "to scatter." The word formed from these two verbs conveys the idea of great extravagance.

PAGE 72, NOTE 39.

اٹکٹ کانی کوڑي بھي گِھس لگانے کو نہ دے ۔

He would not even give a one-eyed cowrie to be rubbed.

The small shells called *cowries* are extensively used in India for the smaller currency. It is also a superstition with the Hindús that if a cowrie with a hole in it be found and applied to the forehead of a person who is suffering

Within the garden of my heart affection's seed by thee was sown ;
Yet, after all, thy care has been to please thine own caprice alone.
Aye ! thou did'st steal my heart away, and play a cruel tyrant's part,
And how could I, with heart on fire, know what was in thy stony heart ?

PAGE 50, NOTE 30

نہ آگے ناتھ نہ پیچھے پگھا "With neither nose-rope in front nor tether behind," *i e.*, free to roam at large The proverb is applied to persons who are without any family ties or incumbrances.

PAGE 53, NOTE 31

جس کا کام اُسي کو چھاجے اور کرے تو ٹھینگا باجے

A Braj-Bháshá proverb. "When a business is especially suited to one person and another person takes it up he is sure to ruin it" *Ne sutor ultra crepidam*

PAGE 54, NOTE 32

میرا صبر پڑیگا Literally, "My patience will fall upon you," *i e.* my curse will fall upon you.

PAGE 55, NOTE 33

اُترا شحنہ مردک نام "A superintendent of police when out of place is nobody" (*mardak*, contemptuous, diminutive of *mard*, "a man").

PAGE 58, NOTE 34

میں ہوں کِس لائِق جو تیری دوستي کا دم بھروں
ہاں مگر اَدنا تِرے کوچے کے میں کتّوں میں ہوں

For what am I fit, that I should breathe of thy love ?
Aye ! I am but one of the meanest curs that infest thy street.

The streets of Eastern cities are generally filled with stray dogs, which, though considered unclean by the inhabitants, are nevertheless treated by them with great kindness *Dam bharná*, "to fetch a breath."

For who am I, that I should hope a sharer of thy love to be !
In sooth—within thy street I roam, a paltry cur of low degree.

PAGE 59, NOTE 35

دُشمنِ جاں ہووے اگر ہوشیار
اُس سے ھي بِہتر جو ہو نادان یار

Enjoy yourself, give something to others with your own hand, my friend,
And put something by for others, too, discreet sir.

It is worthy of remark that in Persian philosophical treatises and poems the reader is always addressed as *aziz*, "my dear friend," being considered for the nonce as the disciple of the author. Hence the word *azizan* in these works is often synonymous with *ahl i tassawuf*, or "philosophers," just as Aristotle uses the phrase φιλόι ἀνδρὲς to denote his brother philosophers.—(Eth. Nic. l. I. cap. vi sec. 4.)

Enjoy thyself, yet some to others give
With thine own hand, my worthy friend;
And man discreet, put something by
To save for those in want and need

PAGE 39, NOTE 27

پاني نہ مانگا "He died instantly,"—had not even time to call for a drop of water to cool his dying lips.

PAGE 42, NOTE 28

اي داۃي! کفچہ زدي - حلوا کُو؟ "Well, nurse! you have dipped in your ladle,—where is the pudding?" This is an obsolete Persian saying implying that a person has lost the fruits of his labour The *kafcha* is a flat perforated skimmer or slice used in cooking.

PAGE 44, NOTE 29.

باغِ دِل مئیں تُونے میرے تُخمِ اُلفت بۆ دیا
آخِرش تونے کِیا وۆهي تِرے دِل مئیں جۆ تها
دِل مِرا لئیکر هوا افسۆس ظالِم سنگ دِل
تها تِرے دِل مئیں یِہہ کب مئیں جانتا تها دِل جلا

Thou hast sown the seed of affection in the garden of my heart,
And, after all, thou hast done just what was in thine own heart.
When thou hadst captivated my heart, alas, thou didst become (*hua*) a stony-hearted tyrant;
How (*lit.* when) was I, whose heart is burnt (with passion), to know what was in thy heart?

Oh, Nakhshabí! the wealthy man is well off,
For the hearts of the poverty-stricken are ever broken.
Man's worth and price is from gold (alone).
If a man be without riches—what good is he?

Nakhshabí is the *takhallus* or "nom de plume" of Ẓiáu-l-Dín, a poet who flourished A.D. 1330.

Oh Nakhshabí! the wealthy man
Is to be envied; for, behold!
The hearts are broken of the poor.
A man is valued for his gold;
But no one heeds the pauper more.

PAGE 85, NOTE 24.

تڑي فجَر اُٹھ اُس کا کوْئي نام نہ لیْوے

No one would mention his name the first thing in the morning.

In India the mention of a miser's name before breakfast is considered as a bad omen, and the harbinger of some severe misfortune during the day. I myself remember a rich resident of Benares who had acquired an unenviable reputation for niggardly habits. Whenever anyone had occasion to mention his name (Putnee Mall) before breakfast, they would designate him "Chutnee" Mall, to avoid the ill-omened sound.—(ED.)

PAGE 85, NOTE 25

کھانیْکے واسطے زر ھئیگا اي طِفلِ خوشتر
رکھنے کوْ سنگ اوْر زر ھئیں دوْنوْں ھِیں برابر

Gold, oh youth of fortune! is for enjoyment;
For mere hoarding, the pebble and the gold are equal.

i.e., If you want gold for hoarding and not for enjoyment, mere stones would serve your purpose equally well. *Haigá* is a Braj form of the future *hogá*: it is often used in poetry in an aorist sense.

Know, wealthy youth, the worth of gold lies in its present use;
For hoarding, you would surely find a pebble were as good.

PAGE 87, NOTE 26.

آپ کھا اوْروْں کوْ دے کُچھ ھاتھ اپنے سے عزیز
واسطے اوْروْں کے بھي کُچھ رکھ لے اي صاحِب تمیز

The Súfí's are a peculiar sect of religious philosophers in the East[1] Their tenets are professed by almost every poet of the Mussulman world, and are usually discussed in verses of a highly allegorical character. The metaphysical questions which they delight to propound are veiled from the outer world (the *Ahl i Súrat* as opposed to the *Ahl i Máni*) under the metaphors of love and wine, a circumstance which has gained for the sect an unenviable reputation for heresy and dissolute life; their very name being often, as in this passage, synonymous with hypocrisy or "cupboard love."

PAGE 26, NOTE 20

جس نے اوروں کے لئے کھودا کوا
هي يقين اُس ميں وهي جاکے گرا

Whoever digs a pit for others
Of a surety falleth into it himself.

The student cannot fail to be struck with the similarity between this verse and the passage in the Psalms (119, v. 85), of which it is possibly a translation It is worthy of remark that in hypothetical sentences like the above the Hindústání idiom puts both clauses in the preterite tense.

Whoe'er has dug a pit for others,
Has surely fallen into it.

PAGE 27, NOTE 21.

فاقے کھینچونگا "I will starve myself"—This *fáka khainchná* is synonymous with *dhurna baithná*, a mode of extorting the payment of a debt which has been specially prohibited in the Indian Penal Code.—(See "The Indian Penal Code," Chapter xxii, preamble 508, page 452.)

PAGE 28, NOTE 22.

جانور کچھ کھلانے پلانے سے اپنے هوتے هيں

Animals become attached to us by our feeding them.

PAGE 34, NOTE 32

نخشبي هي مردِ دولتمند خُوب * مُفلِسوں کا دِل شِکستہ هي سدا
آدمي کي قدر و قيمت زر سے هے * مرد جو بے مال هو کِس کام کا

[1] A clear and concise account of the Sufistic doctrine has been given by Mr. E. H. Palmer in his Oriental Mysticism (Cambridge, 1867).

inflection of ***dar mánda***, the past participle of the Persian verb ***dar mándan***, "to be fatigued."

فیل درگِل ماندہ را شہہ پیل باید تا کشد

یار کار افتادہ را یاري هم از یاراں رسد

To save a struggling elephant, that in the mire sticks fast,
No other, save a mighty beast, can be of much avail:
Just so, to help a struggling friend, fast sinking in distress,
'Tis only by a hearty friend that he can be relieved.

PAGE 18, NOTE 15.

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ *a'ssalám 'alaika*, "Peace be on thee," the usual salutation of one Mussulman to another · it is never used in addressing "an unbeliever."

PAGE 22, NOTE 16

أَسْتَغْفِرُاللّٰه *astaghfiru'lláh*, "I ask pardon of God." This phrase is always used by Mussulmans when deprecating any action or idea. *Astaghfiru* is the 1st person singular of the 10th conjugation of the Arabic verb غَفَرَ *ghafara*, "to pardon." Verbs of the form إِسْتِفْعَال, *i. e.* of the 10th conjugation, imply wishing or asking for the subject of the simple verb The student will find great assistance from a careful study of the Arabic forms given in Dr Forbes' Persian Grammar.

PAGE 22, NOTE 17

دِل پیچھے پڑے "That I may forget my grief" پڑے is the aorist of پڑنا "to fall," the idiom دِل پیچھے پڑنا implying that the heart "falls back" with composure after any sudden grief has "brought it to the lips," a common metaphor with the Oriental writers.

PAGE 24, NOTE 18.

یارجانِي کي خوشي گر اِس میں هي تو خوب هي

If my dear friend's pleasure be in this—it is well.

PAGE 25, NOTE 19

صُوفِي دسترخُوان کو دیکھ کر کودتا هي

The hypocrite (*Súfí*) leaps with joy at the sight of the table cloth.

Impatience is in vain, the pen (reed) of thy fate,
Whatsoever it has written for thy portion, the same will come to pass.

To strive is vain: whate'er the pen
Of fate shall write, alas!
The same must here thy portion be,
Nought else shall come to pass.

PAGE 17, NOTE 13.

چشم و دِل سعدي کے تیرے ساتھ ھئیں
جاننو تُو مت کِہ تنہا ھُوں چلا

Sádí's eyes and heart are with you,
You must not think you are going on alone.

Hún chalá is poetical for *chaltá hún.*

This is the translation of a verse from one of the ghazals or mystic love songs of Sádí, the celebrated Persian poet and philosopher. Sa'dí was born at Shíráz in A.D. 1193, and died at the advanced age of nearly 120 years, at the same place where his tomb is still to be seen in an enlcosure called the Sa'díya. He passed much of his middle life in travelling, and visited most of the regions situated between the Ganges on the eastern and western region of Asia from the Black Sea to the Straits of Babelmandel. His works are voluminous and held in high estimation.

دیدۂ سعدي و دِل همراهِ تُست
تا نہ پنداري کِہ تنها میرَوي

The heart and eyes of Sádi—know
Are yours,—nor think alone you go.

PAGE 17, NOTE 14.

پیل کِیچڑ میں پھنسے کو چاهیئے هاتهي قوي
یار درماندے کي کرتا هي مدد یارِ دِلي

It requires a strong elephant to extricate an elephant from the mire:
So it is only a hearty friend who will lend aid to a friend in distress.

i.e., "A friend in need is a friend indeed." *Dar mánde* is the Urdú

same as the moral conveyed by Fontaine's fable of the schoolmaster, who lectured his pupil for falling into the water, instead of helping him out.

> Whilst safe—to warn from dangers near, is fair, and just, and right;
> But when those dangers are incurred, reproach is useless quite.

PAGE 12, NOTE 11.

قضا کے هاتھ هیں پانچ اُنگلیاں وۆ
اگَر چاهے کرے بےجاں کِسي کوْ
رکھے آنکھوں پہ دوْ اۆر کان پر دوْ
اۆراێک رکھ لب پہ وُہ بۆلے کہ چُپ هوْ

Fate hath five fingers to her hands;
If she would deprive any one of life
She places two on his eyes, two on his ears,
And laying the other on his lips, she says to him, *Be silent.*

The following is a Persian translation of this verse:

قضا دستي است پنج انگُشت دارد
چو خواهد از کسي کاري بر آرد
دو بر چشمش نَهد دیگر دو بر گوش
یکي بر لب نهد گوید کہ خاموش

Fate hath five fingers to her hands;
And if to kill be her design,
Two fingers on the eyes are placed;
Two on the ears; and laying one
Upon the lips, she straightway bids
Eternal silence to the soul.

PAGE 13, NOTE 12.

اِضطِرابي هي عَبَث کِلکِ قضاے تیْرے
لِکھ دیا هي جوْ نصیبوْں میْں وُهي هوْویگا

PAGE 10, NOTE 8.

جو جا کو پڑیو سُبھاوٗ جائیا جیو سوں

نیم نہ میٹھو ھوئے سیچ گُڑ گھیو سوں

This distich is a specimen of the pure *Braj Bháshá*, or *Khaṛí Bolí*. *Jáko*, in this dialect, is the form of the dative singular of the relative pronoun; *jáená*, the third person singular future of the verb *jáná*, to go. The form *soṅ* for *se* is common to the Braj and Dakhní idioms. The translation is:

When one has formed a habit, it will (only) leave him with his life;
The Ním tree will never become sweet, though you sprinkle it with treacle and ghee (clarified butter).

As we should say in English—"What is bred in the bone must come out in the flesh."

The *Ním (Melia azadirachta)* is a tree possessing a peculiarly aromatic and bitter taste; its fresh green twigs are in great request in India, where they are extensively used as a detergent for the teeth; it is also an excellent tonic and febrifuge.

When once a habit man has formed,
It ne'er will leave him but with life.
Upon the Neem tree if you cast
Treacle and ghee 'twill ne'er be sweet.

PAGE 12, NOTE 9.

مرگِ انبوہ جشنی دارد Literally, "The death of a crowd makes a pleasant party," *i.e.*, It is pleasant to have companions in misfortune.

PAGE 12, NOTE 10.

ملامت روا هي سلامت کي جا

جو وہ جا چکي هی ملامت خطا

Reproach is allowable in a place of safety,
But if that (safety) has been forfeited, then reproach is a mistake.

i.e., It is all very well to lecture a person at the proper time, but a mistake to do so when he is actually in difficulties. The sentiment is the

In addition to the estimation in which the sandal wood is held for its sweet odour, it is considered sacred by the Hindoos. The trees, therefore, which grow in its proximity, are not only impregnated with its delicious perfume, but are themselves thought to partake of the holy influence which it sheds around.

درختي كہ صندل برآيد بلند همہ شجرہ ازوي شود بہرہ مند

Where'er the sandal tree doth grow,
The trees around its fragrance show.

PAGE 6, NOTE 4.

حَشوْ "Stuffing," *i. e.* trash, rubbish.

PAGE 7, NOTE 5.

مُنہہ اندهيرے "Before it was light"

PAGE 9, NOTE 6.

جہاں گنج تہاں مار جہاں پہول تہاں خار

Where the treasure is, there is the snake;
And where there is a flower there is a thorn.

It is a common superstition in the East that every buried treasure is guarded by its late owner in the form of a snake. (See Forbes' Hindústání Grammar, p. 116*a*.)

Where'er the treasure is there lurks the snake;
The rose is ever guarded by the brake.

or

Close by the treasure lurks the snake,
And with the rose the thorn we break.

PAGE 9, NOTE 7.

جو لِلّٰہ دِيا چاهتا هي "Which thou desirest to give in charity." The expressions لِلّٰہ "For God," and فِي سَبِيلِ اللّٰہ or خداكي راہ سي "In the way of God," are applied to charitable gifts.

A certain Brahmin, named Bishan Sarmá, who was seated in the assembly, then began to say, "Sire, I can deliver your sons from the whirlpool of ignorance, and place them on the bark of knowledge. If one perseveres with a bird, then it begins to talk. They are sons of a king; if it please God I will make your boys quite accomplished in six months." At this the king was much delighted, and said, "If worms stay in flowers, then, by reason of the flowers they are raised over the heads of grandees! In the same way if my sons stay with you, then the stuffing of folly which now fills their breast will give place to a store of the jewels of knowledge." Thus he praised the Brahmin, and consigned his children to his care. The Brahmin, taking each of the princes by the hand, led them off to his own home, and, having caused them to be seated, began to counsel them, saying: "Listen, ye princes! The time of wise men is passed in study and in the acquisition of knowledge; and this is a source of pleasure to them. On the other hand, the days and nights of fools are wasted in foolish conversation and careless slumber, or in quarrelling and wrangling with their neighbours; and this pleases them too. However, for your amusement and profit, I will relate a few words by way of parable, concerning a crow, a tortoise, a stag, and a mouse, who were all bosom friends. It is a story that will increase the wisdom and improve the intellect of him who hears it." "Sir," replied the boys, "we are ready to hear it with our heart and soul."

PAGE 4, NOTE 1.

نقشِ كاَلحَجَر, or, more correctly, كاَلنَّقشِ فِي اَلحَجَر "Like the engraving on a stone;" a common Arabic proverb.

PAGE 4, NOTE 2.

Literally, خانہ خراب تین تیرہ "Ruined in house, scattered, dispersed."

PAGE 5, NOTE 3.

پیڑ صندل کا جو ہوتا ہے کِسی جاگہہ بڑا
تو بہُت اشجار کو ہوتا ہے اُس سے فائدا

Wherever the sandal tree grows to a large size,
Many other trees are benefited thereby.

ox, which, at least, carries its load and does many services for man. Remember this, that when the question shall be asked in any assembly, 'Who is good within this realm, and who is bad?'—then he whose name is mentioned for good shall be called a dutiful son, and he whose name is mentioned for evil, his parents shall be called barren and childless. And it has been said, when God is gracious to a man, six things fall to his lot. The first of these is daily increasing wisdom; the second, bodily health; the third, a good wife, faithful and of sweet speech; the fourth, liberality and the fear of God; the fifth, long life and good fortune; and the sixth is some accomplishment that he may turn to account in the day of distress." Then spake another in that assembly, and said. "Sire, there are four things which a child brings not with him from his mother's womb: First, long life or a short one, second, good fortune or misfortune; third, wealth or poverty; fourth, accomplishments or the lack thereof. God has bestowed upon your sons their portion of knowledge, they will become accomplished; and it is with this anxiety that the blood of your heart is turning into water. Why do you not take (*lit.* eat) some medicine that will remove this anxiety, and allow you to enjoy repose?" "What medicine is there?" asked the king. He replied, "Those words of God which say, 'I do whatsoe'er I please, and whatsoe'er I will, that is done.'" "Aye, my friend!" replied the king, "what you say is very true, but the Most High Creator has given to man hands, feet, senses, ears, reason, understanding—in fact, everything,—surely in his pursuit of knowledge he ought not to neglect the worship of God, who alone gives success to man's undertakings. A man must strive after knowledge, and then God will never render his labour fruitless. Just as the clay at a potter's house does not become a dish of its own accord; until he has kneaded it up with water, and placed it on his wheel, and fashioned it with his own hands—till then how can it become a dish?" The king having said this, again spake. "O brethren! is there any one of you learned and wise enough to impart knowledge and accomplishments to my children, and having made them leave the bad path to set them on the right road? For it is a well-known proverb that any tree which grows near the sandal wood partakes of the quality of the sandal itself:

Where'er the sandal tree doth grow
The trees around its fragrance show.

Just so if an ignorant person remain in the companionship of a wise man, he will himself become wise."

were standing before him in an uncourtly attitude. An individual remarking their rudeness, began to say: "He who is without knowledge is blind, even though he may see with his eyes. Knowledge is that by the force of which difficulties are solved, and he only can be called rich who has the wealth of knowledge, for it is a possession which no thief can steal, and to which none other can lay claim, nor can any one say in what place it abides Nay, the more you expend, the more it increases, for nothing can diminish it. Knowledge is a priceless gem, the ornament of man, and his trusty companion at home and abroad. He who is possessed of this is a welcome guest in the houses of the great and in the courts of kings. Of all accomplishments, two are best—one is knowledge, the other military skill; but of these two, knowledge is always esteemed the most worthy. And this because if a child utter words of knowledge, every one will call down blessings on his head, and if an old man pronounce them, all will listen with willing attention, and will give him a place in their hearts while he expounds them. Whereas, on the contrary, if an old man wield a sword, then people mock him, and say: 'See how his intellect is smitten down in old age, how crazy he has become!' Wherefore, ye should never be remiss in the pursuit of knowledge, nor ever let the thought enter your minds, 'What necessity is there to take so much trouble after this life?' Hearken unto me: if ye attain to knowledge, the service of God and the riches of this world and the next will be within your grasp. Never, then, let carelessness induce you to admit the idea, 'We are yet young, there is still plenty of time for the service of God; let us pursue it at our ease, and let us for the present take heed for the things of this world!' But, rather, know this, that Death has already laid his hand upon your forelock,[1] and waits but for the decree of God to tighten the fatal noose around your neck,—not a moment's respite will he ever give. Oh, my friends! impart knowledge to your children in their youth, that so it may become indeliby engraved upon their minds, even as what is stamped upon the unbaked earthen plate can never be removed when once it has been exposed to the action of the fire."

When the king heard all this, he hung down his head with grief, and presently began to say, "Alas! my sons possess four things: youth, wealth, pride, and ignorance; when any one of these four things is found in a man, it brings him speedily to perdition. A child without knowledge, or who, having knowledge, carries it not into practice, is less useful than the

[1] Properly the *queue*, or lock of hair which the Hindus leave at the back of their heads.

the kingdom of the mind withal, that the intellect and the senses, which are the subjects thereof, may not be trodden underfoot of their enemy the devil.

And incalculable benedictions rest upon Ahmed,[1] His chosen Prophet, and upon his holy family.

Know, then, my intelligent readers, that in India they call this book the Hitopadesa, or "Salutary Counsels," and that it consists of four chapters. The first treats of Friendship; the second, of the Absence of Friends, in the third, War is discussed, and such things as will ensure victory and the enemy's defeat; the fourth contains a disquisition on Reconciliation, whether it be before or after the contest. In short, story after story is so rare and wondrous, that, should a man hear them, he must become extremely prudent and sagacious in worldly affairs, and able, moreover, to detect the good or evil actions of all men. So it came to pass that this book reached the regal[2] court of that most puissant prince, Sháh Naṣír uddín (the seat of whose dominion is the province of Bihár). He, when he saw that it contained most interesting relations, most alluring counsels, extremely good maxims, and profitable stories, addressed one of his courtiers, and commanded him to translate it into easy Persian for his own amusement and instruction. Some one accordingly executed his behest, and named the work *Mufarriḥ ul Ḳulúb*, or, The Exhilarator of Hearts. Now, your humble servant, Mír Bahádur 'Alí Husainí, in the year 1802 A.D., corresponding to 1217 A.H., has translated it from the Persian, by order of his benefactor, John Gilchrist, Esq. (may his prosperity be perpetual!), into easy colloquial Rekhta, as it is spoken by all classes of society, and has given it the title of *Akhlák i Hindí*, or Indian Ethics. Whoever shall use this book his mind and brain will be continually refreshed by the aroma of intellect which pervades it, while he will derive additional pleasure and delight from the words of wisdom therein contained.

An Account of the Book and the Commencement of the Story.

Now to proceed. The basis of the story is on this wise: On the Ganges' banks in India was a city called Mánikpore, the king of which was named Chandrasen, and all his brethren, his equals in rank, were subject to his rule. One day the king was sitting on his imperial throne, and his sons

[1] Another form of the name Mohammed.

[2] Literally, "turning on state as upon a pivot."

NOTES.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ "In the name of God, the merciful, the compassionate." This formula, which is prefixed to every chapter of the Korán (except the 9th سورة التوبة), is always placed by Mohammedan authors at the head of their works. It is usual also for them to take especial pains in composing the exordium of their books, as this is thought to test the writer's ingenuity and command of language. This exordium is generally divided into several distinct sections: the first containing the praise of God في الحمد, the second a benediction on Mohammed and his family, which is entitled دُرُود or في نعت الرسول. In both of these the expressions used should accord with the subject matter of the book itself; for instance, a writer on Astronomy will commence his work by praising God as the Creator of the heavens, the stars, etc.; the grammarian will dwell on the wondrous gift of articulate speech, and so on. The present work, being a collection of moral stories, which have for their object the inculcation of wisdom, opens with a thanksgiving to Him who has bestowed this blessing on mankind. After the two divisions I have mentioned, the nature and origin of the book is more explicitly discussed; and the preface concludes with a complimentary address to the writer's prince or patron. As these compositions present many difficulties to the beginner, I have thought it adviseable to give a translation of the opening pages as literally as the English idiom would permit.

In the name of God, the Merciful, the Compassionate.

A thousand thanks be to that God who hath given to man superiority over all His creatures; and hath adorned and decked him with the gem-studded crown of reason, spiritual and temporal: who having mounted him on the high-spirited steed of genius, hath put into his hand the bridle of wisdom; and hath entrusted to him the sword of knowledge to controul and regulate

is ever victorious; to whose sage counsels and unswerving fortitude the whole world submits; who has given fresh life to literary studies amongst even the most unenlightened nations! His zeal in the cause of literature will ever be remembered to his praise; and the publication of the *Akhlák i Hindí*

Will redound to the credit of Sir Stafford Northcote.[1]

THE SAME.

Beneath the shadow of the honoured name
Of Stafford, vizier of undying fame!
Whose prowess victory increasing boasts,
Through help that cometh from the Lord of Hosts!
The world's great princes in submission kneel
Before his wisdom and determined zeal;
He gives fresh life to learning at a time
When mental darkness holds each Eastern clime,
And future ages shall with pride declare
How letters flourished 'neath his fostering care;
And "India's Ethics" to the ends of earth
Shall noise abroad Sir Stafford Northcote's worth.[1]

[1] The sum of the numerical value of the letters of the last line forms the date 1868.

In the present edition of the *Akhlák i Hindí*, I have explained all the words and phrases which appeared to present any difficulty; for the rest, the student will find the excellent dictionary of Dr. Forbes a safe and practical guide.

My friend, Mr. E. H. Palmer, B.A., has composed an Arabic poem in honour of the Right Hon. Sir Stafford Northcote, Bart., to whom I have been allowed the privilege of dedicating this work; and as the verses are of peculiar merit, and the final hemistich forms a chronogram of the publication of the *Akhlák i Hindí*, I cannot refrain from inserting it here as an appropriate conclusion to these prefatory remarks.

فِي ظِلِّ اِسْتِيفُورَدَ مَجْدِ العُلَيَ   وزيرِنا الاعظمِ باهي النعوتْ
وصاحبُ الفتحِ الذي لم يَزَلْ   مويداً مِنْ رَبِّهِ الصّباوتْ
الّغالِبَ الدُّنيا بساداتها   رأياً و تدبيراً وعزماً ثُبُوتْ
مُحْيِي دُروسَ العلم في عصرِهِ   في كُلِّ قومٍ قد عراهم خُفُوتْ
طِباعةُ الكتبِ باسعافِهِ   من بعض اثارٍ له لاَ تمُوتْ
اخلاقُ هند طبعُه للملا   يُبْهِجُ استيفورد نُورْتَهِكُوتْ

٣٠ ٧٦١ ٦٦١ ۴۲٦

١٨٦٨

TRANSLATION.

Under the protection of the Right Honourable Sir Stafford, our renowned Secretary of State; who, by the aid of the Lord of Hosts,

practice always to read over some familiar passage of Hindú-stání before attempting an exercise in composition. By this means the student insensibly accustoms himself to imitate the construction and phraseology, and learns to appreciate more thoroughly the genius of the language. It is also very important that he should pay attention to the parsing and analysis of sentences. A just complaint is made against the regimental munshís, and others in India, that they are for the most part, unable to assist their pupils in this branch of study, as they are themselves frequently ignorant of the principles of grammar, and can only meet a question upon some peculiar construction with the safe but unsatisfactory reply that it is قاعِدے کے مُوَافِق "according to the rules." The fact is, that this class of teachers is, generally, composed of uneducated and incompetent persons, as men of real culture and learning find something better to do than to earn a precarious livelihood by tuition. If more encouragement were given by the authorities to the study of Oriental languages at home and in India, we might hope for better tuition, and, consequently, for more sound Oriental scholars.

Let the Hindústání student make himself thoroughly acquainted with the grammar of the language and the method of translation under competent European and native teachers, before he proceeds to India, and, on his arrival in the country, he will find his course easy and his progress sure.

learning the language will not be out of place here. The beginner should by no means attempt to learn the alphabet by himself, as a vicious pronunciation, when once acquired, is seldom or never got rid of. He should procure the assistance of an experienced tutor, and commence at once the large *Nastálík* hand, as given in Forbes' Hindústání Grammar. Some short-sighted persons have recommended the adoption of Roman characters and the use of elementary books printed in this type only. This, however, is a *ridiculous* and *lazy* subterfuge, for no one can hope to learn a language without mastering the character in which its literature is written; and the student who shrinks from the trouble of learning an easy alphabet, can never be expected to face the real difficulties of a foreign idiom and strange construction. Having become acquainted with the detached and combined forms of the letters, the student should go steadily through Forbes' Hindústání Manual, transliterating the sentences which he finds there into the original character, and translating all the exercises given for that purpose. This will accustom him to the phraseology of the language, and enable him to proceed to the translation of easy portions of English standard works. He should, at the same time, read some Hindústání text-book with his tutor, carefully noting down all the idioms and new phrases that occur from time to time. It will be found a useful

were written and published, but since that time the interest in the advancement of these studies has almost entirely subsided. In addressing the students of the College of Fort William, he observed:—

"You are now constantly called upon to administer justice to the humblest, to ascertain the rights and interests, and situation of the rudest classes. These are they, indeed, who, being most exposed to oppression, will chiefly demand your care. Their happiness will be the proudest glory of your country, the surest foundation of Empire in India. But if you cannot speak their language, the best laws of the Government will be a mockery; your generous resolves will end in disappointment. The real rudeness and ignorance of the people will be exaggerated, their complaints will seem to be unreasonable because they cannot explain to you their reasons. You will appear to them capricious, if not tyrannical, because you cannot state your purposes, and because you cannot discover the real influence of your acts. In one word, you will be strangers to the people, and they to you; and this may be aggravated into the most intolerable mischief through the designs of those who may seek their own profit in the estrangement. It is certainly very desirable that you should be able to converse with a native gentleman in a language that he himself would not be ashamed to use; but to understand and be understood by the bulk of the community is a *positive duty*, which you cannot neglect without dishonour to yourselves, unfaithfulness to the Government; without discredit to your own country, and injustice to India."

The importance of the study of Hindústání by all who intend to sojourn in India, is too obvious to be denied; a few practical observations, therefore, upon the best method of

to the history or literature of the East. Some few there are who have acquired a considerable facility in using the language, but Indians profit little by their attainments. Although England has had possessions in India for nearly two centuries, we cannot find a single useful English book which has been translated into the vernacular of that country by an Englishman and printed in England. Some original Hindústání works have been translated into English, edited and reprinted in England; and these have proved of immense service; but much more good might be done if translations of scientific and educational works were undertaken for the benefit of the youth of India. Europeans who possess sufficient energy and perseverance might, under efficient tutors, render themselves competent for such a task. As an instance of the perfect mastery that may be obtained over Oriental languages by a native of this country, I may mention my own friend and pupil, Mr. E. H. Palmer, Fellow of St. John's College, Cambridge, who has astonished the native *savants* by his prose and poetical contributions to the vernacular newspapers in Arabic, Persian, and Urdú. His writings are marvellous specimens of a correct diction and easy idiomatic style; and this facility is the more surprising as he has never yet visited the country.

The Marquis of Wellesley was a great patron of Oriental learning. During his administration many useful works

the fact that in a less enlightened state of society humour will be always liable to verge upon indecency, as the writings of Aristophanes, Martial, or Chaucer, too plainly prove.

The language of the *Akhlák i Hindí* is the pure Hindústání, the *national* language of the entire Peninsula; spoken by nearly every person from Cape Kumarin to Kabul. Of course, the best and purest is that spoken by the natives of the Upper Provinces, the Hindústání of Bengal, Bombay, and Madras being corrupt and inelegant; but the fact that this dialect is so extensively used as a means of communication between all classes and nations in India, forms an unanswerable argument for the importance of its cultivation by all whose lot it is to share in the social or political administration of that country. It is much to be regretted that more encouragement is not afforded to the study of the Oriental languages. In order to impart a knowledge of English to the natives of India, eminent English scholars are sent out every year at considerable expense to the Government; but no similar system has been adopted for the employment of learned natives, from whom alone the language can be properly learnt. The imperfect acquaintance with Hindústání possessed by most Anglo-Indian officials is, doubtless, due to inefficient tuition, but still more to the want of interest displayed by Europeans generally in all that relates

PREFACE.

THE *Akhlák i Hindí* is an Urdú translation of the *Mufarrih ul Kulúb*, which is itself a Persian version of the well-known Sanscrit work, entitled the Hitopadesa, or, "Salutary Counsel." It was executed by Mír Bahádur 'Alí, Mír Munshí at the "College of Fort William," and printed at Calcutta in 1803, under the personal supervision of John B. Gilchrist, a gentlemen to whom Hindústání literature owes almost its origin. The translator has displayed much ingenuity in so rendering the sense, and turning the phraseology, as to impart a thoroughly idiomatic character to the work, preserving, at the same time, a clear and easy style, which is admirably adapted for beginners in the language. Containing as it does a number of entertaining stories, illustrative of the manners, customs, and modes of thought peculiar to the people of India, the book presents an admirable delineation of the national character. Some of the incidents recorded therein may scarcely suit the more refined taste of the West, but allowance must be made for

TO

THE RIGHT HONOURABLE

SIR STAFFORD H. NORTHCOTE, BART., M.P.,

H M SECRETARY OF STATE FOR INDIA

SIR,

IN dedicating this book to you, I desire not only to express my gratitude for the warm interest which you have ever evinced in the welfare of India, and for the zeal which you have displayed in improving the condition of its inhabitants, and investigating its languages and resources; but also to pay a humble tribute to a Scholar and Statesman, of whose illustrious attainments India may well be proud.

I have the honour to be,

SIR,

Your most obedient servant,

SYED ABDOOLLAH.

21, Fulham Place, Harrow Road,
LONDON, W, 1868.

AKHLÁḲ I HINDI;

OR,

INDIAN ETHICS.

TRANSLATED INTO URDÚ FROM A PERSIAN VERSION OF THE HITOPADESA

BY

MÍR BAHÁDUR 'ALÍ,
MÍR MUNSHÍ AT THE COLLEGE OF FORT WILLIAM, CALCUTTA.

EDITED, WITH AN INTRODUCTION AND NOTES,

BY

SYED ABDOOLLAH,
PROFESSOR OF ORIENTAL LANGUAGES.

LONDON:
WM H. ALLEN & CO, 13, WATERLOO PLACE, S.W.
1868.